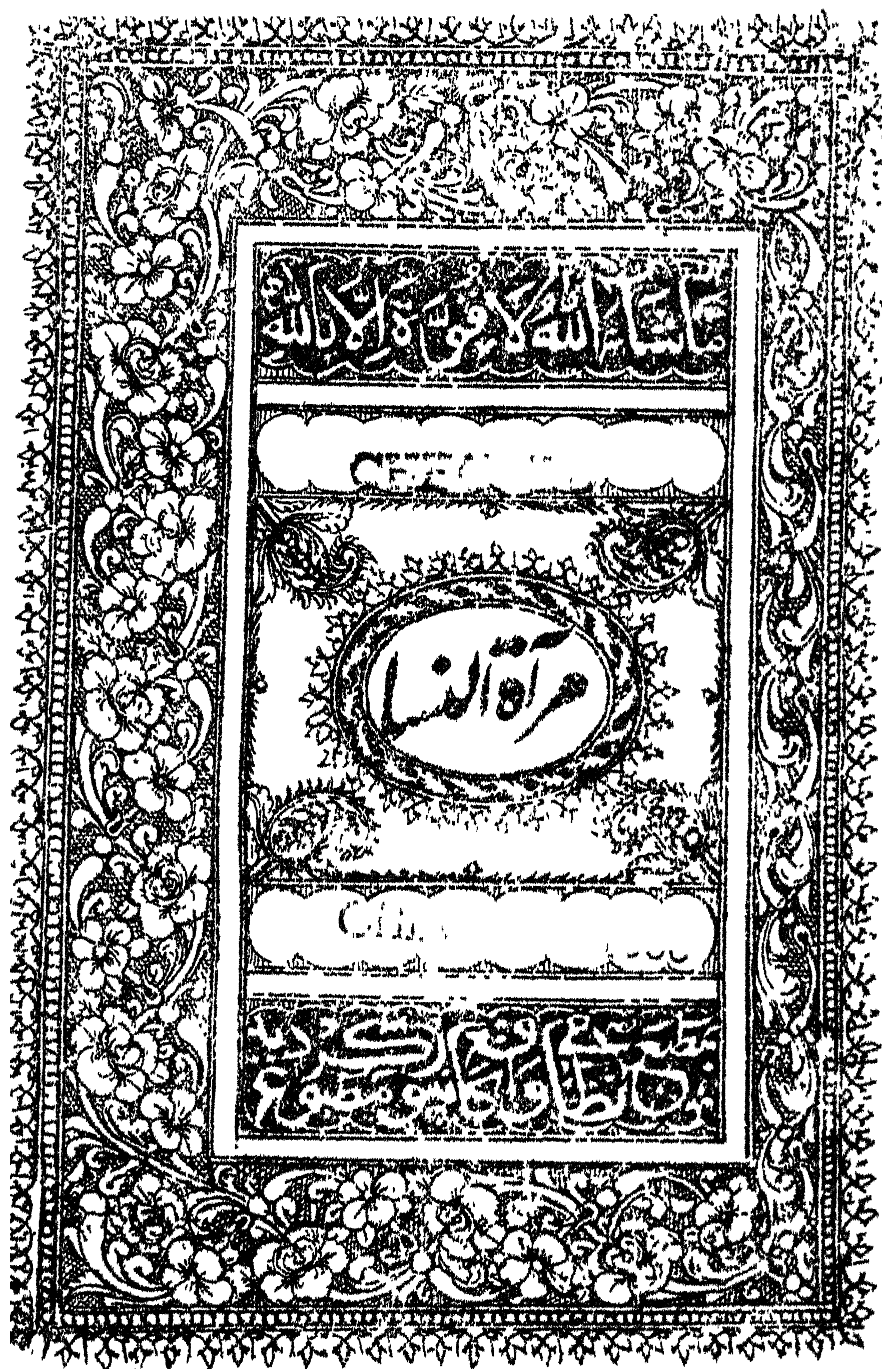

ما شاء الله لا قوة الا بالله
مرآة النسا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و ثنا کی حضرت رب العالمین اور نعت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے سمجھا چاہیے مقدمہ ہر بشر کو عورت
ہو یا مرد بُری صحبت اور بدآدمیون کے پاس بیٹھنے سے احتراز واجب ہے
خصوصاً عورتون کے حق مین تو نہایت زہر ہے اس صورت مین التزام
ان چند چیزون کا عورتون کو ازبس مناسب ہے کہ جس مین نفع دین اور دنیا
دونون کا متصور اور متیقن ہے اول تو اپنے کو طاہر اور پاک رکھنا دوسرے
نماز کو قضا نہ کرنا تیسرے اپنے گھر کا انتظام بذات خاص کرنا اور بے
شغل اور بیکار نہ رہنا جیسے کھانا پکانا سینا پرونا اگرچہ لونڈیان اور باندیان
خدمت کے واسطے موجود ہون مگر اپنے کو راحت اور آسایش مین
ڈالنا اور محنت اور جفاکشی سے جی چرانا اور خانہ داری کے کام کرنے کی عادت
نہ کرنا خوب نہین اسواسطے کہ زمانہ ہمیشہ آدمی کے ساتھ موافق اور یکسان نہین
رہتا پھر جب آدمی پر مصیبت پڑی اور مجبوری اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا

پڑا تو نہایت شاق ہوگا بہرصورت ثمرہ بے محنتی اور آرام طلبی کا اچھا نہین
ہوتا اور عورتون کو چرخہ کاتنا بھی لازم ہی اگرچہ حاجت اسکی نہو اور چکی پیسنا
بہت خوب ہی کہ بہت سے امراض دفع ہوتے ہین چوتھے شوہر کی چیز
بے اجازت اوسکے کسیکو ندین پانچوین شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری
بجان و دل کیا کرین اور اوسکو رضامند اور خوشنود رکھین کہ عورت پر
شوہر کا حق حد سے زیادہ ہی اور اوسکی فرمانبرداری واجب ہی یہانتک
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہی کہ اگر یہ جایز ہوتا کہ آدمی
آدمی کو سجدہ کیا کرے تو مین عورتونکو حکم دیتا کہ اپنے شوہرونکو سجدہ کیا کرین
چھٹے یہ کہ جو کچھ شوہر کو میسر ہو اور وہ اونکے کھانے کپڑے کی کفالت و تقسیم
مین کیا کرے اوسپر قناعت کرین اور کسیطرح کا گلہ شکوہ زبان پر نلائین
اور یہ بھی چاہیے کہ نامحرمون اور غیرآدمیون سے خوب پردہ کرین اور جھانکنے
تاکنے اور کوٹھے پر چڑھکے ادہر ادھر دیکھنے کی عادت نکرین کہ ان باتون
سے بہت ہی فساد پیدا ہوتے ہین چنانچہ بنظر اسی مصلحت کے جناب کبریا نے
عورتونکو پردہ نشینی کا حکم فرمایا اور آدمی اگر بدیدہ غور دیکھے تو پردہ نشینی کے
سبب سے عورتین بہت سی آفتون سے محفوظ رہتی ہین اور بے پردگی اور
باہر نکلنے بیٹھنے کی وجہ سے اکثر خرابیان واقع ہوتی ہین اور یہ امور
محتاج مثال اور نظیر کے نہین ہین اور سوچنا چاہیے کہ نفس امارہ
اور شیطان مردود ہر شخص پر غالب ہی جب غیرمرد اور عورت باہم بیٹھے
اور نشست و برخاست کا اتفاق ہوا اوسوقت شیطان قابو پاتا
ہی

اپنا کام کرجاتا تھا اور یہ شیوہ نفرت ہو جاتی تو اب معلوم کیا چاہیے کہ
مرد پہ بھی عورت کا حق ہے یعنی بقدر امکان اوسکے کھانے کپڑے کی خبرگیری
کرنا اور ضروریات کا محتاج نہ رکھنا اور ایسے کے تکلیف نہ دینا
اور خشونت اور بدمزاجی سے پیش نہ آنا اور صدو کرنا لازم ہے کہ کسی اجنبی
کو جسپر اعتماد کلی نہو اپنے گھر میں آنے نہ دے چنانچہ اکثر عورتوں کی
سے عورتیں بدچلن ہو گئی ہیں اور ننگ ناموس اپنے خوانداں کا برباد کر دیا
اور آدمی کے حق میں یہ بات بھی بہتر ہے کہ اچھے کھانے اور اچھے کپڑے
کا پابند نہ رہے اگرچہ صاحب مقدور ہو کبھی غذای مرغوب کبھی نامرغوب بھی کرے
بہت اچھا کپڑا پہننے میں ایک تو یہ قباحت ہے کہ اوسکو تکلف اور کمال
احتیاط سے پہنتا ہے اور تکلف تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اور
اسکے اوسکی حفاظت میں ہمیشہ متردد رہتا ہے اور
جسطرح سے چاہتا ہے استعمال میں لاتا ہے اور راحت پاتا ہے اور
بھی ظاہر ہے کہ بہت اچھا لباس پہننے سے آدمی کے مزاج میں ایک
رعونت آجاتی ہے اور دوسرا شخص پھٹے پرانے کپڑے والا اوسکی
نظر میں حقیر معلوم ہوتا ہے اسیطرح سے ہمیشہ اچھا کھانا کھانے سے
آدمی کی طبیعت بگڑ جاتی ہے اگر کسی وقت یا کسی جگہ اسکو غذای مرغوب میسر
نہوئی تو ہرگز کھانا غیر مرغوب کھایا نہ جائیگا اور بھوکا رہنا
پڑیگا اور ہمیشہ اسکو اسکی تلاش اور جستجو رہیگی کہ جہانتک ہو
سکے ممکن ہو اچھی غذا حاصل کیا چاہیے جب اسکو وہ اپنے پاس نا

بیشتر نہ ہوگا تو اور ونکی طرف اسکو توجہ ہوگی یہانتک کہ کوئی محفل
شادی یا غمی کی اس سے نہ بچے گی اور بلائے اور بغیر بلائے یہ اوس
کھانیکی چاٹ پر ضرور جایا کریگا اور بے غیرتی اور بے شرمی اختیار
کریگا آخر کو لوگونکی نظر مین ذلیل ہو جائیگا اور سب شخص اسکو شکم بندہ
کہا کرینگے اور سب مین انگشت نما اور مطعون ہو جائیگا اور بڑا نقصان
یہ ہی کہ اچھا غذا کھانے سے آدمی کا نفس سرکش ہو جاتا ہی اور دل پر سیاہی آجاتی
ہی اسی سبب سے بزرگان دین نے اچھے کھانے سے احتراز کیا ہی چنانچہ ایک
بزرگ کی نقل ہی کہ وہ ہمیشہ باوجود مقدرت کے او بالی کھچڑی بغیر گھی کے
کھایا کرتے تھے ایکروز اونکے خادم نے اپنے دل مین کہا کہ یہ بزرگ بغیر گھی کے
کھچڑی کم کھایا کرتے ہین اور ان سے کھائی نہین جاتی تو یقین ہی کہ بھوکے رہتے ہونگے
اور اسی سبب سے اسقدر دبلے ہین ایکروز اوسنے کھچڑی مین بہت سا
گھی ڈال دیا اور اونکے سامنے لایا جب اونکو کھچڑی مین گھی کی خوشبو آئی اور
دریافت کیا کہ اس کھچڑی مین آج اسنے خوب گھی ڈالا ہی تو اوس سے فرمایا
کہ ایک آئینہ لاؤ آئینہ لے آیا اوس بزرگ نے اوس آئینہ کو کھچڑی پر رکھدیا اوسکی بھاپ اور
چکنائی سے وہ آئینہ سیاہ ہو گیا تب خادم کو دکھلا کر کہا کہ دیکھو یہی کیفیت
دل کی ہی کہ ایسی غذا سے دل سیاہ ہو جاتا ہی الحاصل جب آدمی کو غذا
بہت نفیس اور مرغوب الطبع ملیگی تو خوب سیر ہو کر بکمال رغبت سی کھائیگا اور
جب پیٹ بہت بھرا تو دو حال سے خالی نہین ہی یا تو وہ غذا ناموافق ہو کر کوئی
بیماری پیدا کریگی یا اسقدر سستی لائیگی کہ اسکو بسبب کاہلی کے ادا کرنا نماز کا اور وظیفہ

اور ذکر مین دیر تک بیٹھنا دشوار ہو جائیگا چنانچہ منقول ہی کہ نوشیروان عادل
ہمیشہ غذای مرغوب کو بہت کم کھایا کرتا تھا ایک روز وزیرون نے پوچھا
کہ آپ غذای مرغوب کس وجہ سے کم کھایا کرتے ہین جواب دیا اسواسطے کہ ہمیشہ کوئی
چیز بدمزہ و بدالطبع کھانا نہ پڑے کیا معنی کہ جب اچھی غذا بہت سی کھائی
اور اوسنے فساد کیا تو اوسکے دفیعہ کے واسطے کوئی دوای تلخ اور غذای بدمزہ
ضرور کھانا پڑیگی الغرض آدمی کو لازم ہی کہ ہر کام کو بطریق اعتدال اختیار کرے
اور خیر الامور اوسطہا پر نظر رکھے اب اضعف العباد محمد حمید الرحمن خدمت
مین ارباب دانش کے التماس کرتا ہی کہ یہ نسخہ کہ جسکا نام چہل حکایت ہی ایک
نیکبخت عاقلہ عورت نے اسمین وہ حکایتین لکھی ہین کہ جنسے سلیقہ اور نیک
روشی اچھی عورتونکی اور بے لیاقتی اور بداطواری بری عورتون کی ثابت ہو
میرے ہاتھ لگی چونکہ مضامین ان حکایتون کے ایسے ہین کہ اگر عورتین ان کو
پڑھین گی اور انکے مطالب پر آگاہ ہون گی تو انکو امتیاز امور نیک و بد کی
اور اصلاح حال اور اچھی باتین سیکھنا اور نیک رویہ اور اچھا چال چلن یاد
ہو جائیگا اسی نظر سے اس کتاب کو اپنے مطبع مین چھپوادیا کہ اسکے مطالعہ سے
مستفید ہون اور مؤلف حکایات اور راقم کو بدعای خیر یاد فرمائین اور
اول مین مقدمہ اور خاتمہ مین پانچ حکایتین سوای اصل چالیس حکایتوں کے
کہ عبرت انگیز اور فایدہ سے بھری ہوئی ہین اضافہ کی گئین

واللہ الموفق و المستعان و علیہ التکلان

آغاز کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم

اما بعد کہتی ہی خدا کی بندی فاطمہ مریم کہ اس کتاب مین ضلع آباد اودھ اور رجا
وغیرہ اطراف کی عورتون کے چال چلن اور اون کے بھلے برے رویہ کو بیان
عقلمند عورت کو اس کتاب کی ہر قصے کے سننے سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہو سکتا ہی جب
یہ کتاب سن بارہ سو اسی ہجری مین تمام ہوئی مرآۃ النسا نام رکھا۔

حکایت جانس مین دو سگے بھائیون کی دو بی بیان تھین اور اون
دونون کے جدے جدے گھر تھے چھوٹا بھائی حاتم علی جسکی بی بی کا نام حفیظن
تھا مزدوری کرکے کھاتا بڑا بھائی جسکی بی بی کا نام پیاری تھا پلٹن مین
پندرہ روپے مہینے کی تمنداری کرتا دیورانی جیٹھانی مین کسی بات پر کبھی تکرار
ہو جاتی تو پیاری محلے کی عورتون سے کہتی کہ اوس مزدورن بھیک منگی کی
کیا حقیقت جو مجھ سے لڑے جیسے اوسکا میان مزدور ہی ویسے بیسیون
میرے مکان بنانے کے وقت لگے تھے تم حفیظن کو سمجھا دو کہ اپنے
منہ جوگا بات کرے چھوٹا منہ بڑی بات ہمارے تمندار گھر مین
ہوتے تو اوسکی قدر عافیت کھل جاتی آگے پھر کبھی مجھے
برابر کا جواب دیگی تو فضیحت ہوگی ایک دفعہ حفیظن نے میان سے
کہا کہ تمکو وہ مزدور کہتی ہی اور مجھکو مزدورن حاتم علی نے
سمجھایا کہ تم چھوٹی ہو وہ بڑی ہی اوسکو جواب ندو اور

ہمکو مزدوری کی تھی تو سچ کہتی ہے لیکن شکر خدا کا ہم مزدوری کرکے کھاتے ہین اور رپاری
کے محتاج نہین جب کبھی تمندار رخصت لیکر گھر آتا تو اوسکی بی بی پیچھے تو
حاتم علی اور حفیظن کی سیکڑون چغلی کھاتی آخر کو رو دینے لگتی اور کہتی بار بار
پیچھے مجھے بستی مین رہنا مشکل ہے تم اسکا کچھ بندوبست کر دیا جب اپنے
ساتھ لیچلو تمندار کے دل پر عورت کے ہمیشہ کہنے سننے سے بھائی اور بھابی کی طرف سے
میل آگیا لیکن زبان پر کچھ نہ لاتا دل مین ناخوش رہتا اتفاقاً ایک بار اپنے
چچا سے کہنے لگا کہ مجکو حاتم علی سے یہ امید نہ تھی کہ میرے پیچھے ہمیشہ گھر مین
آکر عورت کو گالیان دیوین مین ہم پہچانا سمجھ کے اوسکو کچھ نہین کہتے چچا بولا میان
تم ایسی بات نکہو تمہارا بھائی تو سارے دن مزدوری کرتا ہے شام کو گھر مین
آکر پڑ رہتا ہے اور وہ تو بڑا نیک بخت ہے ہمیشہ تمہارے گھر جاکر تیرے سے کام
کرآتا ہے لیکن ایک روز میرے سامنے تمہاری بی بی نے اوسکو کہا کہ تم
ہمارا کام کرنے نہین آتے تمندار کی خوشامد کرنے آتے ہو تب سے البتہ وہ
تمہارے گھر نہین جاتا لیکن محلے والون سے کہہ کر تمہاری بی بی کو سارے کام
کرا دیا کرتا ہے تمندار سنکر چپکا ہو رہا اور جانا کہ آمین میرا بھائی بے قصور ہے جب
اپنے گھر گیا تو بی بی پر بہت خفا ہوا اور کہا کہ ساری تیری شرارت ہے
تب تو وہ مکار دہاڑ مار کر رونے لگی اور بولی کہ خدا اوسکا ناس
کرے جسنے تمھین اولٹا سمجھا دیا اور مین نے آج جانا کہ تمہارا
چچا میرا دشمن ہے بلکہ مین نے تو اوسی روز سے اوسکو اپنا دشمن جانا
جسدن میرے لڑکے کو گلی مین کھیلتے ہوے دیکھ کر خفا ہوا تھا

اب معلوم ہوا کہ یہان میرا گذارہ نہوگا یا تم اپنے ساتھ لیچلو یا
مین اپنی بہن کے گھر جا کر رہون گی اور ایک پڑوسن جو اوسکے
پاس بیٹھی تھی پیاری نے اوسکے کان مین آہستہ سے کہا کہ ان
سُنیے جب مہمان آئے تھے تو مین کھانا کھلاتی تھی اب کبھی
آکر کھاوین گے تو معلوم ہوگا غرض تمندار اوس عورت کے
دم مین پھر آگیا بولا کہ خیر اس دفعہ تو میری پلٹن کا کوچ ہے
پار سال پھر آؤن گا تو تمہارا کچھ بندوبست کرون گا آخرش
وہ چلا گیا اتفاقاً ایک روز بستی مین آگ لگی تو تمندار کا گھر بھی
جلنے لگا حاتم علی بستی کے باہر مزدوری پر گیا تھا جب سُنا
کہ بھائی کا گھر جلتا ہے ننگے سر ننگے پاؤن بے تحاشا دوڑا
وہان جا کر دیکھا تو پیاری ایک دالان کے اندر کھڑی چلا رہی
ہے اور اوس دالان کے آگے کا اوسارا جھم جھم جل رہا تھا اوس
جوان مرد نے اپنی جان کا کچھ خطرہ نکیا اور بے تامل آگ مین
گھس کر اوسے باہر نکال ایک درخت کے تلے بٹھلا دیا تب
پیاری نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ بھیا تمہارے بھائی نے ایک پیڑھی اور ایک پلنگ
تمہاری بھتیجی کے جہیز مین دینے کو بنوایا تھا وہ دکھن کی کوٹھری مین
دھرا ہی ہوسکے تو بڑا احسان کرو اور نکال لاؤ یہ سنتے ہی حاتم علی اوس
جلتی آگ مین دوبارہ گھسا اور اپنی جان پر کھیل کر پلنگ باہر لایا لیکن پیڑھی
نہ لاسکا وہ وہین جل گئی اس دفعہ حاتم علی کے بدن مین جابجا آگ کی گرمی سی پھپھولے

ٹو گئے اور باہر آتے ہی ہتھ سے گر پڑا اور بیہوش ہو گیا لوگوں نے بہ صد دقت
کر آگ سے الگ لیٹایا جب پہر بھر کے بعد ہوش آیا تو پھر کچھ یاد نہ رہا چند
روز کے بعد پیاری نے محلے کی عورتوں سے کہنا شروع کیا کہ شمشو بی بی
حاتم علی نے پٹریچی باہر نکالی اس سے جل گئی ایک دن کا ذکر ہے کہ حاتم
کا لڑکا کھیلتا ہوا پیاری کے گھر گیا تو اوسنے بچی کا لحاظ کیے اوس کے گھڑے
سے پانی پینے کا ارادہ کیا تو مٹی کا پیالہ اوس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا اس
پر وہ بہت ناخوش ہو کر بولی کہ جیسا باپ ہے ویسا بیٹا بھی ہوگا
کیا تجھے حاتم علی نے سکھا دیا ہے کہ جا کر بچی کا پیالہ توڑ ڈال ابھی مین نے
آج بنا پیالہ نواسا تھا پھر اوس لڑکے نے تانبے کا لوٹا اوٹھا کر پانی
پینے کا ارادہ کیا تو اوسنے لپک کر چھین لیا اور بولی کہ بہن نے ابھی مانجھ
کے دھرا ہے کیا تجھے اپنے گھر پانی نہیں جڑتا چل دور ہو خبردار کبھی
یہاں مت آنا اسپر وہ لڑکا روتا ہوا اپنے باپ کے پاس گیا اور سارا
حال کہہ سنایا حاتم علی کو اس پر غصہ آیا جا کر پیاری کو خوب قائل معقول
کیا اوس وقت وہ چپکی ہو رہی لیکن جب تمندار کو گھر جلنے کی خبر پہنچی وہ
اپنے گھر آیا پیاری نے کہا تم ایسے غافل ہو کہ بالکل گھر بار کی کچھ خبر
نہیں رکھتے اس دفعہ میری زندگی تھی کہ بچ گئی نہیں تو اس آگ مین جل
سیاہ ہو گئی ہوتی نہیں معلوم یہاں پر مجھے تم کس کے بھروسے چھوڑ
گئے تھے تمندار بولا کیا اوس روز حاتم علی گھر مین نہ تھے وہ
بولی کیا تمہاری طرح وہ بھی دیس چھوڑ کر کہیں مارے مارے

پھرتے ہین وہ تو اپنے گھر آرام سے میان بی بی بیٹھے رہتے ہین جب آگ
لگی تو وہ میرے یہان بہت دیر کے بعد کام کرنے کو آئے تھے لیکن
غصے مین بھرے تھے گھر کا سارا اسباب اون کی آنکھہ کے سامنے
جل گیا کھڑے تماشا دیکھا کیے لیکن مین نے ایسا ضدی بھائی
کسیکا نہین دیکھا کہ مین تو اس مصیبت مین پڑی ہون کل کے
دن وہ مجھسے لڑنے کو آئے اور جو دل مین آیا بھلا برا کہہ کے
چلے گئے فقط اتنی بات پر کہ اونکے لڑکے کو مین بچہ سمجھکر پانی گرانے
پر خفا ہوئی تھی پھر اوسنے نہین معلوم باپ سے کیا جھوٹ سچ لگایا
تمندار بولا وہ تو ابھی لڑکا ہے وہ بولی دیکھنا وہ بھی سانپ کا بچہ
ناگ نکلے گا اوسے تم کم نہ سمجھو تمندار بولا آگے تو حاتم علی کی ایسی عادت
نتھی کہ ناحق کسیکو ستاوین وہ بولی یہ تو مین پہلے ہی جانتی تھی کہ تم کو
میری . بات پر یقین نہوگا اپنے بھائی کی طرفداری کروگے پھر اتنا ہی
بھلا اوسوقت بکی کہ بکتے بکتے تھک گئی تمندار بیچارہ غصہ ور تہا
اور بے سچ کی بات ہوتی اکثر وہ اپنے دل ہی مین رکھتا کسی سے
کچھہ نکہتا لیکن ایسا احمق کہ جو کچھہ اوسکی عورت نے کہا سب سچ
جانتا بولا خیر جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارے واسطے چنپا کلی لایا ہون وہ دیکھو
بولی کتنے کی بنوائی ہے وہ بولا دس روپیہ بھر اسمین چاندی ہے اور دو روپیے
گڑھائی دی ہے اوسنے کہا کہ جب مین نیوتے گئی تھی تو صوبہ دارن کے گلے مین
جو چنپا کلی دیکھی وہ پندرہ روپیے بھر کی تھی اور اوسکے نیچے ایک پان بہت

خوبصورت لگا تھا یہ تو کچھ بہت اچھی نہین ہی اور تم میرے واسطے ایذا اوٹھانے میں تو نہ پہنونگی یہان اسکا تو یہ حال ہوا اب حاتم علی کا حال سنو کہ جب بستی مین آگ لگی تو اوسکا بھی گھر جلا اور جو کچھ جیز بست ہو لی چھیتھڑے گوڈرے گھر مین تھے سب جل گئے اور دو نون طرف سے مکان کی دیوار بھی گر گئی گھر مین لڑکے بالون کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی اسپر ارادہ کیا کہ مزدوری چھوڑ کر پہلے گھر کی دیوار بنادے لیکن کھانے کا ٹھکانا بالکل نتھا بے مزدوری کیسے گذارہ ہوتا ہر روز تڑکے سے یہان دیا آتا اور شام تک پنسیری بھر جو یا متر لاکے بی بی کے حوالے کرتا وہ پیس پکا کر گذارا کرتی اتفاقاً جس روز تمندار گھر آیا بستی سے کوس بھر باہر وہ مزدوری پر گیا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ آج تمندار گھر آنے مین یہ سنتے ہی ایسا خوش ہوا کہ جسکا حساب نتھا زمیندار سے کہا کہ آج مجھے چھٹی دو مین گھر جاؤنگا اوسنے کہا ہرگز نہین اور جو تم پوچھے چلے جاؤگے تو سارے دن کی مزدوری نملے گی وہ بولا چاہو مزدوری دو چاہو ندو مین تو اپنے بھائی کو دیکھنے ضرور جاؤنگا یہ کہکر وہان سے چلتا ہوا اور خوشی مین بھرا ہوا سیدھا بھائی کے گھر آیا تمندار نے دور سے دیکھکر پیاری سے کہا کہ دیکھو وہ میان حاتم علی آتے ہین لیکن سارے بدن پر دھول لگی ہوئی ہی وہ بولی کہ دیکھنا تمہارے سامنے کیسا بلی بن کر چپ چاپ بیٹھین گے اور تمہارے پیچھے تو تمہیں گٹھیے کتے کی طرح کاٹ کاٹ کھاتے تھے غرض جب حاتم علی آیا

تو بھائی اوسکو بہت اچھی طرح ملا لیکن دل مین اوسکی طرف سے بہت
دو اس تھا خیر کچھ دن پیچھے کسی نے تمندار سے کہا کہ تمہارا بھائی
آگ لگنے کے وقت بڑے کام آیا تمہاری بی بی کی جان بچائی
اور تمہارے اسباب کے پیچھے مرہی چکا تھا تب تمندار کے دل
پر شبہہ ہوا کہ شاید یہ سچ کہتا ہو گھر مین جا کر بی بی سے پوچھا
کہ کیا بات ہے تمنے تو وہی کچھ کہا تھا اور فلانا تو یہ کہتا ہے
اس پر اونے تمندار کو ایسی ایسی باتین سمجھا کر یہ دار بیان
کین کہ وہ بیوقوف پھر اوسکے دم مین آگیا جب رخصت کے دن
پورے ہوے پلٹن جاتے وقت بی بی سے کہہ گیا کہ خبردار میرے
آگے پیچھے کبھی حاتم علی سے واسطہ نہ رکھنا اور اون کے یہان کا دمہ
آوے تو پھیر دینا اوسکے چلے جانے کے بعد پیاری نے لوگون سے کہنا
شروع کیا کہ دشمنون نے تمندار کو بہتیرا بہکایا لیکن آخر کو سب
زرد رو ہوے اگر حفیظیا[1] رانڈ اور اوسکا میان کنجڑا مجھ پر ایکے
تو کیا ہوتا ہے میری نیک نامی تو تمام بستی مین مشہور ہے اور
اوسکو ساری دنیا تھوکتی ہے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ تمندار پلٹن
مین پونہچکر ماندہ ہو گیا اور بیماری ایسی سخت کہ دو ڈھائی ہفتے
مین بالکل گھل گیا جب گھر خبر آئی تو محلے والون کو بڑا افسوس
ہوا لیکن پیاری کبھی تو یہ کہتی کہ تمندار نے مجھے بہت ستایا آخر کو
میرا صبر پڑا اور کبھی کہتی کہ حفیظیا ڈائن نے جادو کر دیا جب تمندار نے

[1] از راہ تحقیر ۱۲

انتقال کیا تو اوسکے مرنے کے بعد جو کچھہ جمع پونجی پیاری کے پاس تھی بیٹھے کھایا کی آخر کو ایسی محتاجی آئی کہ دیدات پر پیتہ نہ رہا روز بروز فاقے پر فاقہ ہونے لگا حاتم علی نے جب یہ حال سُنا تو اونسے بھابھی کی مصیبت دیکھی نگئی اوسکے یہان جاکر بہت خاطر سے کہا کہ تم میرے یہان چلو جو کچھہ دال دلیا میسر ہوگا پہلے تم کھانا پیچھے ہمارا اچھو (؟) نہین کھانا منظور نکیا کہہ کر اپنے گھر لایا اور تین برس تک مزدوری کرکے پیاری اور اوسکی دو لڑکیون کو پرورش کرتا رہا اور پرانے جھگڑے بکھیڑے کا کبھی اوسکے سامنے چرچا نکیا جب کبھی حفیظن اپنے دل مین پیاری کا پہلا پچھلا حال خیال کرتی تو دعا مانگتی کہ یا اللہ مجھے دنیا مین کسی غیر کا محتاج نکرنا اس عرصے مین ہیضے کی بیماری جو تمام بستی مین پھیلی تو حفیظن مرگئی اور دو دن پیچھے حاتم علی نے بھی انتقال کیا تب تو پیاری پر ایسی مصیبت آئی کہ زمین و آسمان اوسکے سامنے اندھیرا ہو گیا ناچار اپنے ایک رشتہ دار کی امید پر لکھنؤ گئی لیکن اوسکا وہان پتہ نہ لگا تو مزدوری مین ایک بنئے کے یہان آٹا پیسنا اختیار کیا لیکن ساری عمر اوسنے کبھی نہین پیسا تھا یہ کام نبھہ نسکا آخر ایک جولاہے کے یہان رہنے لگی وہ کھانے پینے سے بہت خوش خرم تھا جو کچھہ جیسو تا گھانا بچتا اوسکو دیدیا کرتا اور کبھی کبھی سڑی ہوئی ماڑھی پاکر اپنا پیٹ بھرتی لیکن لڑکیان سیانی

ہو گئیں تھیں اون کے خیال میں ایسی مصیبت میں رہتی کہ کچھ
سجھائی نہ دیتا ایک روز جو راستے میں کہا کہ سنو بی بی فقیرن
اگر تمہارے دل میں یاد ہو تو مین نے جو خیمہ بنا کو اپنے دل میں
ٹھہرا یا ہے کہو تو لڑکیاں دونوں اوٹھیں بیاہ دین خدا
کے فضل سے وہ گھر اچھے ہین لڑکیاں کسیکی محتاج نہ ہوگی
ایک تو ذات کا کنجڑا ہے ہر روز گھیر الکڑی ساگ ترکاری
بیچکر اپنا گذارا کرتا ہے دوسرا جو ہے لیکن بڑا محنتی شام تک
چار پیسے کما لیتا ہے یہ سنکر پیاری بہت روئی لیکن رونے سے کیا
فائدہ تھا آدھا پیٹ بھی اوسکو اور اوسکی لڑکیوں کو کبھی کھانیکو
نہ ملتا تھا ناچار ہو کر وہ لڑکیاں بیاہ دین اوس جولاہے نے ثواب کا
کام سمجھکر چار آنے کی شکر منگا کر ایک روز دونوں کا نکاح پڑھوا دیا اب
پیاری اوس کنجڑے کے گھر رہنے لگی دو مہینے کے گذرنے کے بعد اس فکر مین
لگی کہ کسیطرح یہ کنجڑا میری بیٹی کو لیکر اپنی ماسے جدا ہو جاوے اس
اسید پر دو ایک دفعہ ساس بہو میں لڑائی بھی کروا دی اتفاقاً ایک
روز کنجڑے کے چھوٹے بھائی کو کہ جسکا نام کلو تھا بخار آگیا تب کلو نے
کہا کہ یہ فقیرن میرے بھائی کی ساس جو یہان رہتی ہے شاید ڈائن
ہے اوسنے مجھپر جادو کر دیا اس شبہہ سے گھر سے باہر نکال دیا اور
بولا کہ مردار کٹنیا اگر تو نے کبھی میرے گھر مین پانو رکھا تو مارے جوتون
کے سر گنجا کر دونگا آخر کو پیاری وہان سے نکلی اور مرتے دم تک بھیک مانگتے گذری

حاصل حکایت اول

کہ جو آدمی بدطینت اور کج خلق اور فریبی اور مکار ہوتا ہے آخر کو ذلیل اور خوار ہوتا ہے اور جو شخص کہ نیک نہاد صاف باطن ہے وہ کمال عزت اور آبرو کے ساتھ بسر کرتا ہے چنانچہ اس مقال کا حال ان دونوں عورتوں کا ہے کہ حفیظن اور اونکا شوہر حاتم علی چونکہ خوش اطوار تھے مآل کار اونکا نتیجہ ہوا اور پیاری کہ نہایت بد اور مکار کمینہ ورتھی آخر کو کس ذلت اور خرابی سے فوت ہوئی اور اپنی زندگانی مین کیسی کیسی مصیبتین اور ذلتین اوٹھائین پس ہر بشر کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی ہمت اسی بات پر مقرر رکھے کہ کسیکو اسکے ہاتھ سے اذیت اور رنج نہ پونہچے اور جہان تک ممکن ہو ہر شخص کے ساتھ نیکی کرے اور جو کوئی اسکے ساتھ بدی کرے اوس سے درگذرے اور اوسکا انتقام کا معاملہ منتقم حقیقی کے حوالے کرے کہ دین اور دنیا دونوں مین اسکا بھلا ہو اور خالق اور مخلوق دونون راضی رہین —

حکایت ۲ — کاکوری مین ایک شخص شاکر علی نام زمیندار بڑا مالدار تھا گھر مین بیس ہل کی کھیتی ہوتی ہزارون من غلہ پیدا ہوتا سات گای اور چار بھینس جو گھر مین پلی تھین اونکو دودھ ہی گھی کی ایسی افراط ہتی کہ کھائے نہ چکتا اسکے علاوہ کپڑے کی سوداگری کرتا تھا ہزار دو ہزار روپے ہر سال

نصیحت سے رہنا اور طرح طرح کے کپڑے گھر والون کے دیکھنے مین آئے اس زمیندار کی بی بی بڑی نیکبخت پرہیزگار پڑھی ہوئی تھی اوسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی ساتوین روز عقیقہ کے دن اوسکا نام رحمت رکھا گیا جب چھ برس کی ہوئی تو مان نے قرآن شریف پڑھایا اور کھانا اپنے چھوٹے بھائی کو کھلایا کرے اور کبھی کبھی سیر آدھ سیر گیہون اوسکے حوالے کرکے کہتی کہ اس مین سے کنکر چُن کر صاف کرو جب وہ سات برس کی ہوئی تو اوس سے کھانے کے دو تین برتن ہر روز منجوایا کرتی جب آٹھ برس کی ہوئی تو روئی کا توسنا اور پونی بنانا اور چرخہ کاتنا سکھلایا لڑکی بہت نیکبخت اور ہوشیار تھی جو کچھ مان کہتی اوسی پر چلتی ایکبار وہ زمان نے کہا کہ سنو رحمت اب تمکو کاتنا آگیا گھر کا کپڑا اسے پہنا کرو تم جو سُوت کاتو وہی تھان بنوا کے ہو دیا کرو بہت اچھا لیکن رحمت کو اوسی روز سے اچھا کاتنے کا شوق ہوا تو تھوڑے دنون مین ایسا مہین اور برابر سُوت کاتنے لگی کہ برس دن بیتے اوسکا سُوت تگنے پر بکنے لگا لیکن خدا کے فضل سے کھانے پینے کی گھر مین کچھ کمی تھی اسلیے سوت نہ بکتا کات کر جمع ہوتا پھر تھان بنوا کر رحمت کا کرتہ اور دوپٹہ سیا جاتا پہلے پہل جسدن رحمت نے اپنا کاتا ہوا کپڑا پہنا تو بہت خوشی مین آکر مان سے کہنے لگی کہ اماں تم مجھے سوئی کا کام بتلادو تو مین پاجامہ کا تھان بنواؤن گی اس بات پر مان ہنس پڑی جب نو برس کی ہوئی تو مان نے کھانا پکانا اور کپڑا سینا سکھلایا وہ ان دونون کامون مین بھی ہوشیار ہوگئی جب دس برس کی ہوئی ایکدن وہ مان سے پوچھنے لگی

زینت تمہیں اپنی محنت سے کھانا بہتر ہے کسی دوسرے کا ہاتھہ تکنا وہ
بولی اماں جب مجھے سینا نہین آتا تھا اور میرا کپڑا پھٹ جاتا تو پھوپھی
سے پیوند لگانے کے واسطے کہتی لیکن اونکو کام کاج کے مارے دو دو
تین تین دن تک فرصت نہوتی تو پھٹے کپڑے پہنے ہوے باوا جان کے
سامنے شرم کے مارے مین نکل نسکتی اب جب سے مجھے سینا آگیا ہے
تب سے کسی کی مجھکو حاجت نہین جس وقت میرا کپڑا پھٹا اوسی روز پیوند
لگا لیتی ہون تم میرا کرتہ دیکہو یہ تینون پیوند آج مین نے اپنے ہاتہہ سے
لگائے ہین اس سے مجھے معلوم ہوا کہ پرائے بھروسے رہنا بڑی مصیبت
ہے اور ایک بات اور سنو دس بارہ دن ہوے جب مجھے بخار آگیا تھا
تو کمزوری کے مارے چارپائی پر پڑی تھی پیاس جو لگی تو زینت پنبھرن
سے مین نے تھوڑا پانی مانگا وہ پانی تو لائی لیکن بہت دیر مین آئی اور
کٹورے مین ناخن بھی ڈال دیا اس سے میرا جی بہت گھنایا لیکن
ناچاری سے پینا پڑا اور اب جو اچھی ہون تو کسی سے کچھ مانگنے کی
حاجت نہین اوٹھکر آپ اپنے ہاتھہ سے پانی پی لیتی ہون تب مان
بولی کہ مین تمکو ایک کام ایسا سکھاؤن جسمین دو فائدے بہت بڑے ہین
وہ بولی کون کام مان نے کہا تم ہر روز تین گھڑی رات رہے سے اوٹھتی
ہو اب چار گھڑی رات رہے اوٹھا کرو اور میرے ساتھہ گھڑی آدھ گھڑی
جانتا پیسا کرو پہلے سات آٹھہ روز تک لحظہ دو لحظہ پیسو پھر تھوڑا تھوڑا
بڑھاؤ ایک مہینے مین دو سیر پیسنے کی طاقت تمکو ہو جاوے گی اور پھر

چار مہینے کے بعد ہر روز تیری بھیجی ہیں سکونگی تب مین تمہارے واسطے
ایک بڑا اچھا سا گاڑہ دونگی پھر اکیلے پیسا کرنا رحمت بولی امان آمین
تو بڑی محنت ہی اس محنت سے سوا حیرانی پریشانی کی کچھ فائدہ نہین
مان نے کہا اسمین ایک فائدہ تو ایسا ہے کہ اگر لاکھون روپے خرچ کرو تب
بھی وہ خوبی حاصل نہوگی اور وہ تندرستی ہے رحمت بولی آٹا پیسنے مین تو
اچھا بھلا آدمی تھک جاتا ہے اسمین تندرستی کیسی ہوگی مان نے کہا تم
دیکھتی ہو کہ شریفہ تمہاری خالہ کی لڑکی جو ہمیشہ پلنگ پیڑھی رہتی ہے
اور کچھ کام نہین کرتی بلکہ اور ون سے اپنا کام کراتی ہے محنت کے
نام سے کالے کوسون بھاگتی ہے سو کبھی تندرست نہین رہتی کبھی پیٹ
درد کرتا ہے کبھی سر دکھتا ہے کبھی ہاتھ پاؤن ٹوٹتے ہین کبھی ذرا سا
کام کرنا پڑے تو جانتی ہے کہ آج مصیبت کا سامنا ہے یہ بات کچھہ
اکیلی شریفہ پہ نہین ہے جو کوئی محنت نکرے وہ بیشک بیمار رہے گا اور
مجہول اور سست اور اکثر سویا کرے گا اور تم گاؤن کی اہیر کی
عورتون کو دیکھو کہ ہمیشہ تندرست اور موٹی تازی رہتی
ہین اسکا سبب یہی کہ سارے گھر بار کا کام کرتی ہین
تمنے کسی اہیرن کو دیکھا ہے کہ شریفہ کی طرح بیمار پڑی رہتی
ہو رحمت بولی اماں تمنے سچ کہا پار سال جب تمنے
مجھہ سے کہا تھا کہ ہر روز گوشت کا مصالح پیسا

کرو تو پہلے دن میرے ہاتھ بہت دکھے لیکن جب سات آٹھ روز
تک برابر پیسا تو آج تک کبھی ہاتھ نہین دکھا اب مجھ سے کہو تو دو تین
سیر گوشت کا مصالح مین ابھی پیس دون لیکن سارے کام تو آسان
ہین جانا پیسنا بہت مشکل ہے اور کیا دنیا مین یہی ایک کام تھوڑا
کا ہے جسمین تندرستی ہو آدمی اور کام کیون نہ کرے ماں بولی کہ
آدمی کے بدن مین بہت ٹکڑے ہین سر ہاتھ پاؤن آنکھ کان وغیرہ
جس جس ٹکڑے پر محنت پڑتی ہے وہ مضبوط ہو جاتا ہے ہاتھ سے
کام کرو تو ہاتھ مضبوط ہو اور پاؤن سے چلو تو پاؤن مضبوط
ہو رحمت بولی سچ ہے پہلے ہم آدھے سیپارے کے پڑھنے مین میرا
گلا دکھتا اور پیاس لگتی تھی اور اب جب سے کہ دن کو مجھے چھٹی
نہین رہتی رات کو سوتے وقت ہمیشہ دو سیپارہ کا آموختہ
پڑھکر سوتی ہون لیکن کبھی پیاس نہین لگتی تب ماں نے کہا اسی
جانا پیسنے مین تمام بدن کو محنت ہوتی ہے اس سبب سے سارا
بدن مضبوط ہو جاتا ہے اور جیسا مرد لوگ ڈنڈ اور مگدر سے طیار
ہو جاتے ہین اسی طرح عورتون کے حق مین جانا ہے رحمت بولی
اب مین ضرور جانا پیسون گی اسلیے کہ کل ہی کے روز مین نے بھری
پتیلیا اوٹھائی تو مجھ سے اوٹھ نہ سکی اسپر زینت بی مجھکو دیکھکر
ہنسنے لگی اور کہا کہ واہ بی بی تم سے اتنا پانی نہ اوٹھ سکا میری چھوٹی
سی لڑکی تاجن بڑا گھڑا اوٹھا لیتی ہی لیکن سنو تو اماں جان تو میرے کندھے

کی برابر ہے اور میں سنتے سنتے تھک گئی اور اوٹھتا ہوگا ماں بولی تم تعجب نکرو
آدمی جیسی عادت کرے ویسا ہو سکتا ہے کیا تمنے برہمن کی بیٹی کا
قصہ نہیں سنا بیٹی بولی مجھکو نہیں معلوم تم سناؤ ماں بولی
جگدیس برہمن نے اپنی بیٹی کا بیاہ کیا وہ [illegible] برس کی تھی اوسکی گائے کے
بچہ ہوا تو وہ روز اوس بچھیا کو پیار کے مارے گود میں لے کر اپنے کوٹھے
پر چڑھ جاتی تھوڑی دیر کے بعد پھر اوتار لاتی تین برس تک ہر روز
وہ ہمیشہ اوتارتی چڑھاتی رہی اور جیسے جیسے بچھیا بڑھتی اوس لڑکی
کی مشق بھی دن بدن بڑھتی جاتی تین برس کے بعد ایک روز برہمن
نے دیکھا کہ میری بیٹی گائے لیے ہوئے کوٹھے پر چڑھی جاتی ہے بہت
اچنبھے ہوکر اپنی برہمنی سے پوچھا تو اوسنے ہمیشہ کا حال جیسا وہ لیکر
چڑھتی اور اوترتی تھی بیان کیا برہمن بولا سچ ہے کہ جو کوئی جیسی عادت
ڈالے ویسا ہو سکتا ہے یہ قصہ سنکر رحمت بہت خوش ہوئی اور
بولی کہ جتنے کام اچھے ہوں اماں تم مجھے سب سکھا دو غرض تیرہ برس
کی عمر تک سارے ہنر جو عورتوں کو چاہییں اور اچھی اچھی عادت
اور خصلت اور پاکی ناپاکی [illegible] تمام سیکھ لیے اوسکی ماں سکھاتی
رہی [illegible] برس [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] شادی [illegible]
رخصت ہونے کے وقت [illegible] زار زار رونے لگی ماں کو بھی رونا
آیا لیکن اونے ضبط کرکے آنسو پونچھے اور کہنے لگی کہ سن بیٹی آج
تک تو [illegible] اور [illegible] ہوا کوئی تیرے نصیب [illegible]

والا اچھا اب تو دوسرے گھر جاتی ہے شاید برس دن کے بعد مجھ سے
اور تجھ سے ملاقات ہو اسلیے کئی باتیں جو تیرے حق میں ساری عمر کے واسطے
بتاتی ہوں میں تجھ سے کہتی ہوں پہلی بات اللہ تعالے نے مردوں کو بڑا
درجہ دیا ہے عورتوں کا درجہ اونکے سامنے بہت کم ہے جتنے پیغمبر ہوئے
سب مرد ہوئے کوئی عورت پیغمبر نہیں ہوئی اس لیے بی بی پر میاں
کی تابعداری واجب ہے اوسمیں کوتاہی کرے تو دنیا میں بھی رسوا
ہوا اور آخرت بھی کھووے اتنے میں رحمت کا ارادہ ہوا کہ ماسے کچھ
پوچھے مگر شرم کے مارے بول نسکی لیکن نائن جو رحمت کے ساتھ جانے
والی تھی اوسنے پوچھا کہ میاں کی تابعداری کسطرح کرے رحمت کی
ماکا نام خدیجہ تھا خدیجہ بولی کہ میاں جس وقت ناخوش ہو یا کچھ بھلا
برا کہے یہاں تک کہ اگر میاں اپنی ساس اور سسر کو بھی گالیاں دے
تب بھی بی بی کچھ جواب نہ دے اور چپ ہو رہے **دوسری بات**
کبھی میاں سے دشمنی نکرے نائن بولی کون ایسی ہوگی جو میاں کی
دشمن ہو خدیجہ بولی دشمن وہ ہے جو میاں کے رشتہ داروں کو ستاوے
اور ماں بہن کو اوس سے چھڑاوے اور میاں سے ایسی فرمائش
کرے جس میں اوسے حیرانی ہو اور اوسکے گھر کی چیز چورا کر اپنے میکے
بھیجے **تیسری بات** ہمیشہ میاں کی دوست رہنے نائن بولی
بی بی تو میاں کی دوست ہوتی ہی ہے خدیجہ بولی جو کچھ روکھا سوکھا
کھانا اور موٹا جھوٹا پھٹا پرانا کپڑا اور ٹوٹی جوتی میسر ہو اوسپر

قناعت کرے اور خوش رہے اور اوسکو بُرا نہ کہے وہ دوست ہی نہین
تو دشمن **چوتھی بات** لڑکی جب کہین بیاہ جاوے تو وہان بیٹھکر اپنے
ماں باپ کے ساتھ دشمنی نکرے بلکہ ہوسکے تو سلوک کرے تائی بولین ایسی
کون کمبخت لڑکی ہوگی خدیجہ بولی جیسا وہ سُسرال مین جاکر اپنے
ماباپ کی دولتمندی ظاہر کرے یا اپنے میکے کی چیزون کی تعریف
کیا کرے یا وہان کسی سُسرال والے سے لڑے یا کسی سے بات
چیت مین جو کُنائی کرے یا کسیکو طعنہ دے تو لوگ یہی کہین گے کہ فلانے
کی لڑکی نالایق ہے تم سچ جانو کہ یہ لڑکی اپنی سُسرال مین بیٹھکر ماباپ
سے دشمنی کرتی ہے اور ماباپ سے سلوک کرنا یہ ہے کہ سُسرال والونکو
کو ایسا راضی رکھے کہ لوگ اوسکی تعریف کرین اور کہین کہ فلانے کی
لڑکی بڑی نیک بخت ہے **پانچوین بات** ساس اور نند کو اپنا تابعدار
کر لیوے تائی بولین کہ اگر کوئی ہوشیار اور لڑاکا ہو تو اللہ اللہ صبر کرے تابعدار
کر سکتی ہے رحمت بیچاری نیکبخت جیسے تابعدار کرے گی خدیجہ بولی
کہ لڑاکا کا کبھی کوئی تابعدار نہین ہوتا بلکہ اپنے بیگانے سب
دشمن ہوتے ہین اور تابعدار بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ کبھی کسی بات
مین مقابلہ نکرے برابر کا جواب نہ دے اور دُکھ درد مین ہمیشہ شریک
رہے گھر بار کے کام پر مستعد رہے اور چاہے کتنا ہی کام کرتی ہو لیکن
اپنی شیخی نہ جتاوے کسی پر احسان نہ دھرے اور میان سے کسی بات
مین گھر والون کی شکایت نہ لگاوے بلکہ ہوسکے تو اونکا عیب چھپا دے

چھٹی بات کبھی جھوٹ نہ بولے مکاری سے بیمار نہ بنے محنت بچانے
کے واسطے بہانہ کام مین نکرے آسیب کے بہانے سے غیر مرد یا عورت
کے سامنے حاضرات کرا کے اپنی عزت نہ کھووے ساتوین
بات کبھی نہانے کی شرم سے نماز قضا نکرے مان نے رحمت کو یہ ساتون
باتین سُناکر رخصت کیا جب وہ اپنی سُسرال پہنچی تو وہان اپنے میان
انصاف علی کے یہان رہنے لگی تین چار مہینے تک بمقتضاے دستور رسم کے اُسنے
اوس نے کام کاج کو نہ کہا ہر چند کہ رحمت کا دل بہت چاہتا تھا کہ مین بھی
گھر بار کا کام کیا کرون لیکن شرم کے مارے کسی سے کچھ نہ کہہ سکی اب اُسکی
سُسرال والون کا حال سُنو کہ اوسکی ساس اور نند بہت بدمزاج اور
سارے محلے مین لڑاکن مشہور تھین چار مہینے پیچھے ایک دن رحمت نے اپنی
نند سے کہا کہ لڑکپن سے اب تک مین اپنے گھر کا ہمیشہ کام کاج کرتی رہی لیکن
جب سے یہان آئی خالی بیٹھے تمام دن میرا دل گھبراتا ہے اگر اماں کی مرضی
ہو تو مین بھی تھوڑا بہت کام کیا کرون یہ سُنکر نند نے کہا تم ایسی بات کا
نام نہ لو سب لوگ جانتے ہین کہ تم بڑے آدمی کی بیٹی ہو کیا ہمکو بدنام
کروگی اتنے مین ساس بھی آپہنچی اور سنتے پوچھا دولھن نے کیا کہا نند
بولی بھابھی کہتی ہین کہ مین بھی گھر کا کام کیا کرون گی ساس بولی کیون دولھن
تمکو آتے دیر نہوئی اور ابھی سے دغابازی شروع کی شاید تمہارا یہ ارادہ
ہوگا کہ جھوٹ سچ دو ایک کام مین ہاتھ لگا کے مجھے ساری دنیا
مین رُسوا کرو اوسوقت رحمت چپکی ہو رہی دس پندرہ دن کے بعد

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ساس اور نند دونون کو بخار آگیا ایسے زور سے
کہ بے ہوش ہوگئین اور گھر مین سوا رحمت کے اور کوئی پانی دینے والا
نہ تھا لطف علی بولا اگر تم سے ہوسکے تو اس بیماری مین ماں بہن کی خدمت
کرو رحمت بولی کہ مین تو بے تمہارے کہے اون کی خدمت کو موجود ہون
یہ کہکر مستعد ہوئی اور دن رات اون کی خدمت اور سارے گھر بار
کا کام اپنے سر پر لیا اور بیس پچیس روز تک اون بیمارون کی ایسی
خدمت کی کہ تندرستی کے بعد رحمت کو چاہنے لگین اور اب رحمت
اور وہ دونون آدمی تینون ملکر گھر کا کام کرنے لگین لیکن ساس
اور نند کی طبیعت مین شرارت جو بھری ہوئی تھی سو دوسرے تیسرے
ایک نہ ایک بات پر رحمت کو گالیان دیتین اور ناحق بے قصور لڑا
کرتین لیکن وہ کبھی جواب نہ دیتی چپکی ہو رہتی کئی مہینے پیچھے ایک روز
رحمت کا باپ اوسکے دیکھنے کو آیا تو گھر مین بیٹھکر سب عورتون کو سنا
کر کہنے لگا کہ مین نے یہ لڑکی تمھین حوالے کی لیکن معلوم نہین کہ
تمہاری تابعداری کرتی ہے یا نہین اور رحمت کی ماں نے مجھ
سے یہ کہہ بھیجا ہے کہ اگر تمکو یہ خوش رکھیگی تو اپنی ساری عمر کو بھلا
کرے گی اور کبھی کچھ قصور یا بے ادبی یا سامنا کرے تو تم جو چاہو
اوسکی سزا کرو اور تمکو راضی نہ رکھیگی تو میرے یہان بھی اوسکے
ٹھکانا نہین ہے چھ سات مہینے کے بعد رحمت نے اپنی نند سے
کہا کہ اماں بہت بوڑھی ہوگئین مناسب ہے کہ اب اون سے کام نہ لیا کرو

اور گھر کا جو کام ہو تم کرو یا مجھ سے کہو جب اوس بڑھیا نے یہ
بات سنی تو بہت خفا ہو کر رحمت سے کہنے لگی کہ تو بڑی شریر ہے
چاہتی ہے کہ مجھے بدنام کرے رحمت اوسکی واہی تباہی باتین سنکر
چپکی ہو رہی لیکن ہمیشہ ساس کی خدمت کرتی اور بے اوسکی مرضی کے
کام مین دخل نہ دیتی کبھی کبھی لطف علی نے رحمت سے پوچھا کہ کہو تم یہان
کے رہنے سے خوش ہو یا ناخوش اگر تمھین کچھ تکلیف ہو تو مجھ سے بیان
کرو پر اوس نیک عورت نے ہمیشہ خدا کا شکر کیا اور یہی جواب دیا کہ
آج تک تو مجھے کچھ تکلیف نہین ہوئی ہر چند روز تک اوسکو نند اور ساس
نے بہت دق کیا لیکن رحمت نے کبھی اون کا مقابلہ نہ کیا ایک روز ساس
نے سنا کہ دو چار دن مین رحمت کے لینے کو ڈولی آنے والی ہے تو
بہت گھبرائی اور رحمت کہ مین نے جتنا اوسکو ستایا ہے وہ جا کر سب اپنی
مان سے کہیگی اب کوئی ایسی تدبیر کیجیے کہ یہ نوبت نہو نے پاوے
یہ سوچ کر ایک عورت کو سکھلایا کہ تو آج شام کے وقت میرے
گھر آنا اور یون کہنا کہ مین رحمت کے میکے سے آئی ہون اور سب
کیطرف سے سلام کہنا اور خیر و عافیت بیان کرنا آخر وہ مکارہ عورت
شام کو رحمت کے سامنے آئی اور سارا حال جیسا اوس بڑھیا نے
سکھلا دیا تھا اوسکے روبرو بیان کیا رحمت سنکر بہت خوش
ہوئی اور اپنی مان اور چھوٹے بھائی کا حال پوچھا پھر اوس مکارہ
نے رحمت کو ایک کونے مین لیجا کر کہا کہ یہ تو کہو کہ تمہاری ساس نند کا مزاج کیسا

تو میں نے سنا ہے کہ وہ [illegible] تو ان [illegible] اور [illegible] تنگ [illegible] تھا
ہیں کہ رحمت کیا [illegible] سمجھتا کہ [illegible] بھیجا ہے
کہ رحمت جو احوال کہتے آئی [illegible] مجھے [illegible] سنکر [illegible]
بہت [illegible] پہنانا [illegible] مجھے [illegible] کہا تو [illegible] بہت [illegible]
اگر وہ لی بھیجو تو بہتر ہے اور [illegible] تم سے [illegible] بیان کی
سو سب جھوٹ ہے اونھوں نے ہمیشہ مجھے اچھی طرح رکھا اور کسی بات کی تکلیف
نہیں دی جو آپ کھایا سو مجھے کھلایا اور جو آپ پہنا اوس سے
بہتر مجھے پہنایا اور میں بہت اون سے خوش ہوں یہ سنکر وہ مکارہ
عورت باہر نکلی اور اوسکی ساس اور نند کو جو چھپا کر بیٹھا رحمت
کے منہ سے سنا تھا سب بیان کر دیا اس بات کے سنتے ہی اوس
سنگدل بڑھیا کا دل موم ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور کہنے
لگی کہ آج میں نے بیشک جانا کہ میری بہو بڑی نیک بخت ہے افسوس
کہ میں نے کبھی اوسکی قدر نہ جانی پھر وہاں سے نکل کر رحمت کو اپنے
گلے لگایا اور بولی کہ دلہن جیسی میں کمبخت نالائق تھی ویسی تم نیک بخت ہو
آج میں نے تمہاری خوبی آزمائی خیر جو قصور ہوا سو ہوا معاف کرو آگے یہ تمہارا
گھر ہے اور تم میری سگی بیٹی کی برابر ہو جب اوسکی ساس جو لوگوں میں [illegible]
کی تعریف کرنے لگی تو اوسکی نیک بختی ساری بستی بلکہ اور دس پانچ گانوں میں
ایسی مشہور ہوئی کہ آج تک جو کسی کی بہو نیک بخت ہوتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ
یہ رحمت ہے جب رحمت اپنے میکے گئی تو ماں نے سارا احوال پوچھا اوسنے

سو جا کر مین ساس کا حال بیان کرون تو سوا ے اسکے کہ اما کو رنج ہو اور
کچھ فائدہ نہین اسکے علاوہ جو میرا دشمن ہو وہ سُنکر خوش ہوگا بولی کہ
بہتیرے گھرون مین روز ساس نند کا جھگڑا اور کھلے خزانے لڑائی اور جھگڑا
فضیحتی ہوا کرتی ہی شکر خدا کا کہ مین اون سبھون سے زیادہ آرام مین ہون
اور یہ سارے کپڑے اونھون نے بنا دیے ہین اور کھانا ہانڈی مین سے
پہلے مجھے نکال دیا پیچھے آپ کھایا اور مین بھی ہمیشہ اون کے کہنے پر چلی
لیکن خلاف شرع باتون مین کبھی اونکا کہنا نہین مانا اور سوچ لیا تھا کہ
جو ہونا ہو سو ہو لیکن ایمان مین خلل نہ پڑے غرض تین مہینے کے بعد رحمت
سسرال کو گئی بعد اوسکے دس برس تک اوسکی ساس زندہ رہی
لیکن پھر کبھی کسی بات پر ناخوش نہوئی بلکہ ہمیشہ روز بروز زیادہ
راضی ہوئی اور رحمت نے بھی اوسکی ایسی تابعداری کی کہ ساس
کو مفت مین بغیر دام کے باندی بنا لیا ساس کو سنگرہنی کی بیماری
تھی اوس حالت مین رحمت کبھی کبھی تمام رات جاگا کرتی اور
اوسکے ایک پانون مین بھی ہمیشہ درد رہتا سو رحمت ہر روز دو گھڑی
تک اوسکا پانون دابا کرتی ایک دن کسی نے جا کر رحمت کی ماسے کہا
کہ تمہاری لڑکی ہمیشہ ساس کا پانون دابتی ہے یہ سُنکر بہت خوش ہوئی
اور بولی خدا رحمت کو اور زیادہ نیک کام کرنیکی توفیق دے ماکی
خدمت تو سب طرف علی کے ذمے واجب ہو لیکن اونکو فرصت نہو
تو اونکے بدلے رحمت جتنی خدمت کرے گی اوسکا ثواب الطاف

کو ہوگا اور جو کوئی اپنے میان کے ساتھ ایسا سلوک کرے تو اوس عورت
کی بڑی نیک بختی ہو اور نیک کام کبھی برباد نہین جاتا جب کبھی رحمت بیمار
ہو جاتی تو اوسکی ساس غم کے مارے رویا کرتی اور اس دس برس کے
اندر رحمت کے دو لڑکیان اور ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوس لڑکون کو
بہت چاہتی اور جب کبھی کسی لڑکے پر رحمت خفا ہوتی تو وہ دادی کے پاس
جاکر فریاد کرتے ایک روز کسی حلال خورن کو رحمت کی لڑکی کہنے لگی کہ تو دور
ہو ہمارے گھر بست آیا کر یہ بات سنکر ماما بہت خفا ہوئی اور کہا کہ اوسکے سامنے
ہاتھ جوڑکر اپنا قصور معاف کروا لڑکی اوسکے روبرو ہاتھ جوڑے کھڑی تھی کہ
اتنے مین دادی آپہونچی تو بولی کہ تم بھی عجب آدمی ہو حلال خورن کی کیا حقیقت
جو لڑکی اوسکے سامنے ہاتھ جوڑے رحمت بولی اسیطرح مین نے ایک دفعہ
لڑکپن مین ایک چمارن کو ڈرایا تھا میری ماں نے اوسکے روبرو مجھسے
ہاتھ جوڑوایا اوس دن سے آج تک پھر مین نے تکرار کرکے کسی سے بات نہین
کی ماں باپ لڑکون کو تعلیم نکرین تو شریر ہو جاتے ہین اور جہان جاتے ہین ساری
عمر رسوا رہتے ہین بعد اوسکی ساس کی پیٹھ پر ایک بڑا پھوڑا نکلا اور اوسنے
انتقال کیا مرتے وقت لطف علی سے کہنے لگی کہ بیٹا دلھن نے میری ایسی
خدمت کی کہ کوئی نکریگا تم اسے بہت خاطرداری سے رکھنا کبھی کچھ تکلیف نہ دینا
پھر اوسنے اپنی دیورانی اور جیٹھانی کو بلایا اور رو کر کہنے لگی کہ مین تو خدا کے
یہان جاتی ہون لیکن رحمت کو تم دونون کے سپرد کرتی ہون اسکا ہاتھ پکڑ
اسکی عمر بیس برس کی ہوگی لیکن دنیا کا فن فریب بالکل نہین جانتی اچھی

اسمین چھوٹے پن سے گئی شرم اتنی ہو کہ آج تک گھر کی یا ڈیوڑھی کے ... کبھی
باہر نہیں جھانکتی تو ٹھہری کے بہتیرے نجیب لگا کر جھانکتے کبھی باہر جا
کی آئی زمین اور آسمان کے تلے نہیں تنہائی شرم کے مارے نانی ان
سے پاؤں نہیں چھوڑتی آج تک سر سے اوڑھنی اوتارتے کبھی کسی نے
اوسکو نہیں دیکھا ہوگا. اگر ایسا چھپا کر کونے میں ... سے
کہ مرد کا تو کیا ذکر کبھی کسی عورت نے بھی سوا اسکے دھوبن کے نہیں
دیکھا کبھی آنکھ اوٹھا کر میرے سامنے نہیں بولی بات ایسی آہستہ کرتی
ہے کہ کبھی باہر آواز نہیں جاتی ... سے کبھی کسیکو نہیں پکارتی یا تو اشارے
سے بلاتی ہے یا پاس جا کر بات کرتی ہے بیت کی آواز سنکر کان میں اونگلی
ڈال لیتی ہے اور نہیں معلوم کہ اس کے ماں باپ کیسے خوش و خرم
ہیں ہمیشہ میرے یہاں رکھی سو بھی خوشی سے کھایا کی اور ہمیشہ میری ہانڈی
میں سے جیسے کھلایا ویسے جو کچھ دیا سو آپ پہنا اچھے کپڑے کا اور رنگ کا زیور کا اسے کچھ
شوق نہیں اسکی نگاہ میں سب ہی کی پیوند لگی ہوئی ازار اور گلبدن کا پائجامہ برابر ہے
جب لطافت علی کے باپ جیتے تھے تو جب کبھی کچھ آفت مصیبت آئی تب پاس اگر گہنا
جو باپ کے یہاں سے لائی تھی اوتار کر سیدے رو برو رکھ دیا کرتی
بیچ کر کام چلاؤ گہنا اسی وقت کے واسطے ہے لیکن لطافت علی کے
باپ نے کبھی نہیں لیا لیکن قسم ... کا کہا نہیں ٹلتا پار سال جب
میرے گھر سفیدی ہوئی تو سب نال نے ... پھر ایک ... جو کچھ اکیا تو
اوس سے سوا ایک کڑے کے کچھ ہاتھ نہیں آیا اوس وقت قسم

لوگون کو تو تعجب ہوا لیکن رحمت کو کچھ افسوس نہ آیا پھر رحمت
کی ساس نے اپنی دیورانی جٹھانی سے کہا کہ جو کچھ اسکے ساتھ سلوک
ہو گی سب مجھپر احسان ہوگا بعد اوسکے ساس نے اپنی بیٹی کو اوسکی
سسرال سے بلایا اور کہا کہ جب کبھی رحمت کو کچھ دکھ ہو تو تم ضرور
آکر اوسکے شریک ہونا اور تم یہ سمجھو کہ اوسکا کام نہین بلکہ میرے ساتھ
مرنے پیچھے سلوک ہے اور بیس روپے میرے پاس تھے سو پانچ پانچ
روپے تو میں نے رحمت کے تینون لڑکون کو دیے ہین اور پانچ روپے
تمہارے لڑکے کے واسطے رحمت کے حوالے کیے وہ تمکو دے دیوے گی ساس
کے مرنے کے چار مہینے پیچھے گھر مین ایسی آگ لگی کہ بدن کے کپڑے کے سوا
کچھ نہ بچا ایک روز لطف علی گھر مین بیٹھکر مال اسباب کا افسوس کرنے
لگا وہ بولی بڑے تعجب کی بات ہے کہ خدا کی ساری نعمتون کو بھول کر ناشکری
کرتے ہو یہ نہین سمجھتے کہ اگر آنکھ نہ کھلتی تو پانچون آدمی جلکر کباب ہو جاتے
خدا کا شکر ہے کہ جان کی نوبت نہین آئی مال تو ہاتھ کا میل ہے کبھی آتا ہے
کبھی جاتا ہے پھر تھوڑے دنون مین اوس نیک بخت نے چرخہ کات کات
کر اپنا اور لڑکون کا کپڑا بنایا یہ تباہی تو تھی ہی اسی عرصے مین لطف علی کو
ایک ایسی بیماری ہوئی کہ اوسکے ہاتھ پاؤن بالکل بیکام ہو گئے چلنا پھرنا
تو کیا اوٹھکر پاخانے تک نہ جا سکتا بیماری سے پہلے پانچ روپے مہینے کا
جمعدار تھا اب نوکری چھوٹ گئی اور تکلیف سے گذرنے لگی اس عرصہ مین
رحمت کے باپ نے بھی انتقال کیا لطف علی نے کہا تمہین وہان جانا چاہیئے

کو ضرور ہی وہ بولی اجتنی تکلیف تمہاری قسمت مین لکھی ہی میرے یہان رہنے اور خدمت کرنے سے کم ہوگی لیکن ایسی حالت مین تمہین چھوڑکر چلی جاؤن تو خدا کو کیا مونہہ دکھلاؤن گی وہان تو جو ہونا تھا سو ہو چکا رحمت کو اپنے ماباپ کے انتقال ہونے کا بڑا رنج تھا لیکن لطف علی کو سامنے ظاہر نکیا فقط اس خیال سے کہ میرے رنج سے ان کو بھی رنج ہوگا کچھہ دن پیچھے رحمت ماباپ کے ماتم پرسے کو اپنے بڑے بھائی کے یہان گئی تو بھابی نے اوسی وقت طعنہ دیا کہ تمہین میان کی اتنی محبت ہی کتنے اپنے ماباپ کے مرنے کو کچھہ نگنا اب اتنی رت پیچھے تمہین یہان آنا کیا ضرور تھا پھر رحمت کا بھائی باہر سے گھر مین آیا تو بی بی نے میان سے جاکر کہا کہ تمہاری بہن کی برائی جیسے جہان مین مین نے نہین دیکھا غرض رحمت وہان دو چار دن رہی اس عرصے مین رحمت کی لڑکی اور بھابی کی لڑکی سے ایک چڑیا پکڑنے پر تکرار جو ہوگئی تو بھابی نے اپنے میان سے کہا کہ تمہارے بھانجے بھانجی جب سے یہان آئے ہین تب سے شرارت بہت کرتے ہین اون کے مارے گھر خراب ہو رہا ہے دیکھیا چاہیے کب جاوین رحمت کو جب یہ خبر ملی تو بھابی سے رخصت مانگی اور کہا کہ وہ بہت بیمار ہین اور سوا ایک چولاہن کے جو پڑوس مین رہتی ہی اور کوئی خبر لینے والا نہین بھابی بولی میرا دل تو نہین چاہتا کہ تمہین چھوڑون اور عجب ہے تمہارے لڑکے یہان آنے مین گھر کی بڑی رونق ہی تمہارے جانے کے پیچھے گھر سونا معلوم ہوگا لیکن خیر تمہارا

جانا بھی بہت ضروری رخصت ہونے کے وقت رحمت نے ارادہ کیا کہ بھائی سے کچھ قرض مانگون لیکن بھابھی کی طرف سے اوسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور یہ بھی جانتی تھی کہ بغیر بھابھی کی صلاح کے بھائی قرض نہ دوینگے یہ سوچ کر چپکی ہورہی اور اپنے گھر چلی آئی لطف علی کے یہان باپ دادے کے وقت سے دس بیگھے زمین معافی تھی نسلم بعد نسلم پشتم بعد پشتم اوس سے گذارہ ہوا جاتا تھا لیکن اوسکے گنجے لٹانے ہونے کے دو برس پیچھے دشمنون نے عامل کو رشوت دیکر زمین اپنے قبضے مین کر لی اب اوسکے یہان کوئی سہارا باقی نہ رہا ایک روز لطف علی نے اپنے لڑکے کا میلا کپڑا دیکھکر بہت رنج کیا اور کہنے لگا کہ خدا نے ہمین تاچار کر دیا ہے نہین تو ہمارے لڑکے ایسا کپڑا کاہیکو پہنتے رحمت نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اس وقت تمنے ایسی ناشکری کا کلمہ مُنہ سے نکالا دیکھا چاہیے اسکا کیا انجام ہو خدا کے سامنے توبہ کرو اور ایسی بات مُنہ سے نہ نکالو اسمین ایمان جانے کا خطرہ ہو تمہ اپنے اپاہج ہونے کو جھینکتے ہو شکر کرو کہ تمکو بہرے نہین ہوئے اور تم تندرست بھی ہوتے تو کیا اٹرکون کی قسمت تمہارے ہاتھ مین تھی دیکھو تم خوبا جولاہے کو کہ بہت اچھا کماتا تندرست ہے لیکن تمہارا لڑکا تو میلا کپڑا پہنے ہے اوسکے لڑکون کو پھٹا کپڑا بھی اچھی طرح میسر نہین اور دیکھو اپنے پڑوسی دلاور خان بیاج خورے کو کہ ہزارون روپے گھر مین بھرے ہین لیکن کنجوسی کے مارے سوائے عید بقرعید کے اوسکے لڑکے ہمیشہ لنگوٹی باندھے رہتے ہین اور دیکھو عیدی نائن کو کہ اب اوسکی جوانی باقی نہین ہے تب بھی اوسکا لڑکا ہمیشہ نیتو نین سکھ پہنتا ہے

تم خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو اگر تندرستی کام آتی تو خوبا کے لڑکے پھٹا کپڑا کیوں پہنتے اور دولت کام آتی تو دلاور خان کے لڑکے ننگے نہ پھرتے اور مفلسی بُری ہوتی تو عیدی کے لڑکے اچھا نہ پہنتے سچ تو یون ہے کہ آدمی اپنی قسمت پر شاکر رہے خدا کے فضل سے مین ہمیشہ سوت کاتتی ہوں اور سلائی بھی کرتی ہون اب لڑکیان بھی کاتنے لگین پانچ روپے مہینہ تو مجھکو گھر بیٹھے پڑ رہتا ہے اور اس بستی مین ہزاروں خدا کے بندے ایسے ہین جنہین ایک روپیہ مہینہ بھی میسر نہین اور ایک بات اور سنو کہ میری اماں نے باوا جان کی صلاح سے ہزار روپے کی ایک تھیلی بڑی بہن کے ہاتھ یہان بھیجی تھی لیکن زیور کے ساتھ وہ بھی چوری گئی پھر مین نے تمسے اوسکا ذکر کبھی اسلیے نہین کیا کہ تمہین رنج ہوگا لیکن اوس روپے کے جانے سے یہ بڑا فائدہ ہوا کہ قسمت کا یقین خوب دل پر جم گیا جانتی ہون کہ تقدیر مین لکھا ہو تو روپیہ کچھ کام نہین آتا غرض اوس نیک بی بی کے سمجھانے سے میان کو بڑی تسلی ہوئی جب رحمت کا بیٹا بیس برس کا ہوا اور اوسکی شادی کر دی تو بہو ایسی نیک بخت آئی کہ رحمت اوس سے بہت خوش ہوئی اور لڑکے کے بیاہنے کے بعد رحمت اندھی ہوگئی تو اوسکی بہو نے اپنی اندھی ساس اور لنجے سسر کی ایسی خدمت کی کہ دونون اپنے دل سے اوسکو دعا کرتے پھر تھوڑے دنون کے بعد رحمت اور لطافت علی نے انتقال کیا

حاصل حکایت دوم

کہ جو مرد یا عورت محنت اور جفاکشی کی عادت کرے اوسکو سب آدمی اپنے بیگانے عزیز رکھتے ہین اور اوسکی تعریف و توصیف کرتے ہین اور وہ شخص کسیکا احسان بردار نہین ہوتا اور اپنی سعی و کوشش سے حاصل کرکے دوسرے شخص کا دست نگر نہین ہوتا پس ہر انسان کو ضرور ہے کہ اپنے امور لاحقہ کو بذات خود انجام دیا کرے اور خاص و عام کی زبان سے مورد تحسین و آفرین رہے۔

حکایت ۲ دہلی مین ایک شخص اسد علی نامی بڑا مالدار اور لکھنؤ کے بادشاہ کے یہان پانسو روپے مہینے کا او نشدار تھا ایک ہاتھی اور بہت گھوڑے اوسکے دروازے پر بندھے رہتے اوسکی سواری کے ساتھ ہمیشہ چالیس پچاس خاص بردار راہ مین چلتے اوسنے ایک مکان اپنے رہنے کا بہت تحفہ بنوایا اور مکان کے دکھن کیطرف ایک بڑا احاطہ کھینچ کر اوسمین پھلواری لگائی طرح طرح کے پھول اور ہر قسم کے میوے اوسمین موجود تھے دور دور کے لوگ اوسکے تماشا دیکھنے کو آتے اور مکان مین پھلواری کی طرف ایک ایسا دروازہ نکالا کہ رات کو عورتین جب چاہین باغ مین چلی جاوین اور پھر چلی آوین اوسکی شادی جب ہونے والی تھی تو خود اوسنے نائنون سے کہا کہ بندرہ بیس کوس کے گردے مین ساری برادری کی لڑکیون کو نگاہ کرین جب کسی بہت خوبصورت کا پتا معلوم ہو تو اوسکے باپ سے پیغام سلام کیا جائے گا نائنون نے انعام اکرام کی امید مین ایک ایسی خوبصورت لڑکی کا پتا لگایا کہ اوس علاقے مین اوس سے بڑھکر کوئی

نتھا اوسکا نام محفوظن تھا جب اولشدار نے پیغام دیا تو لڑکی کے باپ نے
خوش و خرم گھر سمجھ کے کہا کہ کیا مضائقہ بعد اوسکے تھوڑے دن پیچھے نکاح
بھی ہو گیا اور بی بی گھر مین آئی چوتھی کے دن جب رخصت ہوئی تو اولشدار
نے ایک کمخواب کے بٹوے مین چالیس روپے بھر کر محفوظن کے سپرد کیا اور
کہا کہ یہ سب نیہر مین لڑکون کو بانٹ دینا اور خبردار ایک کوڑی پھیر کر نلانا
اور تمکو معلوم نہین کہ تم کون ہو تم اولشدار ن ہو ہزار آدمیون کی پلٹن تمہارے
تابع ہے جس سے کچھ کہلا بھیجو اوسکا مقدور نہین کہ تمہارا کہا ٹالے محفوظن
تین دن نیہر مین رہ کر پھر سسرال کو آئی میان نے جب بی بی کا موئخہ دیکھا
تو اوسپر ایسا عاشق ہو گیا کہ ہر وقت اوسی کے پاس بیٹھا رہتا اور کسی کام
کو باہر آتا تو جلدی سے فراغت کر کے پھر گھر مین چلا جاتا مہینے بھر کے بعد
اولشدار کو لکھنئو جانے کی ضرورت ہوئی اپنی ما سے پوچھا کہ کہو اماں ہم اپنے
ساتھ محفوظن کو بھی لیتے جاوین یا نہین اوسکی ما بڑی عقلمند تھی سوچی
کہ اگر مین منع کرون تو یہ ٹالنے کا پھر خیال کیا کہ لیجانے کو کہہ دون تو نادان
لوگ کہین گے کہ ابھی سے بہو کو باہر بھیجدیا آخر کو اوسنے منع کیا لیکن
وہ کئی باتون کا بہانہ کر کے کہنے لگا کہ اسکا لیجانا ضرور ہے وہ چپ ہو رہی پھر
جب اولشدار نے بی بی سے کہا کہ تمہین چلنا ہو گا تب اوسنے رونا پیٹنا
شروع کیا اور کہا کہ میری لاش جاوے تو جاوے مین تو ہرگز باہر نجاؤنگی
اور راسقدر ہٹ کی کہ میان ناچار ہو کر چلا گیا جب لکھنئو پہنچا تو
محفوظن نے اپنی ساس سے کہا کہ تم خط لکھوا کر جاسوس بھیجو کہ وہ جلدی

اگر مجھے لے جاوین ساس اپنے دل مین سمجھی کہ اولشدار کا آنا اب کہان
ہو سکتا ہے بولی کہ دو چار مہینے پیچھے وہ آپ آنے والے ہین تب تم اون کے
ساتھ جانا یہ سنتے ہی محفوظن چلّا اوٹھی کہ بھلا بڑھیا تو چپ رہ
ہم آپ قاصد بھیجین گے ایک دھوبن جو اوسکے پاس بہت آتی جاتی تھی اور
اوسکے موںھ لگی تھی اوس سے کہا کہ تو ابھی جاکر میرے بھائی کیطرف
سے میانجی سے خط لکھوا کر سدھو نائی کے ہاتھ روانہ کر اوس دھوبن
نے ویسا ہی کیا جب سالے کا خط اولشدار نے پڑھا تو اوسمین لکھا
تھا کہ جس روز سے تم یہان سے گئے ہماری بہن بہت تکلیف مین ہے
تمکو جاتے دیری ہوئی کہ تمہاری مانے اوسکو ستانا شروع کیا مناسب
ہے کہ جسطرح ہوسکے خط دیکھتے ہی ایک دن کے واسطے یہان آؤ اور
اپنے گھر کا بندوبست کرکے چلے جاؤ اولشدار تو اپنی بی بی پر جان دیتا
تھا خط دیکھتے ہی تڑپ گیا چھٹی لیکر وہان سے راتون رات گھر داخل
ہوا ماننے خیر و عافیت پوچھی تو جواب دیا کہ تمہاری بدولت اس مصیبت
مین دو منزل دلی کرکے آیا ہون پھر پوچھا کہ محفوظن کہان ہے اتنے مین
ایک نائن دوڑی آئی کہ میان جلد ادھر آؤ بی بی بلاتی ہین وہ اوسی دم
اوٹھکر دوڑا گیا بی بی کو دیکھتے ہی ہنسکر پوچھا کہ کہو جی اچھی طرح
تو ہو وہ ناک سکوڑ کر بولی کہ تمہین کیا پڑی ہے مین اچھی ہون تو کیا اور بُری
اچھی ہون تو کیا تمہاری بلا سے بے مروت آدمی کم ہوتا ہے وہ بولا کہ مین تو
تمہین اپنے ساتھ لیے جاتا تھا لیکن تم آپ سے یہان رہ گئی ہو وہ وہان

کہ تمنے چلتے وقت ٹوک دیا تو اسکو لیجانا نہین کہتے ہین اگر تم دل سے کہتے تو مین ضرور
چلتی وہ بولا خیر اب چلو وہ بولی کہ مین تو چلنے کو طیار ہون لیکن تمہاری ماکو میرا
جانا منظور نہین وہ بولا کہ اوس بڑھیا کو بکنے دو اوسکو کیا اختیار ہی وہ بولی کہ بڑھیا
کو تو اتنا اختیار ہی کہ گھر کی مالک ہی جو چاہتی ہی سو کرتی ہی تمنے تین تھان گلبدن کے جو
بھیجے تھے سو اونھون نے پاجامے تو مجھے بنوا دیے لیکن تینون چھین جو تینون
تھانون مین سے چار چار انگل کی چوڑی کچی تھین اونسے دونون نواسون کے لیے
اونکا کنٹوپ بنوا دیا اور مصری مسلائی کنگھی بستی ڈوری آدھا مجھے دیا اور آدھا آپ رکھ
لیا یہ سنتے ہی اوشدار کو غصہ آیا اور جوتا ہاتھ مین اوٹھا کر ماکے مکان کیطرف
دوڑا تب محفوظن نے اپنے سر کی قسم دلائی اور کہا کہ تم آگے جاؤ تو میرا لہو پیو
بیچاری بڑھیا کو کیا مار ڈالوگے مجھے کیا معلوم کہ تم ایسے جنونی ہو مین نے تو
دنیا کی بات کہی تھی سبھی کوئی اپنی آل اولاد کو چاہتا ہے اونھون نے اپنے نواسے کو
چاہا تو کیا برا کیا پہلے ہمیشہ اوشدار جب گھر آتا تو تنخواہ کے روپے اپنی
ماکو دیتا اور وہ بڑی گرست تھی سب کامون مین موقع سے خرچ کرتی اس دفعہ
دو سو روپے بی بی کو دیے اور کہا کہ جس کام مین چاہو خرچ کرو اور پندرہ
روپے ماکو دیکر کہا کہ اس پرانی دیوار کی مرمت کرانا اور ہمشیرہ کو پانچ روپے
گھی کی بابت دینا اور کہین نیوتے کا کام پڑے تو اسمین سے خرچ کرنا لیکن
خبردار واہی تباہی کامون مین اوڑا مت دینا محفوظن کو جو یہ خبر پونہچی کہ
ماکو بھی پندرہ روپیہ دیے اوسی وقت دو سو روپیونکی تھیلی لاکر اوشدار
کے سامنے جھمر سے پھینک دی اور بولی کہ یہ بھی بڑھیا کے حوالے کرو وہ بولا

خیر تو یہ اتنا کیون خفا ہو وہ بولی کہ تمھین اپنے گھر بار کی کچھ سوچ فکر نہین وہ تمھارے پیچھے تمھارا گھر برباد کرتی ہے پرا کھا ہو گھر مین پکتا ہے تو سب لوگون مین شہرت ہو رہی کہ دلہن کے واسطے پکتا ہے سو مین تو ایک آدھ نوالہ کھاتی ہون باقی بھانجی بھانجہ بھار لگتے ہین وہ بولا کہ بچا بچایا کھا دین تو کیا مضائقہ یہ سنتے ہی اوسکا چہرہ لال ہو گیا اور بولی کہ آج سے مین کبھی پرا کھا کھاؤن تو سور کی بوٹی کھاؤن غرض سات آٹھ روز تک وہ گھر مین رہا لیکن گھر کے جھگڑے بکھیڑے سے اوسے اتنی فرصت نہ ملی کہ باہر آوے بستی کے لوگ اوسکے ملنے کو جو آتے پھر پھر جاتے اور بعضے وقت اوشدار کہتا کہ مین باہر جاتا ہون تو محفوظن اوسکا دامن پکڑ لیتی اور کہتی کہ مین نے تمھین رات کو اچھی طرح نہین دیکھا اسوقت تو مین نجانے دونگی تب وہ جورو کا غلام ہنسکر پھر بیٹھ جاتا اور اپنے دلمین سوچتا کہ محفوظن مجھکو بہت چاہتی ہے آٹھوین دن اوشدار کے پاس سرکاری ہرکارہ آیا کہ جلد تم لکھنؤ کو آؤ جلدی مین اوسنے پھر بھی محفوظن ساتھ نہ جانے دی بعد اوسکے مہینہ بھر بھی نگذرا ہوگا کہ اوشدار کے پاس سالے کی طرف سے خط پر خط آنے لگے کہ جلد گھر کو آؤ اوشدار جوانمرد اور بیجا قدآور اور سب پگری مین بہت مشہور تھا لیکن بی بی کے سامنے ایسا جیسا بلی کے سامنے چوہا اور سبب اسکا یہ کہ اوسکی ظاہری خوبصورتی پہ مرتا تھا اور اوسکی طبیعت کی برائی اور شرارت کی طرف نگاہ نکرتا تھا غرض وہ عقل کا اندھا لکھنؤ چھوڑ کر پھر دوڑا آیا آتے وقت راہ مین سالے کا مکان ملا تو پہلے وہان گیا وہ رو کر کہنے لگی کہ بھیا گھر کی محبت ایسی چھوڑ دی کہ مہینہ

تیسری حکایت

پھر گذر گیا اور تمہارے پاس خط بھیجا تو شاید اب بھی نہ آتے اور کیا تمہین
یہان نوکری نہین ملتی کہ سدا پردیس مین رہتے ہو کیا تمہین کسی کی مَیا نہین
لگتی پھر آنسو پونچھ پانچھ کے کہنے لگی کہ پندرہ روپیے جو تم اپنی ماکو دے گئے تھے
سو دو تین روپے اونھون نے خرچ کیے باقی سب روپیہ اپنے پاس رکھ
چھوڑا ہی لیکن تم اون سے حساب مانگنا تو میرا نام نہ لینا اور بیٹا تم بڑے بھولے
ہو تمہین گھر بار کی خبر نہین کماتے تم ہو اوڑاتے اور لوگ ہین ذرا ہوش پکڑو
اور محفوظن کے واسطے تمہاری ماں نے جب گوٹہ دار اوڑھنی بنائی تو اوسمین
روپہلا پٹھا لگایا ہے سُنہرا نہین لگایا اور اوسکا رنگ بھی بہت دھیما ہے اور
تمہاری چھوٹی بہن تو ہمیشہ یہین رہتی ہی بڑی بہن بھی آئی تھی اب تمہارے
آنے کی خبر سُنتی تو کل جانے والی ہی لیکن تمہارا چھوٹا بھائی بڑا شریر ہی پرسون
اوسنے کبوتر کیطرف ڈھیلا پھینکا تو محفوظن کی آنکھ کے پاس ہو کے نکل گیا
خیر ہوئی کہ آنکھ نہین پھوٹی اور تمہاری ماں نے تمہارے چھوٹے بھائی کرامت علی
کے واسطے ململ کا تھان لیکر چار انگرکھے بنوائے اوسمین سے کپڑا جو بچ رہا تھا
محفوظن کو تین دوپٹے بنوا دیے خدا کرامت علی کا بھلا کرے کہ اوسکی بدولت
محفوظن کو بھی کپڑا میسر ہوا نہین تو کیا ادہی کے واسطے کا ہیکو لیا جاتا اور روز [illegible]
میوے کی آتی ہین سو محفوظن کو چار ڈالیان ملتی ہین اور ایک تمہاری بھانجی
بھانجہ راہ مین چھین کر بانٹ لیتے ہین وہ ڈالی محفوظن تک آنے بھی نہین
پاتی آج مین نے تمہارے بھانجے کو دیکھا کہ راہ مین کھڑا ہوا ایک بڑا سا امرود
کُتر رہا تھا پھر آدھا کھا کر آدھا پھینک دیا یہ سب سنکر [illegible]

اور ایک بات کو یاد رکھا چلتے وقت ساس رونے لگی اور بولی کہ کبھی کبھی
یہاں بھی ذرا صورت دکھا جایا کرو جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اسکو مطلق خبر
نتھی کہ دولتدار آنے والے ہیں اور محفوظن کے سکھانے سے ایک نوکر
نے اوس سے یہ کہدیا تھا کہ دولتدار کے پانوں میں بڑا پھوڑا نکلا ہے
یہ خبر سنکر وہ غمگین اور اداس ایک کونے میں بیٹھی رو رہی تھی کہ اتنے میں وہ
گھر میں آکر داخل ہوا سامنے کے مکان میں اپنی ماں کو نہ دیکھا تو سیدھا محفوظن
کی طرف چلا گیا وہاں پہنچتے ہی خیریت پوچھی تو وہ بولی ہیں تو اچھی طرح
ہوں لیکن اماں بہت رنج میں دوسری منزل پر بیٹھی ہیں دولتدار نے سبب پوچھا
تو اوسنے بیان کیا کہ کل تمہاری چھوٹی بہن سسرال جانے والی ہے اوسیکا
غم ہے غرض محفوظن سے دوچار بات کرکے سیدھا ان کے مکان میں آیا تو
سلام کیا اور نہایت نرمی سے پوچھا کہ بیٹا تمہارا پھوڑا اب کیسا ہے دولتدار
بولا میرے تو کوئی پھوڑا [illegible] نہیں نکلا کیا غضب [illegible] ہوگی جو بیٹی کے جانے
کا تم کو ایسا غم ہے کہ منہ سے کبھی کچھ [illegible] کچھ نہ کچھ [illegible] دست
بکو وہ چپکی ہو رہی لیکن عقلمند تھی بھید کو پا گئی دوسرے روز ماں سے کہنے
لگا کہ میرے پاس جو روپے ہیں اون میں سے سات روپے گھوڑے
کے دانے کے واسطے بھیج دو وہ بولی کہ تمہارے میاں نے [illegible] پانچ
روپے [illegible] والے کو دیے اور تین روپے میں [illegible] نفری مزدور لگا کر
نیچے سے ڈیوڑھی کی دیوار اور اوسکی چھت بنوائی اور ایک روپیہ
کا تیل [illegible] کے مکان میں رکھ دیا ہے کہ وقت پر [illegible]

تین روپئے کا ململ کا تھان لیکر ایک چوتھائی مین کراست علی کے چار انگرکھے بنوائے
باقی مین محمودن کے تین دوپٹے بنے اور یہ سوال اس توشے کی نائن نے محمودن کو
آئینہ دکھلایا اوسکو اونھون نے چار آنے مجھہ سے لیکر دیے اور رنگ کے روز رنگریزن
قصائن سے کہلا بھیجا کہ اولشدار جو لکھنو سے دو روپے کی مصری میرے
واسطے لائے ہین سو رنگ اوسکا ذرا سرخی لیے ہے اچھی نہین ہے تم بازار سے سفید
قند منگوا دو اسلیے آج مین نے اونھین دو روپے کا سفید قند منگوا دیا اب چار
آنے میرے پاس اور باقی ہین وہ بولا خیر چار آنے تم دے دو باقی ہم اپنے پاس
سے دیوینگے لیکن تم بڑی فضول خرچ ہو تمھارے ہاتھ مین روپیہ نہین ٹھہرتا
اولشدار اپنی ما سے باتین کر رہا تھا کہ اتنے مین ایک قصائن کا لڑکا ہاتھ مین بڑا
ساڈلا مصری کا لیے ہوے محمودن کے مکان سے نکل کر باہر جاتا تھا اولشدار
نے پوچھا کہ یہ مصری تونے کہان پائی وہ بولا لکھنو کی مصری بی بی نے مجھے اور
چمن بھیرن کی لڑکی اور کئی آدمیون کو بانٹ دی یہ کہکر وہ تو چلا گیا لیکن
اوس وقت اولشدار کا چھوٹا بھانجا جو اوسکے روبرو کھڑا تھا کہنے لگا کہ
ماموں ہمین بھی تھوڑی مصری دو اونے سنکر کچھہ جواب نہ دیا پھر اپنے
بہنوئی کا نام لیکر کہا کہ اون کے لڑکے سارے بڑے لالچی ہین معلوم ہوتا ہے
کہ اپنی نانی پر پڑے ہین جب اولشدار نے یہ بات کہی اوس سے پہلے اوس کی بیبی
بھائی کے دیکھنے کے شوق سے آکر شرم کے مارے ایک کونے سے اوسکی صورت
جھانکتی اور دیکھہ دیکھہ خوش ہو رہی تھی یہ بات سنکر اوسی کونے مین رونے
لگی بعد اوسکے اولشدار باہر چلا گیا [illegible] جو کچھہ خرچ ملا یا سب

چپکے سے بی بی کے حوالے کیا اور کہا اتا نہ سنتے پاوین محفوظن نے میان [illegible]
کہا کہ ایک روپیہ اور ایک جوڑا بدائی کا اپنی بہن کو دو وہ بولا جیسا مناسب
ہو ویسا کرو میرا دل تو اتا کیطرف سے بالکل کھٹا ہو گیا غرض محفوظن کے
بہت سمجھانے بوجھانے سے اوشدار نے ایک روپیہ اور ایک جوڑا اماکے پاس
بھیجدیا تب محفوظن نے نائن اور دھوبن اور ریتن بھرن وغیرہ سے کہا کہ ہمارے
برابر نیکبخت بہو کسی کے گھر مین نہو گی دیکھو مین ساس نند کو کیسا مانتی ہوں اگر
اونکا زور چلے تو مجھے مرتے وقت بوند بھر پانی بھی ندین نائن وغیرہ سب
کی سب ایک زبان ہوکر بولین کہ بی بی تمہاری نیک بختی مین تو کچھ شبہہ نہین
لیکن تمہاری ساس جیسی بد ہو ویسا اپنے خدا سے پاوے گی بھلا وہ مجبری
نہوتی تو اوشدار کے سامنے ذرہ ذرہ کا ہیکو ہوتی ساری خلقت اونکو تھوڑی
تھوڑی کرتی ہے اور تمام زمانے مین تمہاری تعریف ہے یہ سنکر محفوظن بہت
خوش ہوئی اور اکثر جو کوئی خوشامد سے اوسکی تعریف کرتا یا اوسکی ساس نند
کی غیبت کرتا اوسے اپنا دوست سمجھکے پلاؤ قورمہ وغیرہ ہمیشہ بچا بچا یا سامنے
سے اوٹھا دیا کرتی اور جو کپڑا ذرا سا بھی پھٹ جاتا یا اوسکا رنگ اوتر جاتا
تو اونھین خوشامدیون کے حوالے کرتی غرض تھوڑی دیر کے بعد محفوظن اپنی
نندکو رخصت کرنے لگی تو بولی کہ تمہارے بھائی نے جو جوڑا بھیجا ہے اوسکو پہن
لو کہیں بیچ برادری مین بھائی کا نام روشن ہو تم رکھ چھوڑو گی تو [illegible]
دن کے بعد اوشدار اپنے گھر کو جانے لگی تیاری کی اور محفوظن کو بھی اپنے ساتھ لے چلا چلتے وقت
اپنی ماں سے کہا کہ پانچ روپیہ ماہوار تمہین بھیجا کرینگے اور تم اپنے کھانے اور کپڑے سے

کا گذارہ کر دو اور برادری میں نیوتے کا کام پڑے یا مکان میں کچھ مرمت کی حاجت
ہو تو اسی میں سے خرچ کرنا تمہاری دانائی ہوگی بہت اچھا جب مغلانی لکھنؤ
کو چلی تو راہ میں اکثر پالکی کی درازمین سے باہر جھانکتی اور بہل میں بیٹھتی تو پردہ
کے سوراخ میں سے سڑک باغ تالاب گاؤں بستی جو کچھ راہ میں آتا دیکھتی جاتی
اور دل میں سمجھتی کہ مجھے کوئی دیکھتا نہ ہوگا لیکن راہی مسافر کی عادت ہوتی ہے
کہ ڈولی بہل پالکی پر ضرور نگاہ کرتے ہیں بہتیرے اوسکی آنکھ اور ناک اور بعضے تو
بھی دیکھ لیتے اور اوسکے ہمراہی سپاہیوں میں تو کوئی ایسا تھا جسنے آدھا
تہائی اوسکا چہرہ نہ دیکھا ہو اور دوپٹہ اور تنبان پائجامہ کی مہری لٹکتی ہوئی
تو اون لوگون نے اکثر بہل کے باہر سے دیکھا اور کبھی کبھی اوسکے پاؤن
ہاتھ کی اونگلیاں دن کو سوتے وقت [illegible] مہندی لگی
اور پھولوں کی بناوٹ چھپیاں نہ سکے آپ ہی باہر نکلتے شام کے وقت سرای
میں اوترتے ہوئے اوسکا [illegible] اپنی چوڑی جا زم سے اوسکا پردہ کرتا تو
سپاہی لوگ اپنے دل میں ہنستے اور آپس میں کہتے کہ میان کی تو یہ شیخی اور
بی بی کا یہ حال پھر جب مغلانی سرای کی کوٹھری میں چلی جاتی تو اوسکے
دروازے پر قنات کھڑی کیجاتی لیکن [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] جب وہ [illegible]
اوسکی خدمت اور سنگار کرنے کو [illegible]
[illegible]

ہزار روپیہ کا گہنا جو اوس نے [illegible] کہ سو روپیہ اور سپاہیوں کی تنخواہ میں
سے آٹھ آنے آٹھ آنے جمع کر کے بنوا دیا تھا پہنے ہوئے بیٹھی رہتی [illegible]
[illegible] نوکر تھی وہ لکھنؤ کی مغلانی تھی [illegible] کے پیچھے محفوظن کے رنگ
روپ کی تعریف کرتی تو وہ خوشی کے مارے پھول جاتی اور کبھی پانچ روپیہ بازار
وغیرہ اوسے انعام میں دیتی اور اکثر وہ مغلانی واہی تباہی قصہ کہانی اور
بعضی بیگموں کی شان و شوکت کا حال اوسے سنایا کرتی اس سبب سے
اوسکی طبیعت اور بگڑ گئی اور محفوظن اگرچہ شہر میں تھی لیکن پھر بھی گانوں
کی رہنے والی بیوقوف تھی اوس مغلانی کی دم بازی میں ایسی آگئی کہ وہ جب
تک بیٹھی اوسے اوٹھاتی بٹھاتی اوسی کی بیٹھی تھی کئی بار اوسکے کہنے سے کبھی
[illegible] کبھی سانپ اور کبھی بازیگر کا تماشا کروایا اور آپ پردے کی آڑ میں
بیٹھی لیکن لکھنؤ کے لچے شہدے سانپ کا تماشا چھوڑ کر اوس پردے کی طرف
نگاہ کرتے اور تھوڑے بہت اوسکی چوڑیوں کی آواز سنتی اور پردہ [illegible]
اوس رخ پر ہوتی تو اوسکی صورت کی جھلک بھی دیکھ لیتے جب محفوظن نے
دو مہینے خوب کھایا پیا تو اور زیادہ بدمزاج ہوگئی اور اکثر کھانے پینے کی
برائی کرتی کبھی کہتی کہ نمک پھیکا ہے کبھی کہتی کہ مصالح کم ہے کبھی [illegible]
[illegible] ہونک دیتی کہ چور چور ہو جاتا ایک روز [illegible]
[illegible] ایک ایسی مٹھائی لایا کہ اوس [illegible]
[illegible] چکھ کر کہا کہ اس میں سڑی بدبو آتی ہے [illegible]
[illegible] اور شمار ہنس کر چکھا [illegible] رہا بہت [illegible]

تک یہی تھکا فضیحتی ہی کہ تیسرے چوتھے دن ایک ماما کھانا پکانے والی بدلی جاتی
جب اولشدار کو لکھنو آئے ہوئے چھ مہینے گذر گئے تو گھر مین ماکو خرچ کے واسطے
حیرانی ہونے لگی اور کرامت علی اوسکا چھوٹا لڑکا اکثر چیزین کھانے پینے کی مانگا
کرتا اولشدار کے بھروسے پر پہلے اوسنے قرض دام سے کام چلایا آخر کو انکو
خط بھیجا اوسنے محفوظن سے کہا کہ اماں نے خرچ مانگا ہی اور کچھ قرضدار بھی ہوگئین
ہین وہ بولی یہ سب جھوٹ لکھا ہی اونکو خرچ کی کیا حاجت میرے سامنے دیڑھ من
ماش اور پانچ من گیہون اور دس سیر گڑ گھر مین دھرا تھا وہ کتنا کہ باقی ہین
کہ سب اوٹھ گیا لیکن اصل مطلب تو یہ ہی کہ کسی بہانے سے منگا کر اپنے نواسہ
نواسی کو کھلا دین پلا دین اس عرصے مین اولشدار کو نوکری مین بہت کام پڑنے
لگا صبحکو گھر سے نکلتا تو دوپہر کو آتا پھر کھانا کھا کر جاتا تو چار گھڑی رات گذرے
آتا اس سبب سے محفوظن گالیان دیا کرتی کہ خدا اوس نگوڑے باؤلے کا
منہ کالا کرے جسنے ہمین یہان لا کر اکیلا چھوڑ دیا وہ ہرچند سمجھاتا کہ مجھے چھٹی
نہین ملتی مگر وہ کاہیکو سنتی اسی عرصے مین ایک بات اور یہ ہوئی کہ ہر طرح کے
کھانے سے وہ بیمار پڑگئی اولشدار نے بہتیرے حکیمون کا علاج کرایا لیکن بدپرہیزی
سے کچھ فائدہ نہوتا دوا پینے کے وقت بھی بہت نازنخرہ کرتی کسی دوا کو کڑوی
بتاتی کسی کو کہتی زہر ہی کبھی کہتی کہ یہ بہت گرم ہی بدن پھونک دے گی اور
کسی دوا کو سرد بتاتی کہ مجھے موافقت نکرے گی کبھی کبھی اولشدار نہایت
محبت سے اپنے ہاتھ سے دوا پلاتا تو پھینک کے وہ بغلانی سے کہتی کہ تم بھی
احمق ہو ناحق محنت کرتے ہو میری تو [illegible]

دو مہینے اور بھی گذر گئے بعد اوسکے محفوظن نے یہ وتیرہ اختیار کیا کہ جب
میاں گھر میں ہوتا تو مونہہ پھلائے بیٹھی رہتی اور کبھی سیدھی بات نکرتی
اگر وہ کچھ کہتا تو بولتی کہ میں اپنی جان سے مرتی ہوں تمہیں اپنی پڑی ہے لیکن جب
وہ باہر جاتا تو یہ پلنگ پر سے اوٹھ بیٹھتی اور ماما سے یا مغلانی سے ہنسی
خوشی کی باتیں کیا کرتی اور اکثر باتوں میں ایسا زور سے ٹھٹھا مار کے
ہنستی کہ ڈیوڑھی کے سپاہی بخوبی آواز سنتے لیکن کسکا مقدور تھا کہ اوشدار
سے کچھ کہتا لیکن جب وہ آنگن میں چلتی تو گھونگرو یا چھڑے یا پازیب
کی چھم چھم آہٹ سنکر بعضے شبہہ کرتے تھے کہ شاید اوشدار ذات کے بھلے آدمی
نہیں ہیں شاید اپنے دیس میں کسی طوائف سے نکاح پڑھا لیا ہے
ایک مہینے کے پیچھے اوشدار نے رفتہ رفتہ معلوم کیا کہ یہ میرے سامنے
مکاری سے بیمار بنتی ہے تب تو اوس او جد سپاہی کو بڑا غصہ آیا لاٹھی لیکر
مارنے کو دوڑا محفوظن بولی سنو اوشدار مجھے اور کوئی نہ سمجھنا بہت
ستاؤگے تو زہر کھا لونگی پھر ابھی مشکیں بندھے ہوئے بندی خانے
کو جاؤگے تمہاری ساری شیخی دم بھر میں نکل جاوے گی اگرچہ بونٹہ پر
اوشدار نے اوسکو اوس وقت بہت برا بھلا کہا لیکن دل میں حرمت
کے خوف سے ڈر گیا ایک مہینہ اور بھی اسی مصیبت سے کٹا اوسکے بعد
محفوظن نے ہر روز کہنا شروع کیا کہ مجھے گھر بھیجدو اور کئی خط چپکے چپکے
اپنے باپ اور بھائی کے نام مغلانی کی معرفت لکھوا کر اس مضمون
کے بھیجے کہ اوشدار نے یہاں لاکر مجھے بہت دق کیا اور ایسی مصیبت

میں ہوں گذارا اور دو ایک مہینے گذر گئے تو تم میری جان سے صبر کرنا
اوسکا باپ اگرچہ پڑھا لکھا اور جہاندیدہ تھا لیکن نہایت بیوقوف اور بڑا
احمق محفوظن کی ماں کے کہنے سے ایک بہت بڑا خط شکوہ شکایت کا [illegible]
کو لکھا کہ ہمنے جیسا تمسے ناتا کیا ویسی سزا پائی یہاں روز [illegible] میں تمہاری
ماں کی نالائقی سے لڑکی کا گذارہ نہیں اور رکھو میں تم ستاتے ہو خیر اوسکی
قسمت میں جو لکھا تھا سو ہوا اب جسطرح بنے [illegible] اوسے جلد [illegible]
اور [illegible] اوس سے بہت دق تھا تب بھی اوسکی جدائی منظور نہ تھی لیکن
ناچاری سے رخصت کیا روانگی سے ایک دن پہلے مغلانی جو اوسکی خدمت
کرتی تھی زار زار رونے لگی کہ مجھے تمہاری جدائی کا بڑا رنج ہے کچھ اپنی نشانی ایسی
دی جاؤ جسکو دیکھا کروں اوسنے اچھے اچھے دو تین جوڑے کپڑے اور [illegible]
کا ایک بانڑ و بندا اور کئی من عمدہ چاول اور شکر اور گھی اور مصالح وغیرہ
کھانے پینے کی چیزیں اوسکے حوالے کیں اوسنے دعا دیکر سب لے لیا اور
اپنے گھر بھجوا دیا پھر دوسرے وقت موقع پاکر سو روپے کی سونے کی
چنپا کلی اور دو سو روپے نقد اور پانچ اشرفیاں جو محفوظن نے مغلانی
کی صلاح سے میاں سے چھپا کر جمع کیا تھا اوسکے صندوق میں سے نکال لیا
اور [illegible] چھپا کر [illegible] مغلانی اپنے گھر کو جانے
لگی تو محفوظن اوسکی جدائی میں روتی ہوئی پالکی پر سوار ہوکر گھر کو چلی جب
وطن میں پہونچی روپیا اور اشرفی صندوق میں نہ پایا پہلے تو مغلانی پر شبہ
گیا پھر یہ خیال کیا کہ وہ تو بڑی [illegible]

تھی ایسا نکرے گی شاید اوسکو کوئی سمجھ گیا یا اوسمین جب روز صندوق کھولا
تھا شاید سرای مین تھیلی چھوٹ گئی وطن مین پہنچکر بار بار محمودہ مین ساس کو برا
گالیان دیا کرتی اور ہر روز او شہر دار کیطرف گوسا کرتی اور اوسکو کبھی کبھی بخیرا
کہتی کبھی قصائی بتاتی آ۔ اپنا بیٹا شہر دار کی ماکو بتراحال آتا یہان تک کہ کبھی
کبھی اوس سے لڑنے لگتی او شہر دار کی چھوٹی بہن رو دو دوسے دش کوس
باہر ایک گاؤن مین بیاہی تھی بھاوج کے آنے کی خبر سنکر پھر جانے
کا ارادہ کیا لیکن میان بھتیجے پر راضی نہوا پھر بھی اوسنے سطرح
میانکو ناراض کرکے جانے کے واسطے بہتیرے بہانے کیے اور جسطرح
بن پڑا اوس سے رخصت ہوکر شہر کو آئی اور بھابھی کو دیکھ کر بہت
خوش ہوئی لیکن محمودہ نے کئی باتین ایسی کین کہ وہ اپنے آنے سے
پچھتائی دس دن رہکر جب پھر وہ اپنی سسرال کو گئی تو محمودہ نے
لوگون سے کہنا شروع کیا کہ میری نند ایک بازوبند آٹھ روپے کا اور
ایک سونے کی چنپاکلی چرا لے گئی نند اوسکو ہتیار روزی نکرے اور یہ وہی چنپا
کلی تھی جو مغلانی نے تکئے مین چرالی تھی سو محمودہ نے اپنے عیب چھپانے کو
واسطے نند کو الزام لگایا اتفاقاً نند اپنی سسرال مین جاکر کسی بیماری سے
مر گئی تو محمودہ نے محلے کی عورتون سے کہنا شروع کیا کہ جو کوئی میرا مال
چرا وےگا اوسکا یہی حال ہوگا یہان محمودہ کا تو یہ حال ہوا اب شہر دار
کا حال سنو کہ وہ بیچارہ سیدھا سادھا آدمی تھا اور شرع کی باتون پر بہت کم
چلتا اکیلے پردیس مین رہنے سے وہ کچھ ہو گیا اور ایک طوائف کے گھر

مین ڈالی تھی اوسنے دلشاد کو اتنا اپنے بس مین کرلیا کہ محفوظن کو بھول گیا برس دن کے بعد جب وہ اپنے گھر آیا طوائف کو بھی ساتھ لایا طوائف کے آتے ہی محفوظن سنے تھے اوتار ڈالی چھاتی کوٹی سو منھ پیٹا سر کے بال کھسوٹے میلا کچیلا گزی کا کرتہ کالی ہو سیکی ازار پہن کر بیٹھی جو کوئی دلشاد کے آنے کی اوسکو مبارکبادی دیتا تو کہتی مین رانڈ بیوہ ہوگئی تم اوس طوائف کو مبارکی دو باوجود ان سب باتون کے دلشاد نے اوسکی طرف کبھی دھیان نہ کیا اور نہ اوسکی خیر و عافیت پوچھی بلکہ بولا کہ لکھنو مین تم نے زہر کھانے پر مجھے دھمکایا تھا سو اب جب تمہارا دل چاہے کھا لو اور طرح طرح کی مٹھائی جو لکھنو سے لایا تھا تمام گھر کو بانٹی لیکن محفوظن کو کچھہ نہ دیا یہ دیکھکر دلشاد کی ماکو افسوس آیا اور ایک طباق اپنے حصے مین سے چھپا کر محفوظن کو دیا اور اوسکی بہت تسلی اور دلاسا کیا دوسرے روز محفوظن وہ مٹھائی نکال کر کھا رہی تھی کہ اتنے مین دلشاد آگیا دیکھتے ہی جھٹ طباق اوسکے سامنے سے اوٹھا لیا اور بولا کہ یہ مٹھائی سڑی ہوئی ہے اسمین بدبو آتی ہے تمہارے کھانے کے لائق نہین تم مت کھاؤ اب محفوظن پر مصیبت کے دن آئے لیکن جو پیدائشی شریر ہوتا ہے وہ دغابازی سے نہین چوکتا وہ اپنی ساس کو ہمیشہ گالیان دیکر کہتی کہ یہ بڑھیا کے سکھانے پڑھانے سے گھر مین آئی ہے اسی طرح چار برس گذر گئے طوائف کے دو لڑکیان پیدا ہوئین اور محفوظن کے ایک لڑکی اور ایک لڑکا بیٹے کا نام شیر علی رکھا گیا اور بیٹی کا نام عمدہ رکھا کبھی کبھی شیر علی اپنی دادی

کے ہان کچھ لیجا لیتا تو محفوظن کبھی نہ لیتی کہیں زبردستی دیتے اِس سبب
سے وہ آدمی اوسکے نوکرونکو بھی اپنے ساتھ کچھ نہ کھلاتی اور نہ بلا کر اپنے پاس
بٹھلاتی اس ڈر سے کہ خدا نخواستہ کچھ نیکی بدی ہو تو مجھپر ناحق الزام
آوے اس سبب سے محفوظن اور اولشدار دونو یہ سمجھتے کہ ہمارے گھر
مین فراغت ہمکو ہے برابر کہاں ہوتی کسی کی قدر نہین ہے جب عمدہ نو برس کی ہوئی
تو بہ بدی اوسکے سمجھیے احمق ہے اولشدار اپنے گھر کی خرابیون کیطرف نگاہ نکرتے
بلکہ صرف اوسکے ہاتھی گھوڑے کپڑے زیور کو دیکھکر بڑا امیر اور خوش و خرم
سمجھتے تھے اونھون نے محفوظن کے بھائی کی معرفت اپنے بیٹے کی شادیکا
پیغام بھیجا تو محفوظن نے کئی حقے اور سرپوش اور عطردان اور گلاس
اور تھالی وغیرہ چاندی سونے کے برتن بھائی کے سامنے لا کر کہا کہ جسکے
یہان ایسا سامان ہو وہ ہمارے گھر بیاہنے کے لائق ہے اور جنکے گھر چار بیگہ
کی کھیتی اور ہزار پانسو من غلے کے سوا اور کچھ نہین ہے میری بیٹی اون گنوارون
کے یہان نہین جاسکتی اور جنکی تم اتنی تعریف کرتے ہو ویسے زمیندار تو لکھنؤ
مین اولشدار کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہین جب شیر علی پندرہ برس
کا ہوا تو اوسکی شادی بڑی دھوم دھام ناچ رنگ کے ساتھ ایک تحصیلدار
کے یہان ہوگئی اوسکے کچھ دن پیچھے اولشدار کی ماں نے انتقال کیا بعد اوسکے بادشاہ
کی خفگی سے اولشدار کی نوکری جاتی رہی گھر کا سارا مال اسباب ہاتھی گھوڑا
وغیرہ ضبط ہوگیا سپاہیون نے محفوظن کا زیور لوٹ لیا اوس جلدی کا
کی نوچ کھسوٹ مین کسی سپاہی نے زور سے محفوظن کی نتھ کھینچی تو ناک پھٹ گئی

اور نہ سیدھی باہر نکلی آئی اب ایک ایک پیسے کی گھر میں محتاجی آئی [illegible]
[illegible] دونوں لڑکیوں کو لیکر رات کو کہیں نکل گئی ہرچند ڈھونڈھا نہ پایا [illegible]
محنت اور بہت روپیوں سے ملیا ہوا تھا اور تین چار مالی اوسکی دوستی [illegible]
لگے رہتے تھے اب اجڑ گیا اور جابجا سے مکان کی دیواریں بے مرمتی کے
سبب تر گر پڑین خوشامدی عورتیں جو محفوظن کے پاس آتی جاتی تھیں سبھوں
نے آنا چھوڑ دیا اب گھر میں پانچ آدمی رہگئے اوشدار اور محفوظن اور عمدہ داماد
شیر علی اور اوسکی بی بی جسکا نام فضیلت تھا لیکن اوقات بہت تنگی ترشی
سے گذرتی اور جو کی روٹی بہت بڑی نعمت سمجھکر کھاتے ان دنوں میں محفوظن
نے اپنے دیور کرامت علی سے ایسی ایسی بدسلوکی کی کہ ناچار ہو کر وہ گھر سے
نکل گیا جاتے جاتے لاہور میں اپنے ماموں کے پاس پہونچا وہ وہاں بڑا سوداگر
تھا اور سوا ایک بیٹی کے اور کوئی آل اولاد نہ رکھتا تھا عمدہ کرامت علی سے بیاہ
دی اور ساری جمع پونجی داماد کے نام لکھکر آپ انتقال کر گیا اب عمدہ کی عمر
زیادہ ہوگئی ناچاری سے ایک مفلس آدمی کے ساتھ برادری میں شادی کر دی
رخصت کے وقت محفوظن نے عمدہ سے کہا کہ خبردار ساس نند اور میاں سے کبھی
دب کر نہ رہنا اگر کوئی تجھے ایک بات کہے تو اوسکے بدلے چار سے کم نہ کہنا شیر علی
پڑھا ہوا تھا ایک کچہری میں ستو روپے مہینے کا منشی ہو گیا لیکن کاتبون کیطرح
نوکری کے واسطے اردو فارسی پڑھ لی تھی دین کا علم قرآن و حدیث جس سے آدمی نیک
صفات اور اچھے چال چلن کا ہوتا ہے کچھ نہیں پڑھا تھا اب وہ وقت آیا کہ محفوظن
نے جیسے اپنی ساس کو ستایا تھا اور اوشدار نے اپنی ماں کی بیقدری کی تھی اوسکی سزا

یاد ہین شبیر علی منشی ہوتے ہی بی بی کے واسطے گہنے گڑھانے لگا اور ہر کام مین پہلے
فضیلت سے صلاح لیتا پیچھے کام کرتا فضیلت نے ساس کو ایسا ستانا شروع
کیا جسکی حد نہین ادہی سے گہر کا سارا کاروبار کراتی کام کرتے کرتے کتنا ہی تہک
جاتی تب بہی وہ رحم نکرتی آٹا موٹا پیستا یا روٹی مین سینکتے وقت کہین چہپی لگ جاتی
تو ساس کی کمبختی آتی اس مصیبت مین اوسپر دو برس گذر گئے ایک دن مامون
دو روٹیان بہوک کے مارے چرا کر کہا گئی اسپر فضیلت نے اتنی جوتیان اوسکے
سر پر لگائین کہ بدحواس ہوگئی ہرچند اوسنے بہو کے سامنے ہاتھہ جوڑے اور کہا
تم یہ سمجہو کہ دو روٹیان کسی فقیرنی کو خیرات مین دین لیکن اوسنے کچھ نہ سُنا اور
خوب پیٹا اولشدار نے جب یہ خبر سُنی تو فضیلت سے لڑکر کہنے لگا کہ شبیر علی
لکہنؤ سے آوے تو دیکہنا اگر تجہے طلاق نہ دلواؤن تو اپنی داڑہی منڈوا ڈالون
وہ بولی بہت اچہا جو تم سے ہوسکے سب کچھ کرنا جب منشی لکہنؤ سے آیا تو بی بی نے
ماباپ کیطرف سے اوسے ایسا بد کر دیا کہ وہ اونکو دشمن سمجہنے لگا مخفوظن ہرچند
اوسکے روبرو روئی پیٹی اپنا حال بیان کیا اور کہا کہ بیٹا بڑہاپے کے وقت میری
مٹی خراب نکرو اوسنے جواب دیا کہ فضیلت نے تمہین جوتیان ماریں تو تم اسی
لائق ہو مین ہوتا تو اور بہی مارتا فضیلت نے اپنے سسر کو کہلا بہیجا کہ دیکہو منشی
نے ہمین تو نچہوڑا بلکہ ہمارے واسطے تمہین کو چہوڑ دیا اب تم نے جیسا قول کیا
تہا داڑہی منڈوا ڈالو وہ تو مزا او مد سپاہی تہا اوسی وقت نائی سے منڈوانے
لگا لیکن لوگون نے اوسے روکا اور سمجہایا کہ نالائق عورت کے کہنے پر نجاؤ اور
بہلا یہ تو کہو کہ تم نے اپنی ماسے کیا سلوک کیا تہا جو آج اپنی اولاد سے امید

پہنتے ہو کئی دن کے پیچھے منشی دو تین خدمتگار ساتھ لیے ہوے کسی باغ کی طرف
سیر کرنے کو چلا جاتا تھا راہ میں اپنے باپ کو دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں مزدوری
میں کام کر رہا ہے دیکھتے ہی بولا کہ ہمارے گھر میں کھانے پینے کی کیا کمی ہے کہ تم مزدوری
کرکے ہمکو بدنام کرتے ہو سنتے ہی باپ کو بڑا غصہ آیا اور ہزاروں گالیاں اوسکو
اور اوسکی بی بی فضیلت کو دینے لگا منشی کے ہاتھ میں ایک بڑا مضبوط بید
کا چابک تھا باپ کو بے تحاشا مارنے لگا اور بیٹے لپک کر منشی کا گلا پکڑا لیکن بیٹا
نہایت ہٹا کٹا جوان تھا اور باپ بوڑھا باپ کی داڑھی زور سے پکڑ کے کھینچی تو
ساری اوکھڑ آئی پھر دو سے مارا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور کہا کہ مار ڈالوں گا
آج تجھے جیتا نہ چھوڑوں گا اور موںھ میں تھوک بھی دیا آخر لوگوں نے اگر چھڑا دیا
اور دونوں کو الگ کر دیا پھر منشی غصے میں بھرا ہوا اپنے گھر آیا اور ماں سے کہا کہ
نکل کتیا ہمارے گھر سے باہر جا جیسے تیرا میاں نالائق ہے ویسے ہی تو بھی ہے یہ
کہکر اوسکے جھونٹے پکڑ کے باہر گھسیٹ لایا اور دروازے کے باہر کر کے کیواڑ
بند کر لیا اور فضیلت سے کہا کہ خبردار یہ ڈائن کبھی ہمارے گھر میں گھسنے
نپاوے اتفاقاً اوسکا باپ اوسی دن سے بیمار پڑا اور مر گیا اور تھوڑے دن اپنے بھائی
کے گھر چلی گئی لیکن بھابھی سے موافقت نہوئی تو اپنی بیٹی کے گھر چلی گئی جسکا
نام عمدہ تھا آٹھ دن پیچھے بیٹی میں ایسی لڑائی ہوئی کہ وہاں سے بھی نکلنا پڑا آخر
نکلی گلی بھیک مانگنے لگی اگر کبھی تمیز علی کے محلے میں آتی تو وہ دیکھکر لوگوں سے کہتا
کہ یہ میری اپنی نالائقی سے خراب ہوئی اسکی اچھی چال ہوتی تو گھر میں کیا کمی ہے
ہمارے یہاں تو دس پانچ بعضی ہر روز باسی بچی ہوئی بھکشوں کو دے دیتے

رہین وال سرجاتی ہی تو گھٹنے کے سامنے ڈال دیتے ہین جس زمانے مین محفوظن کی
یہ حالت تھی اونھین دنون اولشدار کا چھوٹا بھائی کرامت علی اپنی بی بی لیکر
بیش چھکڑے مال اسباب سمیت بڑی دھوم دھام سے رودولی مین
داخل ہوا محفوظن کی یہ حالت دیکھکر بہت رویا اوسکی تسلی اور تسکین کرکے
اپنے گھر لے گیا اور اوسکا پھٹا پرانا چیتھڑا اوتار کر اچھا نیا کپڑا پہنایا اور اپنی بی بی
سے کہا کہ ان کو تم ہماری ما کی جگہہ پر سمجھو لیکن محفوظن کی زندگی پوری ہوچکی تھی
ایسی بیمار ہوئی کہ کسیکو جینے کا بھروسا نہ رہا تب شیر علی نے فضیلت کے سکھانے سے
ما کے سامنے اکر ہاتھ جوڑے کہ ہمارا سارا قصور معاف کرو ہمارے گھر چلو نہین تو
لوگ ہمارے موتھہ مین کالکہہ لگاوینگے ماکو اپنی آل اور اولاد سے بڑی محبت ہوتی
ہے محفوظن اوسکی عاجزی اور منت سماجت دیکھکر اوس وقت سارا قصور
بھول گئی رونے لگی اور شیر علی کو گلے سے لگایا لیکن کہا کہ فضیلت کے ساتھہ میرا
گذارہ مشکل ہی آخر بہت سمجھانے بجھانے کے بعد اوسکے دم مین آگئی اور ڈولی
پر سوار کراکے وہ اپنے گھر لیگیا دوسرے دن مغرب کے وقت بیماری کی حالت مین
محفوظن کو بیہوشی ہوئی اور آدھی رات کو دم نکل گیا فضیلت نے اپنے دل مین
کہا کہ ابھی سے لوگون کو خبر کرونگی تو مجھے ساری رات جاگنا پڑیگا یہ بات سوچ
کر اپنے بچھونے پر جاکر چپکی سو رہی صبح تڑکے اوٹھکر اوسکی چارپائی کے پاس
کھڑی ہوکر پکارا کہ اماں اماں جاگو جاگو تو اب تمہاری طبیعت کیسی ہے بس اتنا کہکر پھر
چلاکر رونے لگی محلے والیان آواز سنکر دوڑی آئین تو اونکے روبرو جھوٹھ
ناک سے نتھ اوتار کر دور پھینک دی چوڑیان ہاتھ کی پتھر سے توڑین اور ہاے

اور پانی زور زور سے برسنے لگا اور ... پہلا نشیب ما ... اور ... اپنا زمین پر دے

دے مارنے لگی بعد ... نیچے بیٹھنے ... کرتین بہنا کہ اونشدار کی قیمت کے

باسمہ فحن ندلو یا شو

حاصل حکایت سوم

اجو عورت اپنے شوہر کو ناراض رکھتی ہی اور اوسکو اپنا البوخیجاتی ہی آخر کو ذلیل ہوتی ہی اور سب لوگ اوسکو لعنت ملامت کرتے ہیں اور قصبہ والے نزدیک اوسکی عزت اور توقیر نہین رہتی اپنے بیگانے سب اوس سے بیزار ہوتے ہین اور اللہ کے غضب مین بھی گرفتار ہوتی ہی اسواسطے کہ عورت پر تابعداری اور اطاعت شوہر کی واجب ہی پس ہر عورت کو مناسب ہی کہ اپنے شوہر کو ہر طرح سے راضی اور خوشنود رکھے کہ دین اور دنیا دونونکی بھلائی حاصل ہو —

حکایت سنئے ایک شہر مین دو سگے بھائی تھے بڑے کا نام احمد اور چھوٹے کا نام محمود لڑکپن مین یہ دونون کبھی نہ کھیلتے اور علم کا اتنا شوق کہ گھر مین تیل نہوتا تو کسی مسجد مین چراغ کے سہارے آدھی رات تک بیٹھکر پڑھا کرتے جب ایک بیس برس اور دوسرا سترہ برس کا ہوا تو آپس مین صلاح کرنے لگے کہ شادی کرنا خدا کا حکم ہو اسکی بھی تلاش چاہیے محمود بولا میرے نزدیک عبادت بہتر ہی عورتون کے پھندے مین پڑنا خوب نہین احمد نے کہا نیت اچھی ہو تو نکاح بھی عبادت ہو اور بے بیاہے کا دل جوانی مین ٹھکانے نہین رہتا آدمی اکثر گناہ مین پھنس جاتا ہی محمود بولا آپ نے سچ فرمایا لیکن بری عورت سے سابقہ پڑے تو ساری عمر کی مصیبت ہے

اور نیک عورت کا ملنا بہت مشکل احمد نے کہا کہ عورت کی برائی بھی تین طرح کی ہے
ایک وہ جو پیدائشی شریر ہو اوسکا علاج کچھ نہین خدا اوس سے بچاوے اگر اتفاقاً
ایسی عورت سے کام پڑے تو سوای طلاق کے اور کوئی صورت بچاؤ کی
نہین دوسری وہ عورت جسکے ماں باپ جاہل ہین اور میان بھی جاہل وہ کبھی
درست نہین ہوسکتی تیسری وہ عورت جو ماں باپ کی جہالت سے بے تعلیم اور
تربیت رہی ہو پھر اگر کسی پڑھے لکھے دیندار سے اوسکی شادی ہوئی تو وہ
اوسکی تعلیم اور تربیت کرتا ہے اور اپنے مزاج کو اوسکے سامنے ایسا رکھتا ہے
کہ نہ بہت عورت کا پیار پا جاوے اور نہ بہت بے پروائی ظاہر ہو ہمیشہ
بھلے برے کام اوسکو بتلاتا رہتا ہے اگر کچھ قصور کرے تو لوگون سے چھپا کر اوسکی
سزا کرے جسمین وہ ڈرے اور لوگون کے سامنے بے عزتی بھی نہو خصوصاً پانچ
باتین بہت اچھی طرح سمجھا وے **پہلی بات** ہمیشہ نماز روزے پر مستعد رہے
اور سارا کام چھوڑ کر اول وقت نماز پڑھ لیا کرے **دوسری بات** میان
کی تابعداری کرے اور ساس سسر کا بخوبی ادب رکھے اور کبھی کسی بات مین
انکا مقابلہ نکرے ہان اگر خلاف شرع یہ لوگ کچھ کہین تو البتہ کہا نمانے **تیسری
بات** اپنی ساس اور سسر اور نند اور دیور اور جیٹھ اور اون کے لڑکون
کی میان سے چغلی نکہا وے غیبت نکرے بلکہ ہمیشہ اپنے میان سے اونکا عیب
چھپایا کرے **چوتھی بات** کبھی کسیکو کسی طرح پر گالی نہ دے اور نہ کوسے طعنہ
تشنیع کی بات مونھ سے نہ نکالے بلکہ سب سے نرم بات کرے گھر مین آنے
جانیوالی عورتون کی خاطرداری کرے **پانچوین بات** ہندوستان

مین جو رسم ہی کہ عورتین دیور سے اور ماموں خالہ چچا پھپھی کے بیٹون سے پردہ
نہین کرتین سو ان سبھون سے بلکہ سارے نامحرمون سے ہمیشہ پردہ کیے اور
میان کو چاہیے کہ عورت کی ظاہری خوبصورتی پر عاشق نہو بلکہ اوسکی اچھی
خصلتون کی تعریف اور بری عادتون کی مذمت کرے سنوار سنگار کے
وقت وہ بھلی لگے تو اوسکے سامنے ہنس نہ پڑے بلکہ اپنے تئین ایسا رکھے
کہ جسمین عورت یہ سمجھے کہ انکے نزدیک گہنا اور بے گہنا برابر ہی اور اوسکے اُجلے اور
میلے کپڑے یکسان ہین جب کبھی اوسکو اچھا کام کرتے دیکھے یا اوسکے اچھے
کام کی خبر پاوے تو تھوڑی سے تعریف کر دے جسمین اوسکا دل بڑہے لیکن
بہت تعریف بھی نکرے کہ مغرور ہو جاوے جو میان اپنی عورت کو برس
دو برس اسی طرح تعلیم کرتا رہیگا امید ہی کہ عورت نیک بخت ہو جاوے پھر
میان کی ساری عمر آرام سے کٹنے لگی محمود بولا کہ پھوپھی آپ نے فرمایا ساری برادری
مین یہی تماشا دیکھتا ہوں کہ اکثر عورتین اپنی نادانی اور ماباپ کی مدارات اور
میان کے بے تعلم ہونے سے خراب ہوتی ہین جاہل مرد کا یہ قاعدہ ہی کہ عورت
کا پیار اور اوسکا اختیار شروع مین بہت بڑھا دیا تو جو کچھ بی بی نے کان
مین چپکے سے کہہ دیا سب سچ جانتا ہی پھر جب بی بی نے اوس گنوار میان کو
اپنے بس مین کر لیا تو چاہتی ہی کہ اب مین گھر کی مالک بنون جسقدر میان کماوے
بلا زمین یا معافی ہو سب میرے قبضے مین آجاوے اگر مین ساس کو کچھ ہاتھ اوٹھا
کے دون تو احسان مند ہو کے لے لیوے اور میری تابعداری کرے گھر مین
میری حکومت جمے پھر اگر کبھی میان اپنی سسرال گیا تو ساس بھی اوسکی

بھکاتی ہی ایسی حالت مین دو تین گھرون کا یہ انجام دیکھا کہ دن رات لڑائی
رہتی ہی ایسے گھر مین ساس بہو کو مین نے کبھی آرام سے نہین دیکھا باوجودیکہ
اوس گھر مین کھانے کپڑے کی کچھ کمی نہین لیکن اوس گھر کی ساری نعمتین
مٹی ہین پھر لڑائی جھگڑے مین کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ساس یا بہو ڈوب
مرے اور جو لوگ نرے گنوار اور محض احمق ہین باوجودیکہ ساری عمر مصیبت
مین رہتے ہین لیکن نہین سمجھتے کہ اس مصیبت کا سبب کیا ہی اور اگر کوئی حال
پوچھے تو یہی جواب دیتے ہین کہ ہمارے باپ بڑے غصہ ور ہین یا ہماری ماں ناحق
لڑاکی ہی یا ہمارا بھائی دشمن ہی یا عورت ہماری کہنے مین نہین ہی غرض ہر شخص
ایک نہ ایک بات کہہ دیتا ہی دوسرونکو الزام لگاتا ہی اور یہ کوئی نہین کہتا کہ
ہمکو بی بی کے رکھنے کا قاعدہ نہین آتا اس سبب سے گھر کی تباہی ہو رہی
ہی ایسے مردونکو بیل بلکہ بیل سے بھی بدتر کہنا چاہیے پھر چاہین وہ مفتی یا قاضی
یا مولوی کہلاتے ہون یا ناظر اور سررشتہ دار یا تحصیلدار یا جمعدار یا کوتوال یا لال
یا چکلہ دار یا شیخ صاحب کہلاتے ہون یا میر صاحب یا خانصاحب یا مرزا صاحب
یا قدوائی صاحب خواہ زمیندار یا معافیدار یا چودہری صاحب ہون یا پیرجی صاحب
یا شاہ جی صاحب ہون اور اگر ایسے نالائقون کو جو عورت کو اپنے بس مین نہین کر
سکتے کوئی شخص ہیجڑا یا زنانہ کہے تو بجا ہی اور تعجب آتا ہی اون بے غیرتون سے جو منہ
پر ڈاڑھی مونچھ لگا کے لوگون کے سامنے کہتے ہین ہم عورت سے ناچار ہین اور ہم
تو بہت چاہتے ہین لیکن بی بی نہین مانتی اتنی بات کہہ کر پھر محمودہ نے کہا کہ بیوی جو کچھ آپ
کے نزدیک مناسب ہو اوسکی تدبیر کیجیے اصغری نے بہت بڑی تلاش اور دریافت

کے بعد برادری مین دو جگہ شادی کا پیغام دیا اور جیسا کہ دستور مین آیا ہو بہت نذر و نیاز
کی دعا مانگی چند روز دن کے بعد نکاح مقرر ہوا لیکن لڑکیون کے باپ جیسے
تھے اگرچہ فارسی کائتھون کی طرح دنیا کمانے کے واسطے بہت پڑھی تھی لیکن
قرآن و حدیث نہ جانتے تھے کہنے لگے کہ ناچ اور آتش بازی اور رسم رسوم کا ہونا
بہت ضروری ہے اور اگر ہم جانتے کہ احمد و محمود باپ کا نام ڈبو کر فقیر تکیہ دار ہو جاوینگے
تو کاہے کو ناتا کرتے محمود نے احمد سے کہا کہ اب اس مقدمے مین آپ کیا فرماتے
ہین وہ بولا کہ میرے نزدیک شادی موقوف رہے تو بہتر لیکن رسمون کا ہونا
بہت برا ہے بعد اوسکے احمد نے کئی آدمیون کو درمیان مین ڈال کر لڑکیون کے
باپ کو سمجھایا اور ایک مہینے تک اسی کی گفتگو رہی لیکن اونہون نے ہرگز
نمانا اور بالکل انکار کیا اور بولے کہ کیا ہم فقیر محتاج ہین کہ لڑکی کو یون ہی نکاح پڑھا کر حوالے
کرین ہم تو ڈنکا بجا کر بیاہین گے محمود بولا ہماری برادری ساری جاہل ہے یہ تو
ہرگز نمانین گے اسلیے مناسب ہو تو آپ انکا کہنا مان لیجیے یہ لوگ ہمیشہ ہزارہا
گناہ کرتے ہین ایک دن کے واسطے ایک گناہ یہ بھی سہی نکاح کے بعد ہم دونون
آدمی توبہ کر لیوین گے اور آیندہ سے پرہیزگاری اختیار کرینگے احمد کو اس بیہودہ
بات پر بڑا غصہ آیا لیکن عقلمند تھا جانتا تھا کہ غصہ کرنے سے دوسرا آدمی کم سمجھتا ہے اور سمجھانے
سے زیادہ سمجھتا ہے اسلیے اوسنے اپنا غصہ ضبط کیا اور آہستہ سے کہا کہ اگر ہم
برات مین ناچ دیکھنے کے وقت مر جاوین تو کہو کہ ہمارے بدلے کون توبہ کریگا
محمود اس بات سے لاجواب ہو کر چپکا ہو رہا پھر احمد نے کہا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ صرف
ایک دن کا گناہ ہے بلکہ اسے سو برس کے گناہ کرنے سے بھی زیادہ سمجھو اسلیے کہ

دنیا مین جتنی رسمین جاری ہوئین سب اسی طرح سے کہ ایک سے دوسرے
نے دیکھا اور دوسرے سے تیسرے نے سو جتنے لوگ ہمکو دیکھکر کرینگے انکا
گناہ اونکو تو ہوگا لیکن سب لوگون کا گناہ ملاکر ہمارے نام لکھا جاویگا
اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ بستی کے سارے لوگ ہمکو اور تمکو دیندار سمجھتے
ہین اور کیا تم نے فتح علی کی بات نہین سُنی جب وہ کہہ رہا تھا کہ فلانے
میانجی بھی بہت پڑھے اور فلانے فاضل اور فلانے بڑے نمازی تھے لیکن
سبھون نے اپنی اپنی شادیون مین رسم رسوم بخوبی ادا کی اگر وہ بُری بات
سمجھتے تو کاہے کو کرتے اسی طرح جتنے لوگ ہین اور تمہین دیکھینگے کہینگے
کہ احمد اور محمود بھی پڑھے تھے اونھون نے بھی ایسا کیا پھر جتنے لوگ بہک کے
گمراہ ہونگے سب کا گناہ ہم پر اور تم پر پڑیگا پھر آخر نتیجہ کیا کہ بید نامی تنہی
کا گناہ ہوا اب دنیا کی مصیبت کا حال سُنو کہ جس کام کی جڑ بُری ہو اوسکا
انجام کبھی اچھا نہین ہوتا بھلا کبھی کسی نے ببول کا بیج بوکر آم کھایا ہے اسی طرح
جب پہلے پہل شادی مین سارے بُرے کام ہوتے تو اوسکی بدبختی نمودار ہوتی
ویسی اثر کرتی ہے کہ چند روز کے بعد لڑائی جھگڑا پھیلتا ہے اور وہ عورت
کبھی میان کی تابعدار نہین ہوتی اور اس رسم کے گناہ سے مرد کا دل بھی ایسا
سیاہ ہوجاتا ہے کہ عورت کے رکھنے کا قاعدہ اوسکو نہین سُوجھتا محمود بولا
اصل شادی تو نکاح ہے پھر تو ہوسکتا ہے کہ عین نکاح کے وقت کنگنا کھولا
جاوے لال کپڑے اوتارے جاوین ناچ ہوتا تھا رسے کا بجنا گیت گانا
سب موقوف کردیا جاوے یہ فرمایئے کہ اس مین تو بے برکتی نہوگی احمد نے

چوتھی حکایت

کہا تمکو معلوم ہی کہ روزہ رکھنے کا کیا طریقہ ہی وہ بولا کہ ثواب کے واسطے صبح صادق
کیوقت سے شام تک کھانا پینا موقوف رکھے یہی روزہ ہی اس پر احمد نے کہا کہ
اگر کوئی سحرگہی کے وقت سور کا گوشت کھا کے اوپر سے شراب پی لیوے
اس نیت سے کہ روزہ رکھنے کی طاقت آوے پھر تمام دن روزہ رکھے اور شام
کے وقت گانجہ یا بھنگ یا چرس یا حقہ سے افطار کرے تو کیا تم امید رکھتے
ہو کہ اوسکا روزہ قبول ہوگا محمود بولا لاحول و لا قوۃ الا باللہ ایسے روزے
سے تو نرکھنا بہتر ہے تب احمد نے کہا کہ ناچ باجے کے ساتھہ شادی کا بھی
حال ہی اگرچہ نکاح کے وقت کچھہ بری بات نہو اور لال کپڑے بھی اوتارے
جاویں لیکن نکاح کے پہلے اور پیچھے جتنے برے کام ہوتے ہیں وہ نکاح کو غارت
کرتے ہیں اور اصل نکاح ایسا بے برکت ہو جاتا ہی جیسے بے جان آدمی
کی لاش کہ دیکھنے میں ہاتھہ پاؤں ناک کان سب درست ہیں لیکن اصل چیز جو
جان ہی وہ اوسمین نہیں محمود بولا آپ نے سچ فرمایا میں ایسی سمجھہ سے توبہ
کرتا ہوں انشاء اللہ تعالی خلاف شرع باتیں ایک بھی نہونے دونگا چاہے نکاح
ہو چاہے نہو دونوں بھائیوں کے نکاح کی تاریخ پہلے مقرر ہو چکی تھی لیکن
رسم رسوم کی تکرار سے دونوں بھائی چپکے ہو کے اپنے گھر بیٹھہ رہے عین
نکاح کے دن لڑکیوں کے باپ گھبرائے کہ برات نہ آنے کا کیا سبب ہوا
ایک شخص جو احمد کے پاس اکثر جایا کرتا تھا بولا کہ میں تو تمسے صبح ہی کے وقت
کہہ دیا تھا کہ برات نہ آوے گی لیکن تمنے ہمارا کہنا نمانا بے فائدہ دن میں
آٹا پکوا ڈالا آخر دوسرے دن سسرال والوں نے کئی آدمیوں کو بھیجکر تمام

کو سمجھایا کہ جیسا تم کہو ہمین منظور ہے احمد نے کہا کہ اس ہفتے مین ہر روز تمہارے گھر ڈھول بجا اور بہت سی واہیات رسمین ہوئین آج سے سب موقوف کرو اگلی جمعرات کو شام کیوقت چار پانچ آدمیون کے ساتھ انشاء اللہ تعالی ہم آوینگے اور تم بہت سا کھانا مت پکوانا لیکن ایک بات اپنے دل مین اچھی طرح سوچ بچار کر سمجھ رکھو کہ اب اس سات دن کے اندر تمہارے یہان کسی بیجا کام کی ہمکو خبر ملی تو ہمارے آنے کی امید نہ رکھنا چونکہ دونون بھائی اپنے دل کے بڑے پکے تھے اور خدا کی راہ مین مضبوط اسلیے خدا کیطرف سے اون کی ایسی مدد ہوئی کہ سسرال والے ڈر گئے لیکن احمد کے سسر نے غمگین اپنی بی بی کے پاس جاکر سارا احال بیان کیا تو وہ رونے لگی اور بولی کہ اسکا عذاب تمہاری گردن پر ہوگا کہ جان بوجھ کر لڑکی کو ڈبو دیا خدا کسی بُرے لکھے سے پالا نہ ڈالے مین تو سمجھتی تھی کہ مولوی لوگ بڑے سیدھے ہوتے ہین مجھے تو تمہارے بچا نے جھوٹ موٹ اوسکی نیک بختی اور بھلمنساہت بیان کرکے دغا دی اسکے پیچھے دونون شخصون کی سسرال والون نے ساری رسمین گھر سے موقوف کردین لیکن عورتون سے البتہ چھپا کر کئی رسمین ادا کین پھر اگلی جمعرات کو چار پانچ آدمیون کے ساتھ دونون بھائی چلے وہان گئے جس گھر مین احمد کی شادی ٹھہری تھی پہر رات گذرے احمد نے کہا کہ نکاح مین جلدی کرو کہ اس سے فراغت کے بعد آج ہی محمود کا بھی نکاح ہی قاضی نے دریافت کرکے احمد سے کہا کہ پانسو روپیے کا مہر مقرر ہوگا وہ بولا مجھے اسقدر مقدور نہین ستر روپیے نقد البتہ میرے پاس موجود ہین اونمین سے بچیس روپے

اپنے مہر مین دے سکتا ہون اور پچیس روپئے محمود کے مہر مین اور باقی
اور کسی کامون کے واسطے رکھا ہی سو پچیس روپئے حاضر ہین لو اور
نکاح پڑھو دو بعضون نے کہا جب مہر ادا کر دیا تو بیچاری لڑکی کا تم پر کیا حق
رہ گیا وہ بولا مہر جدا حق ہی اور ساری عمر کا کھانا کپڑا اور ہر طرح کی
خبرگیری جدا حق ہی ایک احمق بولا اوٹھا کہ پانسو مہر کی کیا حقیقت
لوگ تو لاکھون روپئے کا بندھواتے ہین اور مہر لیا کچھ دینا پڑتا ہی اور
ہماری بستی مین مہر لینے اور دینے کا کہان دستور ہی وہ بولا حدیث مین آیا
ہی کہ جسکی نیت مہر ادا کرنے کی نہو تو وہ جسدن مرے گا حرام کار مرے گا دوسرا
کوئی بیوقوف بولا اوٹھا کہ اشرافون کو تم نے کبھی دیکھا ہی کہ نکاح ہوتے
ہی مہر حوالے کر دین احمد نے کہا کہ جب حضرت علی رضہ کا نکاح بی بی فاطمہ کے
ساتھ ہوا تو اون کے پاس اوسوقت مہر ادا کرنے کو کچھ نقد موجود نتھا اسلیے
حضرت علی نے اپنا مال بیچ کر مہر ادا کیا اس پر ایک تیسرا تو بولا کہ اس زمانے
مین شرع پر کون چلتا ہی احمد کو یہ بات جہالت کی بہت بری لگی اوسکو احمق
سمجھکر کچھ جواب ندیا لیکن احمد کے ایک ساتھی نے جواب دیا کہ جب تم نے شرع
کو بالکل چھوڑ ہی دیا تو نکاح پڑھانا بھی کیا ضرور رہا لڑکی کو یون ہی حوالے
کیون نہین کر دیتے احمد نے یہ بات سنکر اپنے ساتھی کو روکا کہ ایسی بات
مت کہو جاہلون کے ساتھ تم بھی جاہل مت بنو ایک شخص نے کہا کہ تمہارا
یہان معافی مین دو سو روپے سال کی آمدنی ہی پانسو روپئے کا ادا کرنا
کیا مشکل احمد نے کہا کہ آمدنی ہی تو خرچ بھی ہی اگر مین بہت کفایت سے خرچ

کرون تب تو پچاس روپے سال سے زیادہ نہ دوں اگر سکون گا اس صورت میں پانسو نہ دوں اور اب عمرکونشی کو بیس ہی چاہتے ہو سمجھے بے ضرورت اپنے ذمے قرض منظور نہیں ہوتے مہر کی گفتگو میں ایک گنوار بولا کہ تمہیں سمجھتے ہو تو ہم لوگ دس دس پانچ پانچ روپے ملا کر جمع کر دین وہ بولا کہ بھیک مانگ کر مجھے نکاح پڑھانا منظور نہیں ایک شخص جو لڑکی کا ماموں تھا بولا کہ تم خاطر جمعی سے نکاح پڑھاؤ میں تم کو مہر معاف کرا دوں گا احمد نے کہا اللہ تعالی نے قرآن میں مردوں کا درجہ عورتوں سے بڑا فرمایا ہے میری طبیعت نہیں چاہتی کہ عورت کی بخشش قبول کروں اور جیسے تم بخشانے کا اقرار کرتے ہو سو یہی کیون نہیں کرتے کہ اسی وقت گھٹا دو پہلے زیادہ مہر باندھنا پیچھے سے بخشوانا اس میں کیا فائدہ غرض دو چار گھڑی تک اسی کی بحث رہی اس درمیان میں بعضے جاہل لڑنے کو بھی مستعد ہوئے لیکن احمد ایسی نرمی اور آہستگی اور عقلمندی سے لوگوں کو سمجھا کر بولتا تھا کہ کچھ لڑائی نہونے پائی آخر گھٹتے گھٹتے سو روپے مہر کے مانگے احمد نے کہا میرے کو منھ سے پچیس روپے نکلے اب چھبیس کی امید مت رکھو آگے تمہیں اختیار ہے اس پر لڑکی کا باپ قسم کھا گیا کہ اس سے ہرگز کم نہو گا تب احمد اور اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلو میاں مبارک کے گھر محمود کا نکاح ہے مبارک پہلے ہی کسی سے کہہ رکھتا تھا کہ مہر کی تکرار سے احمد کا نکاح نہیں ہوا اور اب تمہارے یہاں آتے ہیں پھر جب احمد وہاں پہنچا تو مبارک نے قاضی سے کہا کہ پچیس روپے مہر پر میری لڑکی کا نکاح محمود کے ساتھ پڑھ دو اسی وقت نکاح ہو گیا لوگوں نے مبارکبادی دی صبح کو بعضی عورتوں نے کہا کہ دولہا کو گھر میں آنا چاہیے محمود نے انکار کیا کسی نے محمود سے

پوچھا کہ لال کپڑا پہننا تو منع ہے لیکن تم نے سفید جامے سے کیون انکار کیا وہ
بولا کہ ہندوستان کے اگلے راجہ لوگون کا پہناوا یہی جامہ تھا پھر جبکا بیاہ ہوتا تھا
اوسکو وہ لوگ خوشی کے مارے کہتے تھے کہ یہ اوڑھائی دن کا راجہ ہے اسلیے اوسکو
جامہ پہناتے تھے وہی چال کہین کہین آج تک جاری ہے بعد اوسکے ہندوستان
کے نادان مسلمانون نے بھی وہی پہناوا دولہا کے واسطے پسند کیا اور اوسکو
بادشاہ ٹھہرا کر اوسکے رنگین کپڑے کا نام شہانہ رکھا (شہانہ کے معنی بادشاہ کے
لایق) پھر اوسکا ایک وزیر بنایا اوسکا نام شہبالا رکھا سو وہ دولہا بادشاہ تو
نہین ہو سکتا مگر بندر کا تماشا یا بھان متی کا سوانگ البتہ ہو سکتا ہے ایسے بادشاہ
کو اگر کوئی شخص دیوانہ یا سڑی سودائی کہے تو بجا ہے لیکن جس عیب مین ہزارون
آدمی گرفتار ہون پھر اوس عیب کو برا نہین سمجھتے بعد اوسکے دولھن اپنے
میکے سے بدا ہو کر محمود کے گھر آئی دوسرے روز احمد کی سسرال والون
نے کئی آدمی منانے کو بھیجے اور کہا کہ تم آؤ اور تمہاری مرضی ہو تو پانچ روپیے
کا مہر ہو سکتا ہے اور لڑکی کے باپ کو تو کچھ بکھیڑا منظور نہ تھا لیکن بعضے لوگ
برادری کے جو دل مین دشمنی رکھتے ہین اور ظاہر مین دوست انکے بہکانے سے وہ قسم
کھا گیا تھا اور اون لوگون کا مطلب یہ تھا کہ کسی طرح بات بگڑ جاوے تو انکی ہنسی ہو
احمد بولا یہ بات اوسی وقت مین اپنے دل مین سمجھ گیا تھا لیکن میرے بولنے کا موقع
نہ تھا کہ کچھ کہتا اور جب آدمی کو اپنے بھلے برے کی خبر اور دوست دشمن کی پہچان
نہو تو اوسکو سمجھانا بھی لاحاصل ہے پھر احمد نے کہا کہ چھ دن کے بعد جمعرات کی شام
کو انشاءاللہ مین آؤنگا پھر چھ دن کے بعد وہان گیا اور بیاہ لایا لیکن

احمد اور محمود کی ساس بیاہ کے بعد کئی دن تک رو یا کین اور اکثر اپنے محلے والیوں
کہا کرتین کہ کس الفت سے مین نے لڑکی پالی پرورش کی لیکن ایسے جنونی سے
کام پڑا کہ کوئی بات حسب حوصلے کے ہونے پائی مین یہ سمجھتی ہون کہ لڑکی ڈوب
گئی عورتون نے سمجھایا کہ قسمت کا جو لکھا تھا سو ہوا اب تم بہت رنج نکرو احمد نے
نکاح کے بعد ولیمہ کا کھانا پکا کر دوست آشنا فقیر فقرا کو بلا کر کھلایا نکاح کے
کئی دن پیچھے محمود نے کہا کہ ان دونون عورتون کا نام بدلنا چاہیے اسواسطے
کہ پہلے نام اچھے نہین ہین احمد کی بی بی کا نام گھسیٹی تھا اور محمود کی بی بی کا نام
سمجھتی اب بڑی کا نام کافیہ رکھا گیا اور چھوٹی شافیہ پھر دونون بھائی اس
بات پر مستعد ہو گئے کہ انھین تعلیم کرنا چاہیے لیکن احمد کے ماباپ پہلے انتقال
کر چکے تھے ایک بڑی بہن البتہ تھی جو اپنے میان سے دو مہینے کی رخصت لیکر
بھائیون کی شادی مین آئی تھی بھائی کے کہنے سے اوسنے سب سے پہلے تو دونون
کو نماز سکھائی اوسکے بعد الف بے پڑھائی اور کھانا پکانا اور سینا اور سارے
کام کرنا کافیہ اور شافیہ کو پہلے سے آتا تھا کچھ دنون پیچھے بہن تو اپنی سسرال چلی
گئی اب دونون مل کر صبح شام گھر کا کام کرتین اور دوپہر کے وقت احمد اور
محمود جُدے جُدے مکان مین کافیہ اور شافیہ کو قرآن پڑھاتے اور اچھی اچھی
باتین سکھاتے اگرچہ یہ دونون لڑکیان اچھے ماباپ کے گھر مین محض بدمزاج
تھین لیکن اصل انکی طبیعت مین شرارت نتھی اپنی مان بہن کی صحبت مین
خراب ہو رہی تھین اب جو ہر روز سسرال مین رہکر ایسی نمازی نیک
بخت اور محنتی ہو گئین کہ بُری بات سے دور بھاگتین جھوٹ بولنا سیکھا ہی نہ

بکنا بالکل چھوڑ دیا جو کوئی تمیز کی بوڑھی عورت اون کے ملنے کو آتی اوسکا بہت
ادب کرتیں جب وہ کچھ پوچھتی تو جواب دیتیں نہیں تو اوسکے سامنے چپ بیٹھی
رہتیں اور جب تک وہ بیٹھی رہتی تہی اونکو پنکہا جہلاتیں اور اگر کوئی ہمجولی ملنے
کو آتی تو ہنسی ٹھٹھے کی بات کسی سے نکرتیں کسی کے میاں کا حال نہ پوچھتیں
اور حیا میں شرم کی باتیں اگر کوئی عورت اون سے پوچھتی تو چپ ہو رہتیں کوئی
عورت کسی کی غیبت کرتی تو اوسے سمجہاتیں کہ یہ گناہ ہے سال بہر کے بعد شافیہ
کے گہر سے ڈولی آئی محمودہ نے رخصت کیا کہ جاؤ ایک مہینا ماں بہن کو دیکہ آؤ
جب وہ اپنے میکے آئی تو ایک قرآن اور ایک جانماز بہی ساتھ لائی اوسکی
ماں کو یہ خیال تہا کہ دیکہیے شافیہ پر وہاں کیا کیا مصیبت گذری ہوگی ڈرکر دل
پوچہنے لگی شافیہ نے سچ سچ آہستہ آہستہ اسی طرح اپنا حال بیان کیا
کہ ماں سنکر بہت خوش ہوئی اور جانا کہ وہاں بہت آرام سے رہی کچہ تکلیف
نہیں اوٹھائی اوسکی پہوپہی سامنے بیٹھی تہی بولی کہ دشمنوں نے یہ خبر اوڑائی
تہی کہ محمودہ پہلے شافیہ کو نماز پڑہاوینگے پہر وہ نہ پڑہ سکے گی تو تلوار سے اوسکا
گلا کاٹ ڈالینگے دس بارہ دن کے عرصہ میں مریم کلثوم آسیہ آمنہ شمیمہ
کی چچی اور پہوپہی اور خالہ کی بیٹیاں جو سب اوسکی ہمجولی تہیں ملنے کو آئیں
اور وہ سب سے بہت اچہی طرح ملی لیکن جب کسی نے میاں کا کچہ حال
یا اور کوئی شرم کی بات پوچہی تو چپکی ہو رہی ایک روز پانی برسنے لگا فہیمہ
نے کہا کہ بہن [illegible] نیم میں جہولا پڑا ہے چلو جہولیں اور گیت گاویں آمنہ بولی
چہہ مہینے ہوے میں نے ایک بہت اچہی ڈہولک منڈہائی تہی لیکن آج تک

کسی کا بیاہ ہمین بھلا کہ مین گاتی بجاتی اور مین تو دو تین گیت بھول بھی گئی ہون
لیکن شافیہ تو بڑی ہوشیار ہے نہ بھولی ہوگی وہ بولی شکر خدا کا کہ گانے کے
بدلے مین قرآن کا پڑھنا نصیب ہوا دونون جہان مین اوسکا بھلا ہو
جسنے ہمکو گانے سے توبہ کرایا یہ سنکر شافیہ کی بھابھی بولی کہ اتنا اتنا نخرہ
نکرو تو کیا ہو تم وہی ہو کہ لڑکین مین دوپہر دوپہر بیٹھکر گایا کرتی تھین شافیہ نے اس
بات کا کچھ جواب نہ دیا چپکی ہو رہی ایک روز آمنہ کہنے لگی کہ کیون بہن تم اپنے
میان اور ریٹھے او جٹھانی کی تعریف تو بہت کرتی ہو لیکن یہ بتاؤ کہ اونھون
نے تمہین کیا دیا تمہارے پاس تو سوا ایک جگنو اور روش بالیون کے
اونگلی مین چھلا تک نہین سو وہ بھی نہ ہوا جو میان تمہین چاہتا تو گہنا کیون
نہ گڑھاتا اون کو تو اتنا مقدور ہے کہ تین تین چار چار سو روپے کا زیور بنوا سکتے
ہین شافیہ بولی کہ افسوس تم نے اچھی باتون کی قدر کچھ نجانی اور تم پر کیا ہے
لڑکیون کو کوئی سکھانے والا ہو وہ بیچاریان کہان سے جانین گی اور تمہارا
حال ایسا ہے جیسا اون لڑکیون کا جو ساتھ ملکر گڑیان کھیلتی تھین آمنہ بولی
اونکا قصہ کہو تو مین جانون شافیہ بولی بنارس مین سات لڑکیان تھین جو آپس
مین اچھی محبت رکھتی تھین اور ہمیشہ گڑیان کھیلا کرتین کوئی گڈے کی ازار سیتی
کوئی دوپٹہ اور کوئی اوسمین گوٹہ لگاتی اور کوئی کشیدہ کاڑھ کے اوسکی بڑی بڑی
آنکھین بناتی کوئی رانگے کا گہنا اور پنی چپکا کر کامدار جوتی پہناتی اور کبھی ایک
لڑکی اپنی گڑیا کا بیاہ دوسرے کے گڈے کے ساتھ کرتی جب وہ سیانی ہوتیان
تو کسی کسی کی شادی کا پیغام آنے لگا ایک نے اون مین سے کہا کہ آج ہمکو تو کچھ

کھیلیں کو مین ہم سمجھین گی کہ بہت آرام سے کٹی اب جو تو کوئی بیاہ جا سے اور
قسمت کہان سے لگی اسلیے آؤ ہم سب ملکر اقرار کرین کہ گڑیان کھیلنا کبھی نہ چھوڑین
اور جسکا بیاہ ہو وہ جب پھر شہر آوے تو اپنی ہمجولیون مین یہان کھیلا
کرے یہ سنکر سبھون نے حامی بھری اور بولین کہ ہم ایسا ضرور کرینگے
اسمین ہرگز فرق نہوگا اتفاقاً اون مین سے ایک کی شادی ہو گئی اوسنے
اپنے میان کا مونھ دیکھا تو اوسکی الفت محبت مین ایسا ڈوب گئی کہ دل مین
کبھی گڑیا کا خیال بھی نہین آیا جب کچھ دن پیچھے شہر آئی تو یہان بھی میان ہی کی ہوکر
بیٹھی رہتی ہمجولیون نے پوچھا کہ ہمارے ساتھ گڑیان تم کیون نہین کھیلتی ہو
اوسنے جواب دیا کہ جب اصل نعمت ملی تو نقل کی کیا حقیقت جب تمہاری
بھی شادی ہوگی تو گڑیان بھول جاؤگی پھر شافیہ نے کہا کہ شروع سے
آگے مجھے بھی اچھے کپڑے اور گہنے کی بڑی ہوس تھی اور اوسکو بڑی نعمت
سمجھتی لیکن شکر خدا کا جب سے مجھ مین عقل آئی سنگار سنوار میری نگاہ مین
بے حقیقت ہے جو بدمزاج اور بدخصلت والی گہنے سے لدی ہو وہ صرف
اپنے میان کو بھلی لگے گی لیکن سب لوگ اوسکے دشمن ہون گے برا کہین گے
اور نیک عادت والی کے پاس چاہے کھوٹا چھلا بھی نہو لیکن سب اوسے
چاہین گے اور تعریف کرین گے اور کیا تم مریم کا حال نہین دیکھتی ہو یہ تو
چاہتی ہے کہ میان کی ساری کمائی کا مین گہنا گڑھاؤن اور اوسکی ساس
کہتی ہے کہ گہنا بنے گا تو گھر بار کا کام کہان سے چلے گا اس سبب سے ہمیشہ
دونون مین لڑائی اور تھکا فضیحتی رہتی ہے ہمیشہ میان کا شکوہ وہان جا کر

وہ بات نکلی جہان آنا تو اسے مریم سیر بھر چاندی تولا دے ہوتے لیکن اوس

سے پوچھو کہ انسے سسرال مین کبھی اوسے آرام بھی ملا ہے مریم بولی کہ برس دن

تک تو بیشک وہان سبھون نے جانا اساس لوگون سے میری نیک بختی کی

تعریف کیا کرتی لیکن جب سے گہنا گڑھنا شروع ہوا تبھی سے دشمن ہے

یہان تو چین سے بیٹھی ہون وہان جاؤن گی تو دن رات مصیبت کا

سامنا ہے کلثوم بولی چاہے مصیبت ہو چاہے آرام لیکن جو اچھا اوڑھے

پہنے ہوگا اوسکو لوگ اشراف جانین گے اور میلا کچیلا پہنے ہو تو اوس مین

اور شودرین مین کیا فرق ہے شافیہ نے جواب دیا کہ اسی کا نام شرافت

ہو تو الٰہی جان طوائف جسکے پاس کئی صندوق کپڑے ہین اور ہزارون

روپے کا نرا سونے کا گہنا اور ناک مین دو سو روپے جوڑی کا موتی ہے

سب سے بڑھ کر اشراف ہے لیکن اوسکو تو کوئی اشراف نہین کہتا اور

دیکھو اپنی پڑوسن بڑھیا کو جسکے کپڑے مین دس پیوند سے کم نہون گے

سب عزت دار سمجھتے مین اس سے معلوم ہوا کہ عزت بھلے آدمی کی

گہنے اور کپڑے سے نہین بلکہ جن باتون سے لوگون کی نگاہ مین عزت

ہوتی ہے وہ اور ہی چیزین ہین اور جن باتون سے اپنے بیگانے سب دوست بن

جاتے ہین اوسکی تمھین خبر نہین آمنہ بولی کہ اور کچھ ہو یا نہو لیکن سنوار

سنگار اور گہنے سے میان بہت چاہنے لگتا ہے شافیہ نے کہا یہ بات

تمھاری بیشک سچی ہے لیکن ذرا دھیان لگا کر اسکا جواب سنو پہلے تم

یہ بتاؤ کہ جو پیار برس دو برس بلکہ چار پانچ برس تک رہے وہ بھلا یا

بمبئی ۹ [illegible] ۱۲

وہ پیار جو ہمیشہ اور برابر رہے آشنہ یونی پیار تو وہی ہے جو ہمیشہ رہے
تہہ شافیہ نے کہا کہ بعضے تو ایسے جاہل اور قرآن و حدیث کے موافق عورتون
کا درجہ اور اون کے رکھنے کا قاعدہ نہین جانتے جوانی کے عالم مین بی بی کا منھ
دیکھکر ایسے محو ہو جاتے ہین کہ اوسکا گہنا اور لال اوڑھنی تو کیا اوسکی گالی
بھی انھین بھلی لگتی ہی اور جو اوسکی برائی ظاہر کرے اوسکے دشمن ہو جاتے
ہین بلکہ بی بی کے عیب کو ہنر سمجھتے ہین او بعضے میان کا مزاج ایسا
دیکھا تو سمجھتے اور کپڑے کو ساری نعمتون سے بڑھکر سمجھتی ہی اس نیت
سے کہ میان کو خوب رجھاؤن اسلیے ہمیشہ اچھے کپڑے اور مسی سرمے مہندی
کا اوسیپر تقاضا کیا کرتی ہی اور وہ اسی فکر مین رہتا ہی کہ حلال حرام جیسا
مال ملے کسی طرح بی بی کو خوش کیجیے پھر جو نرے گدھے ہین وہ فقیر
بی بی کے پسند کیے ہوے کپڑے انھین خریدتے اور اکثر کامون مین باپ
بھائی کو چھوڑکر بی بی سے صلاح لیا کرتے ہین جب بیس دو برس مین
میان کو کچھ ہوش آیا تو بی بی اون کے کہنے پر کاہے کو چلے گی وہ تو پہلے ہی
بگڑ چکی ایسے لوگ مفلس ہوے تو اکثر مصیبت مین رہتے ہین اور جو
تونگر ہون تو جب بی بی کی جوانی گھٹی اکثر لچے اور شہدے ہو جاتے
ہین غیر عورتون پہ نگاہ ڈالتے ہین یا بھی تو کوئی کسبی گھر مین لاتا ہی کبھی
اور کسی غیر قوم کو اوڑھ بیاہتا بی بی کی جو پہلے بہل قدر تھی وہ خواب خیال
ہو جاتی ہی جسپر جب بی بی نے شروع بیاہ ہوتے دو چار برس تک میان
کے بھروسے پر بڑا گھمنڈ کیا تھا اوسکی نگاہ مین دنیا اندھیری ہو جاتی

ہی گویا بادشاہت کا تخت چھن گیا پھر ساری عمر روتی ہی رہی بات کہہ کر
شافیہ بولی آپا کہو آمنہ جس گہنے پر وہ پھولتی تھی اوس سے کیا پھل پایا
مریم بولی بہن میرا جی اس بات سے بہت ڈر گیا تم سچ کہتی ہو میں بھی گھر
میں بھی آفت پھیلی دیکھتی ہوں پھر شافیہ نے کہنا شروع کیا کہ جو مرد عقلمند
اور دیندار ہوتا ہے وہ ماں باپ بھائی بہن بی بی اور باندی سب کا درجہ
جدا جدا پہچانتا ہے خدا کے خوف سے کسی کے حق میں کمی اور زیادتی نہیں
کرتا مریم بولی ایسا آدمی بی بی کو سچا چاہتا ہو گا شافیہ بولی وہ ظاہر میں تو بہت
موںھ نہیں لگاتا لیکن دل میں اتنا چاہتا ہے جسکا حساب نہیں اور اوسکو
ایسی راہ چلاتا ہے کہ ساس نند بلکہ سارا گھر اونا اوسکو چاہنے لگتا ہے اور جاہل
اپنا پیار بہت بڑھا کر اوسکو ایسا موںھ لگاتا ہے کہ میاں کے بھروسے پر چڑھ
ہو کر ساس سسر کو برابر کا جواب دینے لگتی ہے آخر سارا گھر اونا اوسکا
دشمن ہو جاتا ہے بھلا مریم تم سچ بتاؤ کہ ان دونوں میں کون میاں اچھا
ہے اور عقلمند میاں کو تم ایسا سمجھو جیسے کوئی اپنے بیمار بچے کو کڑوی دوا
اور اوسکے رونے پر رحم نکرے پھر وہ نہ پیوے تو مارتا بھی ہے اسی طرح عقلمند
اپنی بی بی کو کبھی نصیحت اور کبھی سزا سے ایسی راہ پر لگا دیتا ہے کہ بی بی کسی
حال میں ہو ہمیشہ اپنی عمر سکھ سے کاٹنے لگتی ایسا نصیب جسکو ایسا میاں ملے
اور یہ کتنی بڑی بات ہے کہ گھر گھر اوسکی نیکنامی ہو پھر بستی بھر جسکی تعریف کرے
اوسکا دل ایسا ہو گا کہ گزی کا کپڑا پہنے ہو اور ایک چھلا بھی پاس نہو تب بھی
خوشی کے مارے کپڑوں میں پھولے نہ سماوے گی آمنہ بولی سچ ہے جیسی لڑائی اور

بدنامی مین مصیبت ہوتی ہے ویسے ہی نیکنامی اور بلا مین چین ہے پھر شافیہ نے
کہا ایک بات اور بھی سنو کہ عقلمند اور دین دار میان سوا اپنی بی بی کے
اور کسی پر نگاہ نہین ڈالتا پیچھے اور شہدون کی چال نہین چلتا یہ کتنی بڑی نعمت
ہے ساری ہمجولیان شافیہ کی بات سنکر بہت خوش ہوئین اور بولین کہ تمہاری
طرح خدا سب کو نصیب کرے لیکن شافیہ جب سسرال مین تھی تب اوسکی
بھابھی بعضی بے وقوف عورتون سے جب سنتی کہ محمود بہت قید سے رکھتا
ہے تو اوسکے دکھ کی خبر سنکر بہت خوش ہوا کرتی آج جب اوسکے مونھ سے
یہ باتین سنین معلوم کیا کہ یہ تو بڑے سکھ سے رہتی ہے یہ سمجھکر دل مین جل گئی
اور وہان سے اوٹھکر چلی گئی ایک روز کسی عورت نے شافیہ سے پوچھا کہ
تم پان یا تمباکو کیون نہین کھاتی ہو اور سیندورا اور نگلی دینا کیون چھوڑا
وہ بولی سیندور و نگلی ہندؤون کی رسم ہے مسلمانون کو بچنا چاہیے اور پان
کھانے سے کچھ پیٹ نہین بھرتا ناحق اپنے پیچھے علت لگانے سے کیا حاصل
اور تمباکو کھانے والون کا مونھ بدبو کرتا ہے لیکن اونکو خبر نہین اور جو لوگ
نہین کھاتے اوسکے مونھ کی بدبو سے گھناتے ہین اسکے سوا بعضی بیوقوف عورتون
کو مین نے دیکھا کہ جسدن تمباکو نکلے ایک پولیا سوت بیچکر ضرور خریدتی ہین
اور ایک پیسے کا سوت پنسارن کو دے کر دھیلے کا تمباکو پاتی ہین بری عادت
اچھی نہین ہوتی نہین معلوم کس وقت کیسا وقت پڑے پھر وہ عورت بولی
کہ تم ہاتھ مین منہدی کیون نہ لگاتی ہو شافیہ نے کہا عورتون کو سفید خالی ہاتھ
رکھنا مکروہ ہے اور منہدی لگانے سے کچھ عادت بھی نہین ہو جاتی وہ بولی کہ سچی

لگانے کی بھی کچھ عادت نہین پڑتی تم نے مسی کیون چھوڑ دی شافیہ بولی کہ
اچھا بھلا سونے کا لا کرنے سے کیا فائدہ اور وضو کے وقت بلکہ ہمیشہ مسواک
کرنا بڑا ثواب ہی مسی دانت کی ریخون مین جم جائے گی تو مسواک سے جلدی
نہ چھوٹے گی اسلیے مین نے بالکل چھوڑ دی جب شافیہ کو پچیس دن نیہر مین
گذر گیے اوسکی مان بولی کہ چار پانچ دن مین محمود کے یہان سے ڈولی آویگی
تو مین بھیجدونگی اور ابھی پندرہ دن اور تجھے یہان رکھون گی شافیہ بولی
کہ ایسا ہرگز نکرنا تمکو اون کے مزاج کی خبر نہین اگر رکھنے کا ارادہ ہی تو ابھی
سے نائی بھیجکر کہلا بھیجو تو وہ پندرہ دن کی جگہ مہینے بھر کے واسطے بھی
مان لیوینگے اور اونکی بھیجی ہوئی ڈولی پھر جاوے تو شاید برس دن مجھے بھی
نہ بلاوینگے آخر تمہین آپ سے بھیجنا پڑیگا غرض نائی بھیجکر ایک مہینے کی رخصت
اور منگوالی چند روز دن کے بعد شافیہ کے چچا کی چھوٹی لڑکی کا بیاہ پھیلا تو
اسے بھی نیوتے کا بلاوا آیا شافیہ نے اپنی ماسے کہا کہ مجھے تم وہان نہ بھیجو اسلیے
کہ وہان ڈھول بجے گی گانا ہوگا اور نیوتے والیان خالی وقت مین کوٹھے
پر سب جمع ہوکر کوئی تو اپنی بہو کی غیبت کرے گی اور کوئی ساس کی اور
کوئی بھاوج کا گلا کرے گی اور کوئی اپنی نند کا شکوہ پھر جب یہ بات ہو چکے گی
تو اپنے اپنے گہنے اور کپڑے کا بکھان کرین گی کوئی تو پوچھتا ہے کہ یہ ٹیکلیا
کا تھان تم نے کہان سے منگوایا ہی تمہاری ازار بھلی اچھی ہے دوسری لڑکی
پار سال جب وہ اپنی پلٹن سے رخصت لیکر آئے تھے تب یہ گھر اسیرے واسطے
لیتے آئے کوئی پوچھتا ہی کہ یہ باندھنو تم نے کہان بندھوایا کوئی بول اوٹھے گی

کہ اس کپڑے کی کترن تمہارے گھر دھری ہو تو چار اونگل کی چٹ مجھکو بھی دیجیو

مین بھی تلاش کرونگی کوئی کہتا ہی کہ تم نے یہ چوڑی کاہیکو اُس منہارن سے بنوایا

دوسری بولی اوٹھی کہ چوڑی تو اچھی ہی لیکن نگ ذرا موٹے ہین پارسال اس

چڑیا کا باپ ایک جوڑا لکھنؤ سے لایا تھا ویسا یہان نہین بنتا تیسرے اوسکے سوا ایک

عورت دوسرے کے گہنے کی گڑھت دیکھتی ہی اور اوسکے دام پوچھتی ہی جب اس سے

فراغت ملی تو کوئی تو پوچھتا ہی کہ تو اسنے کے کوئی لڑکا بالا ہوا کہ نہین دوسری

نے کہا کہ آٹھ مہینے کی امید ہی جب یہ بیان بھی ہو چکا تو کوئی بولی اوٹھی کہ فلانے

کی شادی مین کھانا تو بانٹا لیکن پلاؤ کی رکابیان بھری ہوئی نہین تھین دوسری

بولی کہ نان ایسی تھی کہ تو الیکر اوڑجاوے تیسری بولی اوٹھی کہ قاضی نے ساری بستی

کو کھانا تو دیا لیکن رات بھر پکوایا صبح کو جب سسر نے منگا تو بانٹا کوئی بولی ان مین

تو اونکا بخرہ پھیر دیا تھا مین اور اون مین تو دو برس سے بگاڑ ہی جب یہ بات پوری

ہو چکی تو کسی نے کہا کہ میرے گھرانے مین کالا رنگ نہین بھاتا دوسری بولی

نتھ کے اندر کھرکی کا ڈالنا ہمارے یہان منع اور نہین تیسری بولی کہ ہماری

بستی مین کھیر پل نہین چھپاتا کسی نے کہا کہ اوکھد بونا ہماے سلطانی

مین منع اور نہین دیکھو فلانے نے بویا تو اوسی برس اوسکو بخار چڑھ آیا غرض

جب سب باتون سے چھٹی ملی تو پانچ چار ہمجولیان اکیلے مکان مین جدا ہو کر

بیٹھین اور ہر ایک نے اپنے میان کی چاہ و پیار اور محبت کا احوال

اور اوسمین بہت سی بےغیرتی کی باتین ایسی ایسی بیان کرتی ہین کہ بھلے آدمی

کو کہنے سننے مین شرم آتی ہی پھر شام تک پہنچا اپنی ماں سے کہا کہ مجھے تم وہان نہ بھیجو

ما بولی سمجھاؤ تو تمہاری چچی بہت گلہ کریگی اور مجھے لڑکے باپون سے وہان جانے
کی فرصت نہین اور تمہاری بڑی بہن بھی سسرال چلی گئی نہین تو اونکا
کو بھیجتی شافیہ نے اپنے دل مین سوچا کہ چاہیے کچھ ہو لیکن گناہ کے کام مین
شریک ہونا نچاہیے پھر ان سے کہا کہ ہا تمہین اون کے مزاج کی خبر نہین
اگر دس برس پیچھے بھی میرے ہونے جانے کی بات وہ سنین گے تو مجھ کو
شبہہ ہے کہ شاید چار یا پانچ برس مین بھی وہ راضی نہون آخر مجھی کو اسکی حیرانی
بھگتنی پڑے گی اوسوقت آسنہ بھی سامنے بیٹھی تھی بولی کہ میان سے تم اتنا
کیون ڈرتی ہو ایسی ایسی تو بہتیری باتین اس لڑکی کا باپ مجھسے کہتا ہے
لیکن مین بھی عمل نہین کرتی شافیہ نے جواب دیا کہ تمہارا بیاہ اون کے ساتھ
ہوا ہوتا تو قدر عافیت معلوم ہوتی ساری شیخی بھول جاتی بعد اوسکے شافیہ
نے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر دعا مانگی کہ یا اللہ مجھے اس گناہ سے بچا یا خداکا
کرنا ایسا ہوا کہ اوسکا جانا موقوف رہا دو مہینے کے پیچھے محمود کے گھر سے
ڈولی آئی شافیہ وہان چلی گئی احمد کی بی بی کافیہ نے بہت عزت اور توقیر سے اوسکو
ڈولی پر سے اوتارا پھر خیر و عافیت پوچھکر جھٹ پٹ کھانا پکا کر کھلایا دوسرے
روز کافیہ نے کہا کہ تمہارے پیچھے میرے شہر سے بھی بلاوا آیا تھا لیکن مین نے
سوچا کہ تم وہان ہو تو دو دن کھلانے پلانے کی خبر کون لیگا اس سبب سے
ٹلگئی کل پرسون تک پھر ڈولی آنے والی ہے بعد اوسکے تیسرے دن کافیہ کا بھائی
لینے کو آیا اور احمد نے ڈیڑھ مہینے کی رخصت دی جب وہ اپنے شہر پہنچی تو تہنی
اور منی اور شبراتن اور شہابن اوسکی ہمجولیان ملنے اور دیکھنے کو آئین منی نے

پوچھا کہ کیوں بوا گستیٹی تمہارا نام کافیہ کیوں رکھا گیا اور تم گستیٹی کے نام پر بولتی ہو یا
نہیں ہو کیا تمہیں ماں باپ کا نام رکھا ہوا پیارا نہیں وہ بولی کہ اگر کوئی تم سے رانگ کا گہنا چھین لے
اور اسکے بدلے سونے کا زیور دیوے تو کیا تم راضی ہو گی منّی بولی کہ سونا
ملے تو رانگے کو میں گھورے پر پھینک دوں تب کافیہ نے کہا اسی طرح
میرا برا نام موقوف کیا گیا اور اچھا نام رکھا گیا ایک روز شرارتن نے
کہا کہ کیوں کافیہ تمام دنیا تو اونچی کرتی اور تہبند یا پیجامہ پہنتی تھی لیکن تم
اونھوں نے لمبا کرتا اور چوڑی دار پاجامہ پہنایا اور گزی کی موٹی
چادر بہت چوڑی چکلی اوڑھا کر جن کی صورت بنایا کافیہ بولی کہ پہلے تم یہ تو بتاؤ
کہ لوگ کپڑا کیوں پہنتے ہیں ننگے کیوں نہیں رہتے وہ بولی کہ آدمی اور حیوان
میں یہی فرق ہو کہ حیوان ننگا رہتا ہے اور آدمی حیا شرم سے بدن ڈھانکتا ہے
کافیہ بولی کہ اب یہ بتاؤ کہ لنبی کرتی میں زیادہ پردہ ہے یا ململ کی اس چھوٹی
کرتی میں جسمیں تمہارا ازار بند بھی ڈھکا نہیں اور گزی کی چکلی چوڑی چادر
میں زیادہ پردہ ہے یا اس اوہوتر کی باریک اوڑھنی میں جو مکڑی کے جالے
کی طرح تم اوڑھے ہو اور اوچھی اتنی کہ گھٹنے کے تلے آدھا پاجامہ نظر آتا
دیتا ہے یہ سنکر شرارتن کو کچھ جواب نہ آیا اتفاقاً برادری میں کسی کے یہاں
شادی ہونے والی تھی لیکن کافیہ نے وہاں جانے سے بالکل انکار کیا اور
انہیں دونوں بہنوں اور ساری ہمجولیوں کے سامنے وہاں جانے کی قباحتیں
بیان کیں منّی نے کہا تم جو کہتی ہو کہ اپنے دیور اور سارے غیر مردوں
کی طرف جھروکے یا دروازے کی دراڑ میں سے جھانکنا حرام ہے مطلقاً

قسم تو کھاؤ کہ مین نے اپنے زیور محمود کو کبھی نہین چھپائے تھے کافیہ بولی کہ قسم
تو مین ہرگز نہ کھاؤن گی تم مانو یا نہ مانو اور جو ہر بات مین قسم کھایا کرے وہ
اکثر جھوٹا ہوتا ہے لیکن یہ کہتی ہون کہ سب میرا ارادہ تھا شروع مین کچھ
یا میرے دل مین یہ بات آئی تھی کہ بہانا کر کے زیور کو دیکھون لیکن موقع نہ ملا
پھر کچھ دنون کے پیچھے تو اللہ تعالی نے میری ہدایت کی تب سے پکا ارادہ
کیا ہے کہ عمر بھر کسی نامحرم کا مونھ نہ دیکھون تقی نے کہا مین بھی یہی چاہتی ہون
کہ دیور وغیرہ سے چھپا کرون لیکن ایک بات بتاؤ کہ شادی مین جب دولہا نکاح
کی مجلس کو سسرال کے گھر مین جا کر چوکی پر بیٹھتا ہے تو دم بھر کے واسطے عورتین اوسکے
دیکھنے کو جمع ہوتی ہین اسمین اگر حرج نہو تو وہان جانے کو یہ ابھی جی چاہتا ہے تمہاری
کیا مرضی ہے کافیہ بولی کہ اگر کوئی ساری عمر کپڑا پہنے اور کبھی ایک دم لوگون کے
سامنے ننگا ہو جاوے تو اوسے کیا کہو گی وہ بولی اوسے بے غیرت کہین گے
کافیہ بولی کہ عورت کا پردے مین بیٹھنا اوسکا کپڑا ہے جب وہ غیر مرد کے سامنے
بیٹھی تو ننگی ہو چکی اور غیر کو مونھ دکھلانا تو بڑی بے شرمی ہے اور اپنی آواز غیر مرد کو
سنانا مناسب نہین جو عورتین شادی مین گاتی بجاتی اور غیر مردون کو بار بار
سناتی یا کسی کی شادی مین دولہا کے سامنے جا کر ہنسی ٹھٹھا کرتی ہین ان
مین اور کسبیون مین کیا فرق ہے جن عورتون کو خدا نے اچھی عقل دی وہ اپنا
کپڑا بھی درزیون سے نہین سلواتین اور کسی غیر مرد کی نگاہ اتفاقاً اون
پر پڑ جاوے تو مارے شرم کے پسینے پسینے ہو جاتی ہین جب کافیہ اپنے
نیہر گئی تو اوسکی گود مین تین مہینے کا لڑکا تھا اوسکے حلق مین ایک ایسا پھوڑا

نکلا کر دودھ پینا چھوٹ گیا اور چوتھے دن مرگیا کافیہ کو اسکا بڑا غم ہوا لیکن
سوائے آنسو نکلنے کے سونھ سے چپ کہ نزدیکی عورتیں ہو رونیکے واسطے جمع
ہوئیں اون کو منع کیا اور سمجھایا کہ بے فائدہ کام نکرو رونے سے مردہ جی نہ اوٹھیگا
دنیا سے لڑکا تو جا چکا آخرت کا ثواب مت کھوؤ ایک نادان عورت کہنے لگی
کہ خدا کو ایسا نچاہیے کہ اکلوتا لڑکا لے لیا یہ کفر کا کلمہ سنکر کافیہ کو بڑا غصہ
آیا بولی اری نیک بخت خدا سے ڈرو اپنا ایمان نکھوؤ پھر کہنے لگی کہ پیغمبر صاحب کے
وقت میں ایک عورت کا لڑکا مر گیا اوسکے میان نے باہر سے آکر پوچھا کہ اب
لڑکے کا کیا حال ہے تب بی بی بولی کہ ایک پڑوسن فلانی چیز مجھسے عاریت لے گئی
تھی اب میں مانگتی ہوں تو وہ خفا ہوتی ہے اور نہیں دیتی میان بولا اوسکو ایسا
نچاہیے تب بی بی نے کہا کہ اللہ نے تم کو بیٹا دیا تھا سو لے لیا اور وہ تو اوسی کا
مال تھا تم غم نکرو القصہ اس بی بی کا بہت بڑا حال ہے اس جگہہ تھوڑا سا بیان کیا
ایک دن بہو نے کہا کہ تمہاری بات مجھے بھلی لگتی ہے تم چلی جاؤگی تو میں کس سے
پوچھونگی مجھے کوئی ایسی نصیحت کرو جو ساری عمر کام آوے کافیہ نے کہا کہ اللہ
تعالے نے نکاح کا حکم اسیلیے کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بڑھے خدا کی
عبادت کرے جو عورت نیک بخت ہو تھوڑی سی آمدنی میں اپنا گذارہ کرتی ہے
کر میاں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے طرح طرح کے کپڑے گہنے سرمہ مسی کنگھی کی فرمائش
نہیں کرتی ہی کہ دن رات نوکری چاکری کھیتی باڑی دکانداری سوداگری میں مارا
مارا پھرے اور سمجھتی ہی کہ میاں پر میرا کتنا حق ہے اور اوسکے ماں باپ بھائی
بہن کا کتنا حق ہے اور اوسکی دوسری بی بی کا کتنا حق ہے اسلیے زیور میں

معافی مکان دھن و دولت کیواسطے ناحق کسی سے نہین لڑتی ہی اور تن پیٹ
کو جو کچھ ملا اوسپر قناعت کرتی ہی اور خدا کا شکر کرتی ہی اور اگر عورت
لالچن لڑاکا بے نمازی ناشکر ہوئی تو باوجودیکہ اوسکی ساس اور سسر
اور سوت وغیرہ کوئی بھی نہو تب بھی ناشکری سے کبھی سکھہ نہین پاتی
اگرچہ کھانے پینے کو بہت کچھ میسر ہو لیکن سمجھہ دارون کے نزدیک سوکھا
ٹکڑا دلجمعی اور آرام کا بہت بہتر ہی ہزارون نعمتون سے جسمین پریشانی
اور رنج ہو جب ڈیڑہ مہینا گذر گیا کافیہ اپنی سسرال چلی گئی اور کافیہ اور شافیہ
دونون مل کر بہت اچھی طرح رہتین کبھی آپس مین کچھہ لڑائی جھگڑا نہوا اور
خدا کے فضل سے دونون کے لڑکے بالے بھی بہت ہوے اگر کوئی عورت اون
کے ملنے کو آتی تو کچھہ نکچھہ اچھی بات سیکھہ جاتی جب زندگی کے دن پورے ہوے
تو احمد اور محمود اور کافیہ اور شافیہ نے اپنے اپنے وقت پر انتقال کیا

حاصل حکایت چہارم

اگر جو شخص دیندار اور پرہیزگار مستحکم ہین وہ کبھی کسی کے کہنے سے اپنا ہو یا بیگانہ خلاف
شرع کام نہین کرتے اور اپنے نفع کو چھوڑ کر نقصان گوارا کرتے ہین اور
عوام لوگ اگر اون کے اوس فعل کے ترک کرنے پر طعن و تشنیع کرتے ہین
تو وہ اون کے کہنے پر خیال نہین کرتے دیکھو محمود کو ہر چند لوگون نے اس
بات پر ترغیب اور تحریص کی کہ یہ اپنے نکاح مین وہ رسمین کہ خلاف شرع
زمانہ مین رائج ہین بجا لائے مگر اسنے نمانا اور اوس شخص کی لڑکی کے ساتھ

نکاح کرنا قبول نکیا کہ جوان سب زمون نے ترک پر راضی نہ تھا اگرچہ
اوسکے گھر سے بہت سا سامان اور جہیز ملتا تھا اسنے خوف خدا سے ایسی
جگہ کو چھوڑ کے ایک مفلس غریب کی لڑکی سکے ساتھ نکاح کیا آخر کو اللہ نے
دونون میان بی بی کو دنیا مین بھی نیکنام رکھا اور آخرت کے سوا خدشہ سے
بھی بچایا

حکایت فیض آباد مین ایک شخص بہادر خان نام سے بی بی کریمہ بہت
خوبصورت اور نیک بخت اور دیندار میان کی بڑی تابعدار تھی اور وہ
بہادر خان احمق تھا ہر چند اوسنے کریمہ کا دلار پیار بہت کیا لیکن وہ تو
اپنے ماں باپ کی تعلیم کی ہوئی تھی کبھی اپنے درجہ سے زیادہ قدم نہ بڑھایا
اور ہمیشہ میان کا ادب اور لحاظ رکھا لیکن اوسکے کوئی لڑکا بالا نہوتا تھا
آخر تین برس کے بعد میان نے دوسرا نکاح کیا اس بی بی کا نام بدھو
تھا وہ ایسی شریر کہ تمام دن کریمہ کو گالیان دیتی اس سبب سے کہ
میان کا دل نئی بی بی پر اندونون مین رجوع ہو گیا تھا اور کریمہ کے یہان
کبھی کبھی دو چار گھڑی کو جاتا اور پھر چلا آتا جب میان کے جانے کی خبر
کریمہ کے یہان کبھی بدھو کو مل جاتی تو بہت واہی تباہی بکتی پھر جب میان
اوسکے پاس آتا تو سو منہ اپنا بنا کر مکان کی ایک کوٹھری مین چلی جاتی
جب وہ بار بار بہت خاطر داری سے احوال پوچھتا تو کہتی کہ مجھے بہت
دق نکرو یہان سے اوٹھ جاؤ اپنی کریما کے پاس بیٹھو جب یہ جان دیتے
ہو یہ بات سیکڑون جگہہ دیکھنے مین آتی ہے کہ جو جاہل بی بی کے رکھنے کا

قاعدہ نہین جانتا چاہے وہ میدان مین ہزارون کا مقابلہ کرتا ہو لیکن گھر مین
بی بی کا غلام بن جاتا ہی اور باہر اوسکو کوئی للکار کے پکارے تو اوسکو تلوار
مارے لیکن بی بی کے سامنے ایسے بیغیرت بن جاتے ہین کہ وہ اونکو بلکہ
اون کے ماباپ بھائی بہن کو بھی گالیان دے تو چون نہین کرتے غرض جب
بدھو میان کو ڈرڈرا دیتی تو وہ چپ چاپ باہر چلا جاتا بہادر خان سے ایک
دن کسی نے پوچھا کہ تم سمجھاتے کیون نہین وہ تمکو گالیان دے رہی ہی
وہ بولا کہ وہ شہزادی ہے اوسکے موںھ کون لگے لیکن یہ بات فقط ظاہر مین
کہنے کی تھی اور دل مین اوسکو اچھا جانتا اور خیرخواہ سمجھتا روپیہ پیسا
جو کچھ ہاتھ آتا سب اوسی کو حوالے کرتا کچھ دنون کے بعد بہادر خان نے کریمہ
کے یہان آنا جانا بالکل موقوف کردیا ایک دفعہ ضد کے مارے بدھو نے
چاہا کہ کریمہ کو کچھ عیب لگاؤن اور موںھ سے بیان بھی کردیا لیکن اوسکی
نیک بختی تو لوگون نے ہمیشہ دیکھی تھی بہادر خان کو اوسکی مانے بلکہ سارے
گھر والون نے اور محلے کے لوگون نے بہت قائل معقول کیا کہ یہ ہرگز ایسی
نہین ہی اور یہ ساری شرارت بدھو کی ہی اور اوس روز ساس نے کریمہ
سے کہا کہ میرا چھوٹا بیٹا جو کچھ خرچ دیتا ہی میرے اور تیرے کھانے کو
بہت ہی تو کسی طرح کا غم مت کر کریمہ بولی اللہ تعالے نے دوسرا
نکاح حلال کیا ہی مین کیون برا مانون کہ اپنی عاقبت کھوؤن وہ چاہین
دو شادیان اور کرلین میرے یہان کبھی نہ آوین اسکا غم نہین دنیا تو ایک
نہ ایک دن کٹ جاوے گی میری خوشی وہی ہی جسمین وہ خوش ہین میرے

سبب سے اون کی کسی بات مین حرج نہو خدا کرے کوئی لڑکا بالا ہو جاوے
تو اون کی آرزو بھی پوری ہو ایک روز کسی عورت نے کریمہ سے پوچھا کہ تم
سنگار کا بڑا شوق رکھتی ہو لیکن بہادر خان تو کبھی اس مکان مین آتے بھی
نہین اور حسن حن بدھو بیاہ کر آئی اوس روز تم نے بہت عمدہ جوڑا پہنا تھا
اسکا کیا سبب وہ بولی خدا کے فضل سے کپڑے کی کمی نہین ہے اور مین اچھا
کیون نہ پہنون مجھے کس بات کا غم ہے جو نصیبے مین لکھا ہے ضرور ہوگا چاہو مین
خوشی سے رہون یا ناخوشی سے اور وہ میرے مکان مین نہین آتے تو کیا
ہوا بہتیرے دن کے مرد دو دو چار چار برس پردیس مین رہتے ہین اور لوگ
بدھو کو بے فائدہ بدنام کرتے ہین اوسکے اختیار مین میری بھلائی برائی ہوتی
تو وہ آپ دن رات مصیبت مین کیون کاٹتی اب بھی خدا کے فضل سے اوس
سے زیادہ مجھکو چوگنا آرام ہے پھر اوس نے پوچھا کہ اون کی جدائی کا کیا تمھین
رنج نہین ہوتا کریمہ بولی شکر اور صبر کرنے والون کو کبھی رنج نہین ہوتا اور
ناشکر سدا دکھ مین رہتے ہین تم اپنی پڑوسن مغلانی کو دیکھو جب مرزا باہر نوکر
تھا تو بھی کہا کرتی کہ پردیس مین نوکری کے واسطے رہتا کچھ نہین آدمی اپنے
گھر مین رہ کر جو روکھا سوکھا ٹکڑا ملے اوس پر صبر کرے یہ بہت اچھا ہے
پھر جب مرزا موقوف ہو کر گھر آیا تب سے یہی رویا کرتی ہے کہ نوکری جاتی رہی
شادی کے تیرھوین مہینے بدھو کے ایک بیٹا پیدا ہوا بہادر خان کو بڑی
خوشی ہوئی بدھو نے ایک برہمن بولا کے پوچھا تو اوسنے کہا یہ لڑکا بہت
بخت آور ہے لاکھون روپے اپنے ہاتھ سے اوٹھا دیگا اور سارے

دشمنون کو زیر کرے گا اب بدھو کو لڑکا ہونے سے اور زیادہ غرور ہو گیا
کہ رحیمہ کو بہت حقارت کی نگاہ سے دیکھتی اور ایک نائن جو بدھو کی خدمت مین
رہتی تھی اوس سے کہا کرتی کہ رحیمہ میرے لڑکے کو دیکھ کر جلتی ہی نائن بولی کہ
وہ تو اپنی نیتی سے بانجھ کی بانجھ ہی رہی ٹھرون ٹون نہ آگے ناتھ نہ پیچھے
پگہا یہ بدھو سنکر بولی کہ خدا گنجے کو ناخون نہ دے یہی اوسکے حق مین بھلا ہی
غرض وہ لڑکا پانچ برس کا ہوا تو ایک دن بدھو کی مان سجیتی اپنے نواسے
کو دیکھنے آئی اور اپنی سمدھن کے ملنے کے وقت اوسکی نگاہ رحیمہ پر پڑی تو
دیکھا ہرے گلبدن کا ایک پاجامہ پہنے ہوے اور سرخ ٹول کا ایک لنبا
کرتا گلے سے پاؤن تک اور اوسپر لنکلاٹ کی چادر جسپر طرح طرح کے پھول
کڑھے ہوے ہین سر سے اوڑھے ہوے اور آنکھون مین سرمہ لگاے
ہاتھون مین مہندی رچی ہوئی ایک چھوٹی سی چوکی پر صاف شطرنجی بچھا کر
بیٹھی ہوئی سبز رنگ چنبیلی پر گلاب کے پھول کا کشیدہ کاڑھ رہی ہے
اور چار پانچ رنگ کا ریشم سامنے دھرا ہی اور وہ بہت خوشی سے بیٹھی
ہوئی اپنے کام مین مشغول ہی یہ دیکھکر سجیتی اپنے دل مین جل گئی پھر رحیمہ
نے ساس کے اشارے سے دو بیڑے پان کے لگا کر بہت ادب سے
سجیتی کو سلام کر کے خاصدان اوسکے روبرو دھر دیا اور پیچھے ہٹی سجیتی
نے کہا بیٹھ جاؤ بہادر خان کی مان بولی اسکی ہمیشہ سے عادت ہی کہ جب
چارپائی پر مین بیٹھتی ہون اوسپر یہ نہین بیٹھتی میرے روبرو دیا تو زمین
پر یا دوسری چارپائی پر بیٹھتی ہی پھر سجیتی نے اپنی سمدھن سے کہا کہ تمہاری

یہ تیجو بڑی شعور مند ہی پھر کریمہ کو پکار کے کہا کہ ذرا اپنا کشیدہ کاڑھا ہوا
ادہر لانا میری بی بی دیکھین کریمہ نے اپنی ساس کی طرف دیکھا اوٹھا کر دکھایا تو
اوس نے اشارے سے منع کر دیا پھر کہا وہ خالہ جان کی بالولی اگر تم کو معلوم
ہی کہ کریمہ کا باپ آگے چکلے داری کیا کرتا تھا اب بھی ہزارون روپیہ تھا
گھر مین موجود ہی یہ جو اچھے کپڑے پہنتی ہی سب اوسی کا ہی مجھے اتنا مقدور کہان کہ ایسا
بنوا دون پھر بھتیجی نے پوچھا کہ تمہارے یہان کہانا کون پکاتا ہی وہ بولی سب
سے کریمہ اور مین اس مکان مین رہتی ہون یہ ہمیشہ سے دو گھڑی رات رہے
اوٹھکر پہلے نماز پڑھتی پھر سارے گھر مین جھاڑو دیتی پھر برتن مانجکر
کھانا پکاتی ہی جب چھٹی ملی تو میلے کام کاجی کپڑے اوتار کے صاف کپڑے
پہن کر یا تو قرآن پڑھا کرتی ہی یا کچھ اپنا کپڑا سیتی ہی اور اوسکو اپنی چھوٹی نند
سے بڑی الفت ہی اسکو دیکھکر وہ بھی بڑی نمازی ہو گئی جب وہ سسرال
سے میرے یہان آتی ہی تو کسی وقت گھڑی دو گھڑی تو البتہ میرے پاس
بیٹھتی ہی باقی وہ دن رات کریمہ کے پاس بیٹھی رہتی ہی اور اوسکی محبت
ہی کچھ نیا پھول اپنے دل سے نکالتی ہی اوسکی ایک نقل نند کو بھیج دیتی ہی
اسکی صحبت مین اوسکو بھی بہت ہنر آگیا اس دفعہ سسرال جاتے وقت
وہ کہہ گئی ہی کہ اب جو آؤنگی تو بھابھی سے قرآن پڑھونگی اور پھول گوکھرو دار
گوٹے دوپٹہ پر لگانا سیکھونگی بھتیجی نے یہ سب سنکر معلوم کیا کہ ساس اسکو
بہت چاہتی ہی اب بھتیجی بھی بہو کی قدر ہوگی سمدھن سے رخصت ہو کر بہو
کے مکان مین جا کر گھڑی بھر تک رویا کی پھر نائن سے کہا ہاے قسمت

نکالا گیا کہ یہ قید مین رہے اور ہمیشہ اوس مصیبت مین رہے اب وہ اوس
فکر مین رہتی تھی کہ کرمیہ کو کسی طرح مار ڈالون تو میری بیٹی کا ساجھی اور کوئی
نہ رہے گا اور یہ فکر اوسنے ایک عورت سے بیان کیا تو وہ بولی مین مدت سے اسکی
تدبیر مین ہون مگر کوئی موقع نہین ملتا ان دنون بار بار پانچ دن سے کرمیہ اوس
کوٹھری مین سوتی ہی جس مین بہت سی لکڑیان اور اوپلے بھرے مین دل مین
آتا ہی کہ رات کو دروازہ کھلا پاکر سوتے وقت آگ لگا کر باہر سے کوٹھری کا
دروازہ بند کر دون کہ وہ اسی مین جل بھن کر رہ جاوے مگر یہ خطرہ ہی کہ
وہ چلاوے گی تو ساس آنگن مین سوتی ہی اوٹھ کر کیواڑ کھول دے گی سمجھتی
بولی اس کی تدبیر بہت آسان ہی مین اوس روز اوسکی ساس کو کسی بہانے
سے یہان بلا لاؤن گی پھر اوسکی فریاد کون سنے گا یہ تدبیر ٹھہرا کے سمجھتی نے
بہادر خان سے کہا کہ مین نے نواسے کی تندرستی کے واسطے سید سالار کی
منت مانی تھی سو اب کرنے کا ارادہ ہی تمہاری ماکو بھی مین بلاؤن گی اور
کرمیہ تو ایسے کام کو گناہ سمجھتی ہی وہ کاہے کو آوے گی وہ بولا بہت خوب جیسی
تمہاری مرضی ہو غرض ایک دن مقرر کر کے وہ اپنی سمدھن کو آپ جا کر بلا لائی
اور کہا تمہارے پوتے کی منت ہی جس مکان مین بہادر خان اور بدھو وغیرہ کو
آدمی رہتے تھے اوس مین بہت سی نیوتے والیان جمع ہوئین تو بہادر خان
کپڑون کے دو پٹارے جو بدھو کے پہننے کے تھے اور زیور کا صندوقچہ
وہان سے نکال کر اوس کوٹھری مین لایا جہان کرمیہ رات کو سوتی تھی
اور اوس سے کہا کہ یہ عامل کا مال ہی قلعہ پر سے سپاہی لائے مین اسے بہت

خبرداری سے رکھنا پھر اس خوف سے کہ شاید رات کو کوئی چور نہ لے جاوے
بڑے بڑے لگڑ اور گندون سے ڈھانک کر اوسکے اوپر بہت سا اوپلا چن
دیا کریمہ بولی آج اکیلی مین ڈرون گی تمھاری مرضی ہو تو رات کے وقت
کھڑکی کی راہ سے چچا کے مکان مین چلی جاؤن اور وہین سوؤن وہ بولا
کچھ مضائقہ نہین اتنا کہہ کر چلا گیا بدہو نے میان سے پوچھا کہ تم پا کہان
رکھ آئے اوسنے اپنے دل مین سوچا کہ کریمہ کا نام لون تو یہ بہت خفا ہوگی
اور ہوتے والیون کے روبرو غل مچا کر مجھے رسوا کرے گی اس ڈر سے بولا کہ
چچا کے گھر رکھ آیا بہادر خان ایک امیر کا رفیق تھا چالیس پچاس روپے
کے انداز سے وہ امیر ہر مہینے اسکو دیتا تھا اوس روز بہادر خان نے اپنی
نوکری پر جانے کے وقت کہا کہ آج رات کو وہان کچھ کام ہے کل صبح ہوتے مکان
پر آؤن گا جب پہر رات گذری تو کریمہ نے سوچا کہ مین مال چھوڑ کر کیسے چلی جاؤن
خدانخواستہ کوئی چور لے جاوے تو اون کے ذمے حاکم کا الزام آوے اسی
سوچ مین بے چراغ گل کیے ہوے اپنی کوٹھری مین سو گئی بدہو نے چپکے سے اگر دیکھا
تو اوسے غافل پایا اپنے گھر آگ لینے گئی لیکن وہان کسی کام مین ایسی پھنسی
کہ جلد آنہ سکی اس عرصے مین ایک سانپ چھت کے سوراخ سے نکل
کے کریمہ کی چارپائی کے پاس ایسے زور سے گرا کہ اوسکی آنکھ کھل گئی دیکھتے
ہی باہر بھاگی اور میان سے تو کہہ ہی چکی تھی سیدھی چچا کے گھر چلی گئی اور
گھبراہٹ مین کوٹھری کا دروازہ بند کرنا بھول گئی پہلے ارادہ کیا کہ سانپ کا
حال چچا کے گھر کہے لیکن سوچی کہ لوگ کوٹھری مین اوسکے مارنے کو گھسین گے

شاید عاقل کا صندوق کہین دیکھہ بیوین اسلیے چپکی سو رہی پہر رات باقی رہے
بدھو ایک آبخورے مین آگ لیکر کریمہ کی کوٹھری مین گئی تو دیکھا کہ چراغ گل ہے
جانا کہ کریمہ سوتی ہے دبے پانؤن تین چار اوپلون پر وہ آگ ہوا کے رخ دھر کر آہستہ
سے کیواڑ بھیڑکر باہر سے زنجیر لگادی اتنے مین چوکھٹ کے پاس ایک سانپ
نے اوسکے انگوٹھے مین کاٹ کھایا کہ بے تحاشا اپنے گھر کو بھاگی اور جاکر چارپائی
پر بدحواس گر پڑی وہ سانپ بہت زہر دار تھا اس باعث سے بیہوشی ہوگئی
لوگون نے حال پوچھا تو جواب دیا کہ پاخانے مین کسی جانور نے کاٹ لیا غوث نے
بولین کوئی چوہا ہوگا تم وسواس نکرو اوٹھہ بیٹھو آج لڑکے کی نسبت اور
خوشی کا وقت ہے اوسوقت وہ زخم سے بہت بیچین ہوئی لیکن اس بات سے
بہت خوش کہ صبح کو کریمہ کی لاش جلی ہوئی نکلے گی جب بدھو آگ لگا کر چلی آئی
تو گھڑی بھر کے پیچھے کوٹھری کی ساری لکڑیان اور اوپلے بھڑک اوٹھے لیکن
سوا اے اون پٹارون اور صندوقچے کے اور کچھ اسباب نتھا کریمہ کا چپا خانہ
کے واسطے اوٹھا تو کھڑکی کی روشنی نظر آئی اپنی بی بی سے کہا کہ دیکھو یہ کیا ہے
پھر ایک بارگی غل مچایا کہ آگ لگی آگ لگی لوگ چارون طرف سے دوڑے
لیکن کوٹھری تو بالکل آگ سے بھری تھی کسی کا مقدور نہوا کہ اوسکے اندر
گھسے اتنے مین بہادر خان بھی آگیا اور یہ حال دیکھہ کے کپڑے اور
زیورون کا خیال کر کے غش کھا کے گر پڑا لیکن لوگون کے سامنے
اون پٹارے اور صندوقچے کا نام نہ لیا لوگون نے کہا کہ تین روپے کی
لکڑی کا کیا افسوس کرتے ہو شکر کرو کہ کوئی آدمی نہین جلا جب کریمہ کی

زندگی کی خبر بدھو کو پہنچی تو مارے غم کے اپنا کلیجہ پکڑ کے بیٹھ گئی لیکن منھ سے
کچھ نکہا گھر مین یہ مصیبت دیکھکر ساری نیوتنے والیان اوسی روز رخصت
ہوئین دوسرے دن آگ ٹھنڈی ہوئی تو بہادر خان نے زیور کا ڈھونڈھنا
شروع کیا اوسکی ساری چاندی اور سونا گل کر ایک تھکا ہو گیا تھا اور
دو سو روپے کا ایک جگنو جسکے بیچ مین ایک بڑا ہیرا اور گرد اوسکے موتی جڑے ہوئے تھے
اور وہ کریمہ سے چھین کر بدھو کو دیا تھا سو وہ ہیرا اور موتی جل کر دو کوڑی کا ہو گیا
یہ دیکھکر بہادر خان پچھتایا اور دل مین سمجھا کہ یہ کریمہ کا صبر پڑا اور یہ اوسکے
آہ کی آگ ہے جسنے گھر برباد کیا اور جانا کہ کسی کا حق چھین کر دوسرے کو دینا
اچھا نہین ہوتا بدھو نے جب اپنے میان سے پٹارے اور گہنے کی خبر سُنی
رنج کے مارے ایسی بُری نوبت ہوئی کہ سوائی مرنے کے اور کچھ باقی نرہا
چار پانچ دن کے بعد سانپ کے کاٹے سے بدھو کا پانون سڑنے لگا اوسکا
بہتیرا علاج کیا لیکن اچھا نہوا پھر لوگون نے صلاح دی کہ اسی طرح سڑتے سڑتے
دو گز کر یہ مر جاوے گی مناسب ہے کہ پانون جلد کاٹا جاوے آخر کاٹ کر تیل مین تلا
گیا اوس روز بدھو کی جان پر ایسا صدمہ ہوا کہ رو رو کر موت کی آرزو کرتی
تھی پھر چھ مہینے تک وہ اوسی دکھ مین رہی جب چنگی ہوئی تب بیٹھے بیٹھے چلتی
تھی جو کوئی یہ حال سُنے گا جانے گا کہ بدھو نے ساری عمر کے لیے بدنیتی سے توبہ کی
ہوگی لیکن پیدایشی شریر جیون جیون گناہ کرتا ہے تیون تیون اوسکا دل ایسا سخت
اور سیاہ ہوتا جاتا ہے کہ اچھی بات اوسمین اثر نہین کرتی اوسکی عادت تھی کہ کریمہ
اور ساس کو ہزارہا گالیان دیتی ایک دن بہادر خان نے کہا کہ اماں اور کریمہ

سے تو آج تک تیرا کچھ قصور نہین کیا یہ سنتے ہی آگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ اگر مین قصوروار
ہون تو کوئین مین ڈوبتی ہون یہ کہکر سسکتے سسکتے کوئین کے پاس جا ٹھہری
اور جیسے گرنے کا ارادہ کیا ویسے ہی سیان نے لپک کر جھپٹ کے پکڑ کے کھینچ لیا
کیا بیس دن کے بعد ایک دفعہ بھیتی اپنے نواسے اور بیٹے کو دیکھنے آئی تو بدھو نے
اوس سے کہا کہ کریمہ جب تک جیتی ہے تب تک مجھے چین نہ ملیگی وہ بولی کہ کسی طرح
اوسے زہر دے دو تو گھر پاک ہو جاوے بدھو بولی کہ اونگوڑی بھیتیا جھٹ بول اٹھی
مونڈ مونڈی خدا تجھے غارت کرے تو نے آگے صلاح دے کے میرا گہنا اور کپڑا اجاڑا
مین ملادیا اور سانپ سے کٹا یا نیچی لنگڑی ہو کے بیٹھی ہون آ گئے مجھے کھانے آئی
ہو تو کھالے پھر اوس وقت ماں بیٹی مین ایسی لڑائی ہوئی کہ کونجڑن قصائن بھی اتنا
نہ لڑے گی تیسرے روز بھیتی نے چپکے سے بدھو کے کان مین کہا کہ مین تھوڑا سنکھیا
لیتی آئی ہون کریمہ تو اکثر روزہ رکھتی ہے جو بیٹی بھرن افطار کے وقت شربت
بناتی ہے اوسے پانچ روپے دیکر زہر ملوا دو اور امید ہے کہ وہ کہنا مان لے بدھو نے
بہن بھرن کو بلا کر سمجھایا کہ تو ایسا کام کرے تو جو درماہہ تجھے وہان ملتا ہے
اوسکا دوگنا مین تجھے دیا کرونگی اور ساری عمر کو تیری احسانمند ہونگی
اور آج یہ پانچ روپے تو اسکا چھلہ بنوا کر پہنو غرض بہن بھرن نے لالچ مین
آکر اوسکے شربت مین شام کے وقت زہر ملایا لیکن ڈری کہ یہ حال کھلے
تو میرا گھر بار تباہ ہو جائے گا پھر سوچی کہ مصری اور کیوڑا تو ان کے گھر کا ہے
مجھ پر کیسے الزام ہوگا پھر خیال کیا کہ کریمہ نے میرے ساتھ بڑے بڑے سلوک
کیے ہین آج تک کبھی مجھے گالی نہین دی کوئی کڑی بات نہین کہی بلکہ جو قصور

ہوا معاف کیا اور میری طبیعت ماندی ہوئی تو میرے بدلے آپ سارا
پانی بھر لیا ایسے آدمی کو زہر دیکر خدا کو کیا مونھہ دکھلاؤنگی وہ شربت
لیے ہوے اپنے دل مین یہ سب سوچ رہی تھی کہ کریمہ نے شربت مانگا
وہ گھبرا کر بولی کہ بی بی ذرا ٹھہر جاؤ اس شربت مین کچھہ پڑ گیا ہے اسے
دروازے کی چمارن کو دیکر مین ابھی آتی ہون یہ کہکر جلدی سے باہر جاکر
ڈیوڑھی کے ایک کونے مین مٹی کا بدھنا چھپا کر اس ارادے سے رکھہ دیا
کہ فرصت کے وقت پھینک دونگی پھر گھر مین جاکر دوسرا شربت بنا
کر اوسے پلایا اتفاقاً اوسی وقت بدھو کا بیٹا گولی کھیلتا ہوا ڈیوڑھی مین
آیا تو اوسکی گولی اوس کونے مین جاگری جہان وہ شربت ڈھانکا ہوا رکھا
تھا دیکھکر اوسنے تھوڑا سا پیا تو میٹھا معلوم ہوا اور بھی پیا جب آدھا رہا تو
اوٹھا کر مکان مین لے گیا اور وہ اپنی نانی کو بہت ہلا ہوا تھا اوس دالان
مین لے گیا جہان وہ بیٹھی تھی اور پیالے مین ڈال کر نانی سے کہا کہ تو
آما نے تمہارے واسطے بھیجا ہے وہ بولی کہ خدا تیری عمر زیادہ اور تیرے
دونون دشمن جادی اور کریمہ کو غارت کرے لاؤ مین اسوقت پیاسی بیٹھی
تھی اور جی مارے گرمی کے گھبرا رہا تھا دل چاہتا تھا کہ تھوڑا شربت
ہوتا تو پیتی آج کل جیٹھہ کی گرمی مین نگوڑے دن پہاڑ ہوتے ہین آدمی کہان
تک پانی پیا کرے میرا پیٹ تو پیتے پیتے پھول کر ڈھول ہوگیا اتنا کہہ کر
پی گئی وہ شربت بہت ٹھنڈا تھا اور خوشبودار تھا پی کر بہت خوش ہوئی
اوسی وقت بدھو سامنے آگئی تو اوس سے کہا کہ اس وقت اسکے پینے

سے میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا اقبال تو ابھی ہی آج دشمن نہ بچیگا بدھو سنکر ہنسنے لگی لیکن اوسکو شربت کی خبر تھی جانا کہ شاید ٹھنڈا پانی پیا ہی مچھر سمجھتی تھی سنے کہا کہ ابھی سے کھانا کھایا تو اچھا ہی اسلیے کہ گھڑی دو گھڑی مین کریمہ مرجاویگی تو تمام رات بلکہ کل پہر دن چڑھے تک کھانا نصیب ہوگا دو گھڑی کے بعد سمجھتی بیہوش ہو گئی اور رو رو انسے پر وہ لڑکا بھی کھیلتا ہوا گھبرا کر گر پڑا اور تھوڑی دیر مین تڑپ تڑپ کے دونون مر گئے لیکن بدھو کو معلوم نہوا کہ کس سبب سے ہوا رونے اور سر پیٹنے اور اپنے بال کھسوٹنے لگی تمام محلے کی عورتین دوڑین اکیا ہی کیا ہوا وہ بولی کہ کریمہ اور اوسکی ساس نے جادو کر کے میرے لڑکے اور بانکو مار ڈالا غرض ساری رات واویلا مچا رہا بہادر خان آدھی رات کو اپنی نوکری پر سے دوڑا آیا اوس بڑھیا کا یدن زہر کے اثر سے پھول کر ساری رات مین کُپا ہو کر جا بجا سے پھٹ گیا تھا محلے کی بعضی عورتون نے شبہہ کیا کہ بدھو کی نگاہ مین غصے کی وقت دوست اور دشمن برابر ہی شاید اوسنے مانکو زہر دے دیا کوئی کہتا کہ مانکو دیتی تو تعجب نہ تھا لیکن اپنے بیٹے کو کیون دیتی کوئی بولا اوس پر کریمہ کا صبر پڑا ایک عورت جو پڑوس مین رہتی تھی بولی کہ خوب ہوا اوسکا بیٹا مر گیا پرسون کے دن میرا لڑکا اور وہ ساتھ کھیلتے ہوے لڑنے لگے تو بدھو نے ناحق مجھے پچاس گالیان دین سو یہ میرا صبر پڑا جب بیٹا مر گیا اور بدھو لنگڑی تھا ہو کر بہت بدصورت ہو گئی تو بہادر خان نے اولاد کی امید پر تیسری دفعہ شادی کی اس بی بی کا نام شبراتن تھا اور یہ ایسی شریر نکلی کہ بدھو کی شرارت

اوسکے سامنے پاسنگ مین بھی نکاح کے دسنوین ہیسنے بہادر خان سرکار کے
حکم سے لکھنئو کو گیا تو یہان شبراتن نے بدھو کا دم ایسا ناک مین کیا کہ وہ اپنے
مرنے کی آرزو کرنے لگی لیکن مونھ مانگی موت کہان ملتی ہو ایک دن بہت
ناچار ہو کر بدھو نے ایک موقع پاکر شبراتن کے کہانے مین زہر ملا دیا اور اوسی
دن شبراتن نے بھی اوس سے کہا کہ سنو بہن مین نے تمھین بہت ستایا میرا
قصور معاف کرو پھر بہت لگو ہتو اوسکے روبرو کرکے اوسکو کھانا کھلایا لیکن
اوسمین دھتورا ملا دیا جب وہ بیہوش ہوئی تو یہ ڈری کہ ہوش مین آویگی
تو مجھے بھو نہین رسوا کرے گی اس ڈر سے اوسکے مونھ مین پہلے کپڑا ٹھونس دیا
پھر پھر گھسیٹ کر اوپلے کے مکان مین لٹا کر اوسمین آگ لگا دی اور
دروازہ باہر سے بند کرکے آپ جلدی جلدی وہ کھانا کھانے لگی جسمین بدھو
پہلے زہر ملا چکی تھی کھانے کے بعد سوچی کہ وہ تو جل گئی لیکن لوگ مجھی
کو پکڑینگے اسلیے کہ گھر مین سوای میرے اور اوسکے کوئی نہین تھا کہ یہ بلا کرے
کے سر پر پڑے تو خوب ہی اوسی دم اوسکے آگے جاکے ہاتھ جوڑ کے کہنے لگی
کہ بہن آج بدھو کو نہین معلوم کیا ہوا اور وہ خلاف کوٹھری مین پڑی ہی اس
وقت میرے ساتھ ذرا وہان تک چلو تو اچھا کہ وہ بولی ایسی کے دکھ درد مین
شریک ہونا تو ثواب ہی لیکن اٹھنے میان ... کرکے کہا کہ سات
برس ہوے ہونگے کہ اوس وقت نے مجھے اوس گھر سے جانے سے منع کیا ہی
اب مین ... کیسے چلون پھر شبراتن نے ساس سے کہا کہ تم کرید کو حکم دو
اوسنے پہلے تو مجھ سے انکار کیا اور کہا کہ یہ وہی بدھو ہی جسنے ناحق کریم کو

ہے بہت ستایا اور جلایا ہے اور زہر دینے کا ارادہ کیا تھا خدا اوسکو غارت
کرے لیکن جب شہراتن بہت ہاتھ جوڑنے اور پاؤن پڑنے لگی تو کریمہ
نے کہا کہ تو جا کر ذرا دیکھ آ لیکن بہت نہ بیٹھنا وہ بولی مین تو بے
اوس بیگم کے پوچھے گھر سے باہر پاؤن نہ دھرون گی ساس کو کئی دفعہ
اس بات کی آزمایش ہو چکی تھی کہ بے میان کی مرضی کے چوکھٹ سے
باہر قدم رکھنے کو بھی گناہ سمجھتی ہے چنانچہ جب کریمہ کے نکاح کو برس دن
گذر چکا تھا ایک دن اوسکا چھوٹا بھائی ڈولی لیکر دوڑا آیا کہ جلد سوار
ہوکر چلو اماں اس وقت بیماری سے بیہوش ہو گئی ہین لیکن میان جی
اوسوقت گھر مین نہ تھا ساس نے ہر چند سمجھایا کہ تو چلی جا مین اوس سے
کہہ دون گی وہ خفا ہو تو میرا ذمہ ہے لیکن وہ ہرگز نہ گئی دو پہر کے بعد وہ گھر مین
آیا تو اوس نے جانے کو کہا اور یہ بھی کہدیا کہ ہمیشہ کے واسطے جب کوئی ایسی
بات ہو تو بے میرے پوچھے اپنی ماں کے گھر چلی جایا کرو پھر جب وہ پھر گئی اور اوسکے
باپ اور ماں کو دیری کا سبب معلوم ہوا تو وہ دونون بہت خوش ہوے باپ
بولا اگر کریمہ اسی راہ پر ہمیشہ چلے گی تو اپنی دنیا اور آخرت سنواریگی غرض
شہراتن نا امید ہو کر اپنے گھر چلی گئی پھر کریمہ نے اپنی ساس سے پوچھا
کہ اوس نے تو مجھے کبھی زہر نہین دیا اور نہ کبھی جلایا یہ کیسی بات ہے جو شہراتن
نے کہی تھی وہ بولی ہو تو اپنے نماز روزے مین لگی ہے تجھے دنیا کی خبر نہین
کہ کیا ہوتا ہے لیکن جو خدا کے بھروسے پر رہے اوسکا وہی نگہبان ہے شہراتن
نے اپنے مکان مین پہونچکر سوچا کہ بڑی مشکل ہوئی خیر اب بھی یہ ہو سکتا ہے

اوسکی لاش کو ٹھریا مین ڈال دون پھر سو لنے اور پھٹنے کے پیچھے جب وہ نکالی
جائیگی تو مین لوگون سے کہونگی کہ جب مین سوتی تھی شاید اوسوقت
کوٹھریا مین گر پڑی یہ خیال کر رہی تھی کہ یکبارگی بیہوشی آئی اور وہاں کوٹھری مین
گر گئی ایک دھوبن کا گھر بدھو کی دیوار سے ملا تھا مرنے کے وقت بدھو اور شبراتن کے
گلے سے زور زور سے خرخراہٹ کی آواز اوسے سنائی دیتی تھی اور جانتا
کہ رات دن کچھ نہ کچھ اسکے گھر مین آفت ہوتی ہین بدھو اپنے لڑکے کی طرف دار ہو کر
ہمیشہ دھوبن کے لڑکے کو گالیان دیا کرتی تھی اس سبب سے وہ اپنے گھر
مین چپکی ہو رہی تھی صبح کے وقت پہلے پہل مہترن آئی تو دروازہ بند پایا ہرچند پکارا
کہ جواب دینے والا کون تھا پھر سقن آئی وہ بھی چلا کر پھر گئی اتفاقاً اوسی روز چار
گھڑی دن چڑھے بہادر خان بھی لکھنؤ سے اپنے مکان مین آ پہنچا تو دروازہ
بند پایا گو پہلے ارادہ کیا کہ ماں کے مکان مین جاؤن پھر اس خیال سے کہ کریمہ
بیچاری دیکھنے کی جو مین شبراتن کے واسطے لایا ہون وہان نہ گیا لیکن گھبرایا
کہ اب تک دروازہ بند رہنے کا کیا سبب ہے سارا اسباب باہر رکھ کے اکیلا ماں
کے مکان مین گیا کریمہ نے اوٹھ کر سلام کیا اور خیریت پوچھی اوسنے گھبراہٹ
مین اوسکی بات کی طرف کچھ دھیان بھی نکیا اور یہی پوچھا کہ وہان دروازہ
اب تک کیون بند ہے وہ بولی مجھے تو مطلق خبر نہین وہ بولا کہ اتا کو جلد بلاؤ وہ
ایک کوٹھری مین نہاتی تھی آنے مین کچھ دیر ہوئی تو دروازے پر جا کر
سیڑھی لگائی اور اندر اوتر کے دیکھا تو شبراتن اپنے بچھونے پر مردہ
پڑی ہے اور زہر سے بدن سڑ گیا اور بڑی بدبو آتی ہے پھر ایک کوٹھری

مین بدھو کی جلی ہوئی لاش ملی اوسکے بدن کی چربی ایسی بدبو کرتی تھی کہ وہان
ٹھہرا نگیا سو منھ پر رومال رکھہ کے دروازہ بھیتر سے کھول کر جلدی سے
باہر نکل آیا اور مردے نکالے گئے غرض دونون کو دفن کرنے کے بعد گھر کی ردی
شہر سے کھنچے کو دی تو جو روپیہ گھر مین بچ رہا سمیٹ لیا بہادر زمان نے اپنے دل
مین سوچا کہ جو جیسا کریگا ویسا پاویگا اپنا اپنا کیا الٹ دونون نے سزا پایا
یہ احوال کہا وہ بولی کہ مین نے آج تک کبھی تیری خوشامد نہین کی مین تو سچی
بات کہتی ہون کہ مجھے ان دونون کے مرنے کا بالکل افسوس نہین لڑکے
کے مرنے کا البتہ غم ہوا تھا بہادر زمان کو اولاد کی بڑی آرزو تھی کہ مال اسباب
جو ہزارون روپیے کا گھر مین تھا سب کا مالک بنے لیکن بدھو اور شرارتن کی
شرارت دیکھ کر عورتون کی طرف سے ایسا دل ہٹ گیا کہ پھر کبھی شادی
کا ارادہ کیا اب وہ اور کریمہ اور اوسکی مان سب ایک گھر مین رہنے لگے خدا کی قدرت
سے برس دن پیچھے کریمہ کے ایک بیٹا پیدا ہوا بہادر زمان کو اوسکے ہونے سے بڑی
خوشی ہوئی ہمیشہ دادی اوسکو اچھا اچھا کپڑا پہناتی اور اپنے پاس
لیے رہتی پر وہ پینے کے وقت اپنی مان کے پاس جاتا تھا اور جب رات کو
روتا تو ساری رات دادی لیے کھڑی رہتی ایک دن کریمہ کی نانی نے موقع
پاکر چپکے سے کریمہ کے کان مین کہا کہ تمہین مبارک ہو کہ بدھو اور شرارتن کا نام
نہ رہا یہ سنکر اوسکی آنکھ مین آنسو بھر آئے کہنے لگی سنو خالہ اگر مین جانتی کہ
مین کبھی نہ مرونگی تو شاید خوش ہوتی لیکن ایک دن تو مجھے بھی مرنا ہے
مجھے اس بات کی بالکل خوشی نہین اور کیا معلوم کہ میری موت کس طرح

لکھی ہی ایک روز بہادر خان نے خیال کر کے دیکھا کہ یہ ایک بہت خوبصورت
ہار پھول کا بنا کر گلے مین پہنے بیٹھی ہی دل مین سوچا کہ اسکو گہنے کی بڑی ہوس ہی
اپنی مان سے یہ بات پوچھی تو اوسنے بیان کیا کہ آٹھ برس سے اسکی مین عادت
دیکھتی ہون کہ اوس کونے کے چمن مین بارہون مہینے ہر فصل کے موافق کوئی
نہ کوئی پھول بویا کرتی ہی اور ہمیشہ اون کے بیج احتیاط سے سال بھر رکھے رہتی
ہی اور وضو کی چوکی اوسکے کنارے بچھائی ہی اور ہر وقت جب فرصت ملی
تو کھرپے سے اوسکی کیاریان ایسی خوبصورت اور سُڈول بنائی ہین کہ دیکھنے
مین بہت بھلی لگتی ہین تم ذرا اوس طرف جا کے دیکھو تو بہادر خان اوس طرف گیا
تو دیکھا کہ بیس ہاتھ لنبی اور بیس ہاتھ چوڑی ایک بڑی کیاری اوسکے بیچون
بیچ مین وضو کی چوکی بچھی اور چارون طرف سے اوس چوکی تک جانے کو راہ بنی ہی
اور ہر طرح کے پھول کھلے ہین دیکھ کر بہت خوش ہوا بعد اوسکے سارا گہنا
بدھوا اور شیرا تن کا جمع کر کے سُنار سے صاف کر وا کے اپنی ماں سے کہا کہ یہ
یہ پہنا کرے اب پھول کا ہار پہنا کرے ضرور نہین ساس خوشی خوشی زیور اوسکے روبرو
لا کر بولی کہ تم یہ پہنو کہ یہ زیور دیکھ کر بہت روئی اور روتے روتے ایسی ہچکی
بندھ گئی کہ موںھ سے بات نہ نکلتی تھی ساس اوسوقت تو چپکی ہو رہی دوسرے
وقت رونے کا سبب پوچھا تو وہ بولی کہ یہ وہی گہنا ہی جسکے پیچھے بدھوا اور شیرا تن
مین کیسی کیسی لڑائی ہوتی تھی اور ساری عمر اوسکے جمع کرنے مین کیسی کیسی
مصیبتون مین گرفتار رہین اور آخر کو اونکا کیا حال ہوا میرا جی کانپتا ہی کہ
مین بھی کہین زیور کی شامت مین گرفتار نہو جاؤن اور اب تو میری عمر

پچیس برس کی ہو گئی ایسی چیزون کی آرزو دل مین کم ہی ستاتی ہے دلہن
بھو کی اس بات سے ایسا اثر ہوا کہ وہ بھی رونے لگی اور کہا کہ تیری سی عقل
خدا سب کو دے میری عمر تو پچاس برس کی ہو چکی لیکن آج تک دنیا کی
لالچ دل مین بھری ہی اتنا تو البتہ ہوا کہ تیرے بار بار سمجھانے سے مین نماز
پڑھنے لگی اگر تیری مرضی ہو تو گھر بار کا بندوبست تو کیا کر اور مین تجھ سے
قرآن پڑھنا شروع کرون وہ بولی تم ہر طرح گھر کی مالک اور میری ماں کی
برابر ہو تمہارا ارادہ ایسا ہوا ہی تو مین ہرگز منع نہین کرتی ایک دفعہ بہادر جہان
نے کرید سے کہا کہ مجھے تعجب آتا ہی تمہاری طبیعت سے کہ گہنا تمکو پسند نہین
لیکن پھول کا ہار بازو بند وغیرہ بنا کر پہنتی ہو اور ہمیشہ ساری گرمی بھر روز
ایک پنکھا پھولون کا بنا کر اپنے پاس رکھتی ہو اسکا سبب نہین معلوم ہوتا وہ بولی
کہ پہلے تو انکا شوق تو مجھے لڑکپن سے آج تک رہا اور امید ہی کہ اور بھی کچھ دنون
تک رہے گا اگر سچ پوچھو تو جو خوبصورتی پھول کی ہی سونے چاندی مین وہ بات
کہان ہی لیکن لوگ قیمت کیطرف دیکھتے ہین زیور کے رنگ ڈھنگ کو نہین
دیکھتے اور بعضی نادان عورتین بھاری وزنی گہنا پسند کرتی ہین ناک کٹنے
کان پھٹنے اور ہاتھ پانون زنجیری ہتھکڑی پہننے سے نہین ڈرتین بلکہ
خوش ہوتی ہین سچ پوچھو تو ان مین اور بندی خانہ کے قیدیون مین کیا فرق ہی
بہادر جہان بولا کہ تم گہنا کبھی نہین پہنتی ہو اسکا کیا سبب وہ بولی لڑکپن مین جب
تک میرا بیاہ نہین ہوا تھا میری ماں ہمیشہ لالچی عورتون کی تکلیف کا حال اور
گہنے زیور کی برائیان بیان کیا کرتی تھی لیکن مین اوسکو قصہ کہانی سمجھتی تھی

اور شروع مین زیور کا شوق مجھے تھوڑا بہت ہوا تھا لیکن جب تم نے میرا
جگنو چھین کر بدھو کے حوالے کیا تو مجھے برا معلوم ہوا تب اماں کی نصیحت مجھے
یاد آئی کہ گہنے کی محبت سے آخر رنج ہوتا ہو اوسی دن سے مین نے اپنا کان
اینٹھا کہ آگے ایسا شوق نکرونگی پھر جو کچھ اپنی ماں سے سُنا تھا بدھو اور
شبراتن کا حال گہنے کی بابت اپنی آنکھون سے دیکھا بھلا جو ایسی مصیبتین
دیکھ چکا ہو اوسکو زیور کب پسند ہوگا ہان جسکی عقل کی آنکھ پھوٹی ہو
اوسکی بات نرالی ہی بہادر خان بولا پہلے تو گہنے مین دو آدمیون کا ساجھا
تھا اوس سے لڑائی ہوا کرتی تھی اور تمھارا تو اب کوئی شریک نہین وہ بولی
گہنے مین زکوۃ کا بکھیڑا اسپر یہ موجود جتنی عورتین ہو رہین ذرا مین اونکو
بھی اوڑھا کرنے مین کبھی کبھی دیر ہو جاتی ہی اور رکھنے بیٹھنے تو نے پہو بیٹھے کا حساب
بھی مشکل ہو مجھے تم اسکے بیٹھنے سے معاف رکھو کچھ دنون کے پیچھے بہادر خان
کی ماں بیمار ہوئی جانا کہ اب مین بچونگی کریمن سے کہا افسوس میرا ارمان تمھارا
ابھی تک تمام نہوا خدا کے فضل سے کچھ دنون مین بیٹا کا سہرا ہوگا اسکو تم
ضرور چڑھانا پھر ایک کوٹھری مین لے جا کر کہا کہ اس جگہ پر دو ہزار روپے
بہادر خان کے باپ کے وقت کے گڑے ہین تمکو خدا نخواستہ کبھی
مشکل ہو تو کام آوے گا یہ سنکر کریمن ایسی ڈری کہ اوسکے چہرے کا رنگ
اوتر گیا ساس بولی خیر تو ہی تو اوداس کیون ہوئی وہ بولی تم نے کبھی کوہ
نہین دی ایسے روپیون سے مین ڈرتی ہون پھر اپنی چھوٹی نند کا نام لے کر کہا کہ
تم اون کے حوالے کرو تو خوب ہی ساس اوسوقت کریمن کی ہمت اور دینداری

سے بہت خوش ہوئی اور کہا تو ایسی نیک نیت ہو تو کبھی محتاج نہوگی پھر دس برس کا حساب کر کے پانسو روپے زکوٰۃ مین دیے اور باقی سے ایک مسجد بنانے کے واسطے دونون بیٹون کو وصیت کی مرتے وقت بہادر خان سے کہا کہ مین تو خدا کے یہان جاتی ہون کریمہ کو اللہ کے حوالے کرتی ہون لیکن تم یہ سنو کہ میری بہو ہو تو یہ ہو اور بیٹی ہو تو یہ ہو اور یہ دنیا کی بھلی پھوہڑ ہا تو ن سے خبر نہین رکھتی جتنی اسکی خاطرداری کروگے گویا میری خدمت کی پھر کریمہ کو گلے لگا کر رونے لگی اور کہا کہ بچہ مین تو خدا کی بندی گنہگار ہون لیکن اوسکے کرم کا بڑا بھروسا ہے جہان تک تم سے ہوسکے قرآن پڑھ پڑھکر مجھے ثواب بخشتا کرنا پھر کریمہ کی ساس نے کلمہ پڑھتے پڑھتے انتقال کیا اوسکے مرنے کے پیچھے بہادر خان کے چھوٹے بھائی پر مفلسی آئی بہت تکلیف سے اوقات کٹنے لگی تو کریمہ نے میان سے کہا کہ تم اون کو اپنے ملا لو تو اچھا ہے وہ بولا ہمین اتنی گنجائش کہان کہ اون کے گھر کے چار آدمیون کی خبر گیری ہوسکے وہ بولی کہ بڑا بھائی باپ کی جگہ کہلاتا ہے تم پر اون کا بڑا حق ہے اور وہ تمہارے قسمت بانٹ نہین لینگے اون کی روزی بھی خدا بھیجیگا غرض اوسکے سمجھانے سے دونون بھائی کہ جو مدت سے جدا تھے اب ایک ہوگئے بعد اوسکے کریمہ اور بہادر خان مدتون تک جیے اور چار بیٹے اور دو لڑکیان پیدا ہوئین جب زندگی کے دن پورے ہوسے تو میان بی بی نے اپنے اپنے وقت پر انتقال کیا

حاصل حکایت پنجم

جو عورتین دانشمند اور صاحب عقل سلیم ہین وہ زیور پہننے کا شوق نہین رکھتی
ہین اگرچہ میسّر ہو اسواسطے کہ آدمی کا حال ہمیشہ ایک طور پر نہین رہتا جب
حالت تکلیف مین وہ گہنا صرف ہو گیا تو دو طرح کا رنج و انگیز ہوا ایک تو یہ
کہ اوس زیور کے تلف ہونے کا ملال دوسرے اور لوگون کی نظر مین بھی
ذلیل معلوم ہوتی ہی اور ساتھہ اسکے لوگ طعنہ زنی کرتے ہین کہ یہ عورت
گہنا پہن کر کیسا اِتراتی تھی اور کسیکو خیال مین نہین لاتی تھی اب دیکھو یہ وہی
ہی کہ جسکو اپنے زیور اور لباس پر کسقدر غرور تھا اب تانبے کا چھلہ بھی
نہین ہی کیسی بدنصیب ہی کہ جسکے پاس کچھہ نہ رہا زیور کیا اب تو روٹیونکو محتاج ہوگئی

حکایت ایک شخص مدار بخش نامے قدوائی جو لکھنؤ کی ایک مسجد مین مفلسی
اور تباہی کی حالت مین رہتا تھا ایک بار اپنا حال بیان کرنے لگا کہ مین نے
کبھی کسی کی نوکری نہین کی میرا دادا زمیندار تھا اوسکا گانؤن نواب گنج کے
علاقے مین اب میرے چچیرے بھائی کے قبضے مین ہی اوسمین سے چالیس بیگھے
زمین کا محصول پچاس روپے سالیانہ اور دس من ہر قسم کا غلہ مجھے ہمیشہ ملا
کرتا تھا اوسی پر اوقات بسری تھی جب میرا بیٹا اٹھارہ برس کا ہوا تو مین
مین اوسکی شادی ٹھہری برہمن کو بولا کر پوچھا تو وہ دولھا دولھن کی ساس کا
نام دریافت کر کے گھڑی بھر تک بیٹھا بچارا کیا پھر کئی دفعہ اپنی اونگلی پر گنتا
رہین سنگھہ نگہ کنبھہ سنگھہ کرک پر چھیک تولا کنیّان آخر بولا کہ کام بہت
سمرا ہوا ہوگا جسدن سے لڑکی تمہارے یہان آوے گی اوسی دن سے
ساری مفلسی جاتی رہے گی تب میری ساس نے ایک شوق پھر پاش

اور چار گرہ ہلدی اور ایک کلھیا کڑوا تیل اور چار پانچ درخت ہری دوب کے
او سپر رکھکر برہمن کو دیا آخر وہ تیل اور ماش اور ریجات اور لگن اور بیاہ کا دن
مقرر کر کے چلا گیا مین نے سوچا کہ بڑے گھر کی لڑکی آوے تو ہزار پانسو کا گہنا
بھی پاس ہوگا اور سو دو سو نقد بھی جہیز مین ملین گے میرے گھر کی آمدنی تو ہمیشہ
روٹی کپڑے مین خرچ ہو جاتی تھی اون کے گھر کے لایق برات لیجانے کا مجھے
مقدور نتھا لوگون نے سمجھایا کہ تمہارا یہ پہلا بیاہ ہی اور تمہارے بزرگون کا لوگون
مین بڑا نام ہی اسکی شادی مین دھوم دھام نہوئی تو لوگ کیا کہین گے اور اسمین
مین تو شبہ نہین کہ شرعی بیاہ بہت خوب ہی لیکن اس زمانے مین شرع پہ کون چلتا ہے
اور شرع کا مقدمہ بہت مشکل ہی ہان فقیری اختیار کرلی ہو تو سوٹا اور لنگوٹا
باندھکر کسی جنگل پہاڑ مین جا بیٹھو اور تم یہ نہین سمجھتے کہ تمہارے باپ نے دنیا مین
اپنا نام کیسا روشن کیا آدمی سپوت نہو تو کپوت بھی نہونا چاہیے کیا تم باپ کا نام
ڈبو دوگے غرض لوگ بہت میرے پیچھے پڑے تو مین نے کہا کہ میرے پاس تو دو پیسے
روپے کا بھی ٹھکانا نہین مین کہانسے یہ سب سامان کرون بڑی مشکلون سے
دو برس مین آہستہ آہستہ چار پانچ جوڑے کا سامان کیا ہی اونہون نے
کہا اپنے حصے کی زمین کسیکے پاس رکھدو پیچھے جب لڑکے کو سلامی ملے گی تو
چھڑا لینا مین نے کہا کہ آتش بازی اور ناچ وغیرہ مین سو روپے کا خرچ
ہی اور جب یہ ہوا تو اور کئی سامان بھی زیادہ کرنے پڑین گے سب ملاکر
دو سو روپے سے کم نلگین گے اونہون نے کہا میان اتنی کنجوسی پر کمر
نباندھو تمہارے گھر مین تو چاندہی آل اولاد کی شادی بیاہ مین کم

نصیب چمکا یکیا اپنے سفر پر قبر مین سڑ جاؤ گے اور دنیا کی تنگی ترشی تو چلی جاتی
ہے اسی طرح آدمی ڈرسے تو کاہے کو ٹھکانا لگے جن کے پاس کچھ نہین ہوتا وہ بھی
ہمت کرکے چار چار لڑکیون کا بیاہ کراتے ہین تم سے سامان نہو سکے تو آؤ ہم
تدبیر کردین پرتاب مل سیٹھ کے یہان ہمیشہ سے ہمارا لین دین ہے دلوا دیکے
یہان تمہاری زمین برس دن کے وعدے پر رکھوا دیوین تم کسی بات کی
فکر نکرو اور بھائی بند دنیا مین کام آتے ہین ایسے وقت ہم تمہارے شریک
نہو نگے تو کیا قیامت کو ہمکو تمہین بخشا دین گے خیر مین نے اون کے سمجھانے
سے وہ زمین ڈیڑھ سو روپے پر رہن رکھی اوسکے علاوہ پچہتر روپے اور
بھی اودھار لیکر شادی کا پورا سرانجام کیا لگن کے پیچھے ماش اور
بھات اور تیل کا دن مقرر ہوا اور دولھن اپنے گھر مانجھے مین بیٹھی
ایک روز بی بی اور دوسرے روز شاہزادہ کھلایا گیا کئی عورتین رات کے
وقت گاتی ہوئی لال پری کے تالاب سے جاکر مٹی لائین اور نیا چولھا بنایا
گیا پھر اوسمین آگ جلی تو گھر کی ساری لڑکیان جمع ہوکر ہا ہا ہا ٹھٹھا مارکر
ہنسین اور ایک گھروندہ بناکر چاول کی پیٹھی سے چھاپا گیا گھڑے رنگے
گئے دروازہ بھی چھاپا گیا اور دروازے پر ایک رسی مین آم کے پتے باندھ
کر لٹکائے گئے اور دروازے کی کنڈی مین ایک زرد پوٹلی مین رائی اور
نون اور تیل اور کالا ماش رکھکر باندھ دیا اسواسطے کہ دولھن کا آنا گھر مین
ستا وار ہو اور جس روز دولھن کے اوپر ہلدی چڑھی اوسکے دوسرے
دن ہمارے یہان سے مہندی بھیجی گئی برات کے روز دولھا سے پہلے

اور پانچ بھانڈ و نکو بلوا کر دو دن اور دو رات ناچ کرایا کھانے کا سامان گیہوں
اور ماش وغیرہ تو پہلے سے موجود تھا پندرہ من عمدہ چاول بانسی کے البتہ منگوانے
پڑے لیکن تم جانتے ہو کہ شادی مین بہت کام پڑتا ہی تھوڑا تھوڑا کر کے سارا ذخیرہ
خرچ ہو گیا برات کے دن پہر رات گذرے دولھا سسرال کے دروازے پر پہونچا
تو آتش بازی چھوٹی اور ناچ ہونے لگا محلے کی ساری عورتین کوٹھے پر تماشا
دیکھنے کو چڑھین تو جن کو مین نے کبھی نہ دیکھا تھا وہ سوقت نظر آئین پیچھے سے جب
مین نے تیسرے روز نائن کو ایک ایک کا پتہ نشان چہرہ مہرہ اچھی طرح بتا کے
پوچھا تو اوسنے کہا وہ فلانے کی بہو ہی اور ادہر والی فلانیکی نواسی اور پچھم کے
کوٹھے پر فلانے کی بہن تھی جو پارسال نواب گنج مین بیاہ گئی پھر جب دولھا
گھر میں گیا تو ساری عورتین اوسکے سامنے آکے جمع ہوئین آدھی رات کے وقت
قاضی آیا تو پانچ لاکھ اشرفی اور دو ہزار من سونا اور چالیس ہزار من چاندی
کا مہر مقرر ہو گیا نکاح پڑھا گیا قاضی کو پہلے چار آنے پیسے دیئے تو وہ راضی
نہوا اور بولا کہ نکاح پیچھے آٹھ آنے بزرگون کے وقت سے بندھا
چلا آتا ہی اسکی دستاویز میرے پاس موجود ہی تم نہ دوگے تو مین نالش کر کے
سزا دلواؤن گا پھر مین نے پانچ آنے دیئے تب بھی راضی نہوا اور گھڑی بھر تک
بیٹھا غل مچاتا رہا آخر کو چھ آنے اور ایک کچا پیسا دے کر اوسکو راضی کیا اوس رات
کو دولھن کے باپ نے ارادہ کیا کہ باہر آکر مجلس مین بیٹھے لیکن اوسکی بی بی نے
منع کیا کہ کیا تمہاری عقل ماری گئی لڑکی کا باپ بھی کہین باہر نکلتا ہی تم اسی کونے
مین چپ چاپ منہ لپکے بیٹھے رہو اس سبب سے وہ باہر نہ آیا غرض نکاح کے بعد

صبح کو دولھا گھر میں گیا تو میراثن آئی اور ساری رسم سوم کے بعد پانسو
روپیے کا گہنا اور تین لگن اور ایک بڑا دیگچہ اور رکابی کٹورہ وغیرہ چھوٹے
چھوٹے چالیس برتن جو لڑکی کو جہیز میں ملے تھے سب برادری کے سامنے
دکھلایا گیا اور سو روپے سلام کرائی کے اور ایک تلوار تھنال مُٹھنال چاندی
کی لگی ہوئی اور سواری کا ایک ابلق ٹانگھن دولھا کو ملا غرض برات رخصت
ہوئی جوشی خوشی دلھن کو اپنے دروازے پر لائے لڑکیوں نے دروازہ بند کر لیا
کہ پہلے ہمارا حق دو تو کھولیں غرض دس روپے دینے کا اقرار کیا پھر ڈولی
ڈیوڑھی میں رکھی گئی دولھا اپنی بی بی کو سب عورتوں کے سامنے اوٹھا کر
مکان کے بھیتر لے گیا پھر جلوہ دکھایا گیا لڑکے کی ماں ہوئی جو اکھیلا گیا جنھوں
نے مجھے مہاجن سے قرض دلایا تھا اوس روز مہاجن سے جا کر کہا کہ تم بیٹھے
کیا ہو سو روپے سلام کرائی میں ملے میں انہیں کا توقع ہے فی الفور مہاجن آ کر سر پر کھڑا
ہوا اور تقاضا کر کے لے گیا دوسرے دن چوتھی میں پچاس آدمی اور دس گھوڑے
اور ایک ہاتھی لیکر میرے گھر آئے پہلے میں یہ سمجھا تھا کہ آدمی کم آوینگے اور
جو کچھ کھانے پینے کا سامان جمع کیا تھا پہلے ہی خرچ ہو گیا تھا ناچار عزت
کا معاملہ سمجھکر میں نے اپنی بی بی کا جوشن اور بازو بند ستر روپے پر گرو
رکھکر جلدی جلدی سارا سامان کیا لیکن تب بھی پکتے پکاتے آدھی رات
گذر گئی جب وہ لوگ کھانے بیٹھے عورتوں نے گھر میں اوٹھی ٹولی گانا شروع
کیا وہ لوگ کھانا کھاتے ہوئے گالی سُن سُن کر ہنستے جاتے اسلیے کہ اوس
روز گالی کھانے کا دستور ہے مگر اتفاقاً اون میں ایک شخص بھلا آدمی البتہ

ناخوش ہوکے کہنے لگا کہ ان سب بے غیرت عورتون کو منع کر دو لیکن اوسکا کہنا کسی نے نہ مانا کھانے
کے پیچھے پان جو بھیجا گیا تو ہنسی کرنے کے واسطے عورتون نے کسی پان مین نمک اور کسی مین
چوہے کی مینگنی اور کسی مین کتھے کی جگہ پر چولھے کی راکھ اور کسی مین چوگنا چونا لگا کر اوسکے
اوپر چاندی کا ورق چپکا کر باہر بھیجا غرض صبح کے وقت دلہن اپنے میکے گئی تو دولہا بھی
ساتھ گیا وہان نو دن تک رہکر اچھا اچھا کھانا جو میسر سسرال مین کبھی نہ کھایا تھا کھایا تمام
دن دروازے پر بیٹھکر سالہ اور غیر لوگ بھی اوس سے ہنستے اور گھر مین جاتا تو سالی
وغیرہ کئی عورتین گھر کر اوس سے ٹھٹھا کرتین ایکدن حویلی مین سوتے وقت کسی عورت نے آکر اوسکے
ماتھے مین ٹکلی اور سیندور لگا دیا لیکن اوسکو کچھ خبر نہوئی سوتا ہوا ایکبارگی دروازے کے باہر چلا آیا
تو اوسکی بڑی ہنسی ہوئی ایکدن دوپہر کے وقت گھر مین سوتا تھا تو ایک عورت نے دو لوٹے پانی
اوسکے پائجامے پر ڈال دیا اور کھل کھلا کر ہنسی تو وہ جاگ پڑا غرض نو دن تک کوئی بات
شہدپن اور چھچھورپن کی باقی نہ رہی جو وہان کی عورتون نے دولہا سے نکی ہو دولہا کی
ذات تو تمام دنیا مین بدنام ہے اونھون نے ایسا ایسا کام کیا کہ سمدھیان بھی اون کے سامنے
شرما جاوین نوین دن دولہا کو ایک جوڑا بہت اچھا سسر نے دیا اور ساس نے میان جی کو
چھلا ایک اشرفی دی چھٹی نائن جو روٹھی بیٹھی تھی ہوتی کلھیان دیکھنا گھر جاکر ساس کا سلوک
بھول جاتا تو دن پیچھے جب دولہا گھر مین آیا تو عورتون نے چھپر پر چڑھکر ٹکٹا لگایا
ہمارے خاندان مین اسی رونق ٹکٹا لگایا جاتا ہے جن دنون وہ سسرال
مین تھا ساس نے کہا کہ دیکھو تمھارے باپ میوے کی کشتیان
اور مٹھائی کے ٹوکرے سب آدھے آدھے خالی لائے کوئی میوہ بکا ہوا
نہین بھرا اور سارے خوب میوے رنگے مین کسی کچھ سو نہین گھڑے کے بتاشے وغیرہ لایا ہو اون کو

توفیق تھی تو ہمارے یہان کیون شادی کی اور دو دن لڑکی تمہارے
یہان رہی لیکن تمہاری مانے اوسکے کھانے کو کبھی نہ پوچھا تمہین میری
بات کا یقین ہو تو پھٹکی نائن سے پوچھ لو نائن بولی میان مین کہہ تو نہین
سکتی لیکن برا نہ مانو تو ایک بات کہون تمہارے گھر مین بہنوون کی بڑی
قدر ہی بہو کو کون پوچھتا ہی پھر ساس کہنے لگی کہ ابھی سے یہ حال ہی تو آگے
کو کوئی کیا امید رکھے اور تم یہ نہ سمجھنا کہ ہمارے گھر مین کچھ پونجی نہین تمہاری
ماکے پاس اب بھی ہزار روپے سے کم نہون گے لیکن وہ اپنی بیٹی کو بہت
چاہتی ہی تم سے چھڑا کر اوسکے واسطے ہر سال چار پاجامے تاپنی کے اور
چار دوپٹے ململ کے بھیجتی ہی اور ابھی دو مہینے ہوے کہ نواسی کیواسطے تین
روپے کی ننھی گڑھا کے بھیجی ہی اور دیکھو کہ تمہارا بہنوئی آتا ہی تو اوسکی خاطر داری
ہوتی ہی گوشت اور پلاؤ کھانے کو پاتا ہی اگر ماکو تمہاری بیٹیا ہوتی تو تمہارے واسطے
بھی روز پلاؤ کیون نہ پکتا ہو سکے تو تم جدا ہو جاؤ دنیا مین ہمیشہ اپنے ماباپ کا
کون ساتھ دیتا ہی لیکن زمینداری اپنے قبضے مین رکھنا نہین تو سارے بھائی
بانٹ لین گے دیکھو تمہیں شیر علی کا بیٹا کیسا ہمت والا ہی کہ ذری سی بات پر بی بی
کے واسطے ماکو سیکڑون گالیان دین اور باپ پر تلوار کھینچ کر دوڑا اور بہن
بہنوئی کو کبھی اپنے گھر پھٹکنے نہین دیتا نائن بولی کہ بی بی تم بہت کاہیکو کہتی
ہو لڑکین عقل ہو گی تو آپ اپنا گھر سنبھالین گے پھر دولھا جب رخصت ہونے
لگا تو نائن نے ساس کے اشارے سے کہا کہ یہ اشرفی چاہو تو یہین رکھتے جاؤ جب
کبھی تمہارے دل مین آوے تو ہمسایا کوئی گہنا بنوا دینا ساس بولی بیچارے کیون

نہین دیتی وہان اپنے ماباپ کو دیوین توکیا مضائقہ تیسرے نے دیکھا تو بیگم اور وہ گھر ایک
ہی لیکن خیر چُپکی ہی کہتی ہی تو چاہو رکھتے جاؤ آخر وہ اٹھانے اوسکے پاس وہ
اشرفی رکھوا دی اور بولا کہ کان کی بالیان جو پہلے کی ہین ذرا ہلکی ہین تو مین
تم کسی سُنار سے بلوا دینا پھر جب وہ اپنے گھر آیا تو بہتیری باتون مین
ماسے لڑائی شروع کی اور اس تاک مین رہتا کہ دیکھون میری ما مجھے چاہتی
ہی یا نہین کچھ دن پیچھے لڑکے کی امید ہوئی تو تیسرے مہینے دستور کے موافق
پکوان وغیرہ پکا کر تقسیم کیا گیا اور گھر والون نے بھی کھایا لیکن ساتوین مہینے
پیٹ گر گیا تیری سمدھن نے لوگون سے کہنا شروع کیا کہ سُسرال
مین میری لڑکی بھوکہ سے مر گئی اگر تیسرے فاقے ہی سوکھی روٹی پیٹ بھر پایا
کرتی تو پیٹ کا ہیکو گرتا لوگو تم ذرا سکینہ کا مونھہ تو دیکھو کیسی دُبلی ہو گئی
ہی کہ سواے ہڈی اور چمڑے کے کچھ نہین ہی تم مونھہ سے پھونکو تو اوڑ جائے
سکینہ کی جھاڑ بوٹی گاج پڑے اس کی ایک ایک نتنی چاہا ہو گئی ہون تو ڈاڑھا
لگے میت ہو جاے ہائے اری قصائن ساس سکینہ کی دشمن ہی خدا کرے
اوسکے اوپر چھت پھٹ پڑے اتفاقاً ایک عورت جو وہان بیٹھی تھی بولی
مجھے خدا کو مونھہ دکھانا ہی مین تو سچ بات کہہ دیتی ہون چاہے کسیکو برا لگے
چاہے بھلا لگے شبرات کے مہینے مین جب تیسرے کانون مین سُنا کہ پیٹ آلو
مین بھاری ہی تو شش کے گھر آٹھہ دن تک رہی روز دیکھا کرتی تھی کہ اسکے واسطے
ہفتہ بڑا اسا کھانا بہت اچھا گھر بھر سے علیحدہ پکتا تھا صبح کو اور زردہ
پھر دن چڑھے اور تیسرے پہر کو اور رات کو چاہ... کھاتی تھی

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے دشمن کو کچھ روگ ہی خالہ بولی فوج اوسکو روگ
ہو مین سنے سنتا ہے یہ اپنی ننند کے ساتھ کھایا کرتی تھی دو ہی بار کہین اوسکی
نظر نہ لگ گئی ہو ایک عورت بولی سنو تا جبر باش اوسپر سے اوتار کے حلال
خورن کو دیدو دوسری بولی کہ چھدام کی رائی اور پیسا بھر لونن ہاتھ مین
لیکے چلتے ہوے چولہے کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو پھر جھک کر اپنے دونون
پانون کے بیچ سے اوسکو چولہے مین پھینکو جب وہ پٹر پٹر پھٹنے لگے تب
کہو جیسے رائی لونن جلتا ہے ویسے نظر جل جائے وہان ایک قصائن موجود
تھی بولی کہ تم ایک پیسے کا گوشت اور ایک ادھیلے کی کلیجی لیکر چیل کوے کو
کھلاو وہان ایک فقیرن بھی بیٹھی تھی بولی کہ مجھے ایک پیسا دو تو مین ایک
درخت اوکھاڑ کر اپنے کوٹھے پر دھوپ مین رکھ دونگی جیسے وہ سوکھے گا تیسے
روگ بھاگے گا ایک بولی کہ تم شیخ سدو کا بکرا مانو کسی نے کہا میان جی سے
فال کھلاو کسی نے کہا کہ تم میراثن بلا کر حاضرات کراؤ ایک مالن نے کہا
کہ تم دیبی ماتا کا بکرا مانو جو بالی تالاب کنارے پر نیم پر رہتی ہین تو سارا
روگ جاتا رہے پہلے تو یہ سب سنکر پیبینہ کی ما گھبرائی کہ مین کیا کرون آخر کو
اپنے دل مین ٹھہرایا کہ آہستہ آہستہ سب کچھ کرنا چاہیے لیکن ہر روز لوگون
سے کہتی کہ مدار بخش سلام کرائی کا دیہ تو ٹھور کر لیکئے لیکن یہ مرتی ہے اسکی
کچھ خبر نہین لیتے اتنا کہہ کر مدار بخش نے کہا کہ جب مجھکو خبر ہوئی تو ایک حکیم سے
اوسکا سارا احوال بیان کیا اوسنے کہا کہ خالی بیٹھے ہوے کو اکثر یہ بیماری
ہو جاتی ہے آدمی کو چاہیے کہ کچھ نہ کچھ محنت مین لگا رہے تو غذا اچھی طرح تحلیل

ہوکر بدن کو لگتی ہی آدمی تندرست رہتا ہی اور بالفعل اسکو ضعف معدہ
ہی اور گھی اور دودھ ہی اس بیماری کو مضر ہی کچھ دن ایسی چیزون کا پرہیز
کراؤ مین نے یہ بات اپنی بہو سکینہ سے جاکر کہی تو وہ اپنی ماں سے چپکے سے کہنے
لگی کہ انکا یہ مطلب ہی کہ جس مین اور بھی مین کمزور ہو جاؤن یعنی اوسکے
دوسرے سال پھر لڑکا ہونیوالا ہوا تو بہو اپنے میکے کو گئی وہان اوسکی ماں
تعزیے کے سامنے جاکر منت مانی کہ یہ لڑکا اچھی طرح پیدا ہو تو آٹھ برس تک ہر
محرم مین امام حسین کے نام کی بھیک منگواؤن گی اور اوسکا نام ہمو رکھونگی
کسی بنیے اوس سے کہدیا کہ اٹھی مین ایک برہمن ایسا شگون بچارتا ہی
کہ کبھی اوسمین فرق نہین پڑتا فلانے فلانے نے اوس کو جو کچھ اوسنے بتایا تھا وہی
ہوا اسب اوسنے ایک روپیہ بھیجوا کر اوسے بلوایا اور کہا کہ ایسی اُپاے کرو
کہ اس دفعہ لڑکا بچ جاوے اوسنے پترہ دیکھکر کہا کہ اس دفعہ کچھ خطرہ نہین
ہی تم خاطر جمع رکھو لیکن ایک کام کرو کہ دس من آٹا اور پنسیری بھر گھی اور
ایک من گڑ کسی برہمن کو دان کردو وہ بولی بہت اچھا جب برہمن کچھ پاکر
رخصت ہونے لگا تو بولا کہ تم فلانے فلانے قوم کے برہمنون کے سوا کسی اور
کسی برہمن کو دان نہ دینا اور اچھی طرح جانچ کے یہ کام کرنا اسپر وہ بولی کہ مہاراج
یہ کام تو تمہین سے ہوسکیگا وہ بولا کچھ مضایقہ نہین لاؤ مین کسیکو دیدونگا اتنا کہکر
مدار بخش بولا کہ جو جو کام وہ لوگونکے بتانے سے کرتی تھی جو کچھ اوسمین خرچ ہوتا
سب میرے گلے پڑتا تھا چار چار دفعہ تارن بھیجکر ہر چیز قصبے سے یہان سے
منگواتی اور میری بی بی کبھی ذرا بھی دینے مین کچھ تامل کرتی تو بیٹا لڑنیکو مستعد

ہوتا لیکن ہوتا وہی ہی جو خدا چاہتا ہی آدمی چاہئے اپنا ایمان رکھے چاہے کھو دے
آٹھویں مہینے مرا ہوا لڑکا پیدا ہوا تب سکینہ کی ماں نے پہلے تو اپنے میاں کو
سیکڑوں گالیاں دین کہ تمنے فلانے حکیم کی کیون دوا کی تمہین معلوم اوسنے
کیا دیا جس سے لڑکا مر گیا پھر کہا کہ تم تو سکینہ کو دیکھ کر جلتے ہو لیکن اپنے پوتا
پوتی پر جان دیتے ہو تعویذ وسکے میرے پاس لاکر سمجھا کہ تمہین ہو کی کچھ فکر
نہین دو و تعویذ وسکا پیٹ اگر گیا لیکن کسی نے کچھ تدبیر نکی سکینہ کا ماموں او
وہان بیٹھا تھا کہنے لگا کہ پرسوں مین اسطرف اپنے گھر کو آتے ہوئے ایسوالی
کی سرای مین اوترا تھا ستان شاہ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تو وہ آم کے
ایکدرخت کو دیکھ دیکھ کر کہہ رہے تھے گرا گرا گرا …… اب معلوم ہوتا ہی کہ شاید ہی
لڑکے گرنے تھے دیکھو آخر وہ نبچا پھر مدار بخش نے کہا کہ جب میرا لڑکا مسرال
گیا تو نہین معلوم ساس نے کیا سکھایا کہ وہ مجھسے جدا ہو گیا اور مین بہت جگہ
مین اپنی زمین چھپڑا نے کی فکر مین ہون لیکن آج تک اتنا پیسہ نہوا اور چار
اب ایک مسجد مین چار روپے ماہواری پہ اذان دینے کی نوکری کرلی ہی جو

حاصل حکایت ششم

کہ آدمی عورتون کے کہنے سے گمراہ ہو جائے اور شرک وگناہ کی باتین کرنے
لگے جو خدا چاہتا ہی وہی ہوتا ہی دیکھو اس شخص نے اپنی جورو کے کہنے پر عمل
کیا دنیا بھی برباد ہوا اور لڑکا بھی نہ بچا اور ایمان مین بھی بڑا خلل پڑا
جنکو اللہ تعالی نے عقل کامل عطا فرمائی ہی اور فہم سلیم دیا ہی وہ ہر جا

مین اللہ پر بھروسا اور توکل رکھتے ہین اور عورتون کے بہکانے سے اولاد
کے لیے شرک اور کفر مین مبتلا نہین ہوتے اسکے عوض مین خدا تعالی
اونکے سب کام بنا دیتا ہے اپنی مراد کو بھی پہونچتے ہین اور ایمان بھی
باقی رہتا ہے اللہ تعالی ہر مسلمان کو ایسی توفیق دے کہ دنیا کے تعلقات
سے آخرت کے مواخذے مین مبتلا نہو جاوے

حکایت سندیلے مین ایک شخص کا نام احمد اور اوسکی بی بی کا نام کافیہ تھا
اوسنے اپنے میان سے قرآن اور کئی کتابین دین کی پڑھین اور ایسے چال
چلن اختیار کیے کہ نیک بخت عورتین اوس سے نصیحت کی باتین سننے جایا کرتین
اوسکے مزاج مین علم ہونیکے سبب سے کچھہ غرور نہین آیا اپنے تئین سب
عورتون سے بڑھکر بزرگ نہین سمجھتی تھی اور یہی جانتی کہ جسطرح اور سب
خدا کی بندیان ہین اسیطرح ایک مین بھی ہون ایک دفعہ کئی عورتون نے پوچھا
کہ وہ کون کون باتین ہین جنسے آدمی مشرک ہو جاتا ہے تب اوسنے ایک کتاب
مین پڑھنا شروع کیا **پہلی بات** ہر جگہہ حاضر ناظر رہنا [illegible]
بات سننا اپنے ارادے سے مارتا جلاتا کسیکو غنی کسیکو فقیر [illegible]
یہ طاقت سوای اللہ کے اور کسی مین نہین پھر جو کوئی کسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو جاتا ہے **دوسری بات** جنکے کام [illegible] عبادت [illegible]
مقرر کیے ہین جیسے رکوع یا سجدہ کرنا ہاتھہ باندھکر کھڑے ہونا [illegible]

پیر یا شہید کی منت ماننا اوسکے نام کا روزہ رکھنا یا اوسکے نام پر خیرات بانٹنا یا کسی پیر یا شہید کی قبر پر چڑھاوا چڑھانا اوسکے نام کی منت کا جانور ذبح کرنا اور یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بتائے ہیں اگر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا امام یا شہید کو یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر کو یا کسیکے تھان یا چلہ کو یا مکان یا طاق یا نشان کو سجدہ یا رکوع کرے یا اوسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھکر اوسکے روبرو کھڑا ہو یا جانور چڑھاوے یا اونکے نام کی چھڑی یا علم یا شدہ کھڑا کرے رخصت ہوتے وقت اوسکے پانون چلے یا اوکی قبر کو چومے یا اوسپر مورچھل جھلے یا اوسپر شامیانہ کھڑا کرے اوسکی چوکھٹ چومے ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے وہان کا مجاور بنے تو اس سے گنہگار یا مشرک ہوتا ہے **تیسری بات** اللہ تعالیٰ نے اپنے بندونکو سکھلایا ہیکہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکھین اور اوسکی بڑی تعظیم کرنے رہین تاکہ ایمان بھی درست رہے اور اون کامون مین بھی برکت ہو جیسے ہر کام کا شروع اللہ کے نام سے کرنا اور جب اولاد ہو تو اوسکے شکر مین اوسکے نام کا جانور ذبح کرنا اور اولاد کا نام عبد اللہ عبد الرحمن رکھنا یا خدا بخش یا ام بخش وغیرہ اور کھیت اور باغ مین تھوڑا بہت اوسکے نام کا کر رکھنا اور جو جانور اوسکے

نام کا کعبہ شریف کو بیجا اوسکا ادب کرنا یعنی نہ اوسپر سوار ہونا اور نہ لادنا
اور کھانے پینے پہننے مین اوسکے حکم پر چلنا اور جو منع کیا اوس سے دور رہنا اور
برائی بھلائی جو دنیا مین ہوتی ہی جیسے قحط سالی یا غمی یا خوشی سب اوسکے اختیار
مین سمجھنا اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے یون کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم
یہ کرینگے اور قسم کی ضرورت ہو تو اوسیکے نام کی قسم کھانا پھر جو کوئی کسیپر شہید انبیا
اولیا امام یا بھوت و پری یا بھوانی مہادیو کی ایسی تعظیم کرے جیسے اوسکے
کام پر اون کی نذر مانے بسم اللہ کی جگہہ یا رسول اللہ یا علی یا امام یا پیر کہہ سکے
اوٹھے بیٹھے جب اولاد ہو تو اونکی نذر نیاز کرے اپنی اولاد کا نام پیر بخش پیغمبر بخش
غوث بخش قطب بخش رام بخش مہادیو بخش بھوانی بخش سالار بخش مدار بخش وغیرہ
رکھے اوسکے سر پر کسی کے نام کی چوٹی رکھے یا لوہے یا چاندی کا کڑا یا ہنسلی
یا بدھی اونکے نام کی پہناوے یا کسی کے نام کی بھیک منگاوے یا کسی کا پیک بناوے
یا جینے کے واسطے کسی کے نام کا کوزہ پیالہ بھرے کھیت دیا باغ مین بڑے پیر یا
مخدوم جہانیان یا اور کسی کے نام کا حصہ مقرر کرے جب کھیت کٹے تو اونکی
نیاز کرے یا اونکے نام کا جانور ٹھہراوے پھر اون جانورون کا ادب کرے
پانی پر سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نمارے اور کھانے پینے پہننے مین رسمون
کی سند پکڑے کہ فلانے لوگون کو چاہیے کہ فلانا کھانا نکھاوین فلانا کپڑا
نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مرد نکھاوین لونڈی نکھاوے جس عورت
کا دوسرا بیاہ ہوا ہو وہ نکھاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والا نکھاوے
یا کسی پر مصیبت پڑے تو یون کہنا کہ فلانے نے تعزیہ بنانا چھوڑ دیا تو امام

صاحب کی پیٹھ کار مین دیوانہ ہو گیا اور فلانے کو بڑے پیر نے راندا تو محتاج ہو گیا
اور فلانے کو نوازا تو بیماری سے تندرست ہو گیا یا یون کہے کہ فلانا چھینکتے
اوٹھا تھا تو اوسکا کام بگڑ گیا فلانے کی دولہن کا لچھن اچھا اور سبز قدمی ہے جس
روز سے وہ آئی اوسی دن سے وہ مفلس ہو گیا اور فلانی عورت کی پیٹھ پر سانپ
ہے اوسکے میان کو خطرہ ہے یا یہ لڑکی تیسرے پیٹ کی ہے اگر اسکی صورت اسکا ماموں دیکھے
گا تو وہ مر جاوے گا یا فلانے کی ناک پر ہری رنگ کی ایک آڑی یا ترچھی رگ ہے وہ
بہت نہ جیے گا اور فلانے کے کان بڑے ہین اوسکی عمر زیادہ ہوگی اور فلانی
عورت کے ہاتھ مین دو لکیر ہے اوسکے یہان سوت آویگی اور سوتیا آم کھانے سے
سوت آتی ہے فلانے کا دروازہ دکھن طرف ہے یہ منحوس ہے اور درخت کاٹا ہوا
فلانی طرف گرے تو اچھا نہین کہین کام کو جاتے ہوے تیلن سامنے آجاوے
تو پھر آنا چاہیے اور فلانا جانور سامنے آجاوے یا چلتے وقت کوئی [illegible]
کہے تو کام درست ہو جاتا ہے اور سفر مین کھٹائی ساتھ رکھنے سے کام بگڑتا ہے اور
فلانے دن فلانی طرف کا چالا نہین ہے سفر کے واسطے اچھی تاریخ مین روانگی نہ ہو سکے
تو پاترا باس رکھنا چاہیے اور ابھی سکوہ منہ کے سامنے ہے دولہن کو اپنے گھر سے
میکے کو نہ بھیجنا چاہیے اور جب تک سکوہ نہ ڈوبے فلانا کام نہ کرنا چاہیے یا محرم
کے مہینے مین دسوین تاریخ تک نکاح پڑھانا نہ چاہیے فلانے کے گھر پر تین دن
الو بیٹھ کر بولا اٹھوا اٹھوا کھودون کھودون کھودون آخر کو وہ مر گیا اور اوسکی قبر کھودی
گئی اور آج صبح کے وقت دیوار پر کوا بولتا ہے تو کوئی پردیسی گھر آویگا
اور فلانے کے گھر مین تعمہ کے اندر کھرکی ڈالنا مسترا وا نہین اور

فلانے کے گھر مین کالا دوپٹہ نہین چھاجتا میان جس عورت کا زندہ ہو
اوسکے ہتھہ اور چوڑی کے اوتارنے کو بدفالی سمجھنا بدن پر چھپکلی گرنے
کو منحوس جاننا یا یون کہنا کہ گھر کے بزرگون نے (یعنے مردون نے ۱۲) مدد کی تو یہ کام ہوگیا یا فلانے
نچھتر سے پانی نہین برستا یا جسکے ہتھیا لگے اوس روز ضرور برسے گا یا دُم دار
جھاڑو کی صورت کا ستارہ نکلا تو کوئی بادشاہ مرنیوالا ہی یا اور کوئی آفت
آوے گی یا فلانے کے پاس بیٹھنے سے مجھے بیماری لگ گئی یا میلے کپڑے
والے کی چھوت میری آنکھہ پر پڑ گئی آفرزخمی آدمی کو دو گواہون کے سامنے
چاندنی کو سونگھنا یا ہولی دیوالی مین ہندوؤن کی تزئین کرنا دشہرون کے روز گھنٹے یا سوپ
بجا کر بلا کو بھگانا یا چیچک کی بیماری مین گھر مین ہلدی کا بگھار نہ دینا جو کچھ پالن
کیے اوسپر چلنا غمی ہو جاوے تو برس روز تک اچار نہ ڈالنا بڑے نہ بنانا
محرم مین تعزیے کے سامنے چوڑی توڑنا فال کھلوانا برہمن پوچھنا یا کہنا
کہ صفر کے مہینے مین تیرہ دن تیز ہوتے مین اونمین کچھہ کام کرے تو بگڑ جاتا ہی
یا خدا کے سوا اور کسی کے نام کی یا سر کی قسم کہانا جنازے کی چارپائی پر
لیٹنے کو منحوس جاننا خوشی کے کام مین موت کے ذکر کو منحوس سمجھنا صبح تڑکے
اونٹ یا ہاتھی یا اور کسی جانور کے نام سننے سے یہ کہنا کہ آج گھر مین لڑائی
ہوگی بعضے گانون یا آدمیون کے نام لینے کو کھانے سے پہلے منحوس جاننا بعضے
دن اور بعضی تاریخ کو کپڑا قطع کرانے کے لیے اچھا نہ جاننا اور بعضے جھوٹون
نے بعضی رسمون کو شرع مین ملا کر گھوڑے کے عیبون کا نام پنج عیب
شرعی مقرر کیا اسکے علاوہ ہزارون باتین جاہل مرد اور جاہل عورتون

سے ہندؤن کو دیکھ دیکھ کر ٹھہرالین ہین ایسی باتون کا کرنا شرک ہے برا ہی چھوٹی
بات قرآن شریف مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ خدا جس گناہ کو چاہے بخشدے
مگر شرک ہرگز نہ بخشیگا پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے چاہے تجھے کوئی جان سے
مار ڈالے یا آگ مین پھونک دے تب بھی شرک مت کر اتنا بیان کر کے نانی
بولی کہ اب آدھی رات ہو گئی اگر اگلی جمعرات کو پھر آؤ تو مین اتنی اور
باتین سناؤنگی سات دن پیچھے مغرب کے بعد بہت سی عورتین اوسکے گھر مین
جمع ہوئین تو عشا کے بعد اوسنے کتاب پڑھنا شروع کیا اس زمانہ مین اکثر
جاہل اور بعضے پڑھے ہوے کٹھ ملا ایسی ایسی رسمون پر چلتے ہین جنکی شرع
مین کچھ اصل نہین جیسے لڑکا پیدا ہونے کے وقت بندوق چھوڑنا اور جس عورت
کے لڑکا ہوا اگرچہ خون دو چار یا دس بیس دن مین بند ہو جاوے لیکن اوسکو
چالیس دن تک ناپاک سمجھنا بچھو کا ڈنک اوسکی چارپائی کے نیچے جلانا ہو یا اوسکی
چارپائی پر رکھنا عقیقہ کو چھوڑ کر اوسکی جگہ پر چھٹی کرنا جس عورت کو امید ہو لڑکا
ہونے سے پہلے پکوان پکا کر بانٹنا لڑکون کا ختنہ تعزیہ کے تلے کرنا اور پٹھانکے
ختنے کو عیب سمجھنا چمار جس برتن کو چھو لیوے اوسکو ناپاک سمجھنا جسکو حلالخور
یا چھپکلی چھو جاوے بے نہائے ناپاک سمجھنا یا جس کسی پر چھپکلی گر پڑے سونے
کی تختہ مین تھوڑا پانی لگا کر اوسپر چھڑک کے پاک سمجھ لینا بی بی کا ملیدا زمین
لیپ کر فاتحہ کرنا فاتحہ کے واسطے کورا گھڑا اور کورے بدھنے ضرور سمجھنا شادی
مین نکاح کے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور اوس مین ماش بھات لگن کا دستور
مقرر کرنا گھڑا رنگنا دولھا کے ہاتھ مین کٹار یا تیر کا ضرور ہونا کنگنا سہرا مقنعہ

باندھنا چوتھی کھیلنا ہندوون کی طرح گونا اور چھونا مقرر کرنا شمد صیانہ کی بار [illegible]
بھیجنا تقرب کے واسطے رانی نون کرنا دولھن کی ناک مین شادی کے ... وقت نتھ
بغیر برا سمجھنا جیسکا میان مرجاوے چار مہینے دس دن سے زیادہ سوگ مین بیٹھے
رہنا میان کے مرے پیچھے پھر ساری عمر نتھ نہ پہننا شبرات کے دن آتشبازی
چھوڑنا حلوا پکانا نئے چولہے کے جلانے کے وقت بستا غلہ کاٹنے کے دنون
مین لوا کرنا لنبا کدو یعنی لوکی کاٹنے سے پہلے اوسکو غسل دینا پھر کلمہ پڑھکر
اوسکو کاٹنا مردے کا تیجا دسوان چالیسوان چھماہی برسی کرنا باپ کے ترکے
سے لڑکیون کو حصہ نہ دینا بیماری مین ٹوٹکا یا حاضرات کرانا چراغ کو آتش پرستون
کی طرح منہ سے نہ پھونکنا نماز کے واسطے جوان عورتون کو مسجد مین جانے
سے منع نکرنا اللہ میان کارت جگا اور رحم کرنا اللہ میان کی سلامتی کا فاتحہ
دلانا بیوہ عورتون کے نکاح کو عیب سمجھنا عورتون کو عورتون سے
السلام علیک نہ کہنا بلکہ اگر کوئی عورت دوسری عورت کو سلام کرے
تب بھی وعلیک السلام نہ کرنا اوسکی جگہہ دھیا ٹھنڈی سہاگن رہو مانگ
کوکھ بھری پڑی رہے دودھون نہاؤ پوتون پھلو کہنا اور اگر مرد کسی عورت
کو سلام کرے تو یہ کہنا کہ آل اولاد نصیب ہو روزی رزق ہنی رہے اور
کوئی لڑکا سلام کرے تو یہ کہنا کہ سونے کے سہرا بیاہ ہو بھائیون کا جوڑا
قائم رہے خدا کرے چار سے چار لاکھ ہون اللہ تمھین ہاتھی نشین کرے مان
باپ کا سایہ سر پر پنار ہے غرض اصل سنت کو چھوڑ کر واہی تباہی جواب
دیا کرتی ہین اور اپنی ذات اور حسب نسب پر شیخی کرنا بے نمازی شیخ سید کو

تمہاری چولا ہے سے اچھا جانا توت مین پھلانا چھاتی لوٹنا گھر سے جنازہ نکلنے کے پیچھے گھڑے کا پانی پھینک دینا جنازے کی چارپائی کو ادوانی نقیر کی نیاز مخدوم صاحب کے پیچھے پا بھوتے چوکی یا تلیہ کا سیدہ کرنا یا اور کسی بزرگ کے نام کا عرس مقرر کرنا یا جسکا پہلا بیٹا زندہ ہو اوسکو بیٹھے کے مہینے کی لکڑی لکھانا عورتون کو اپنے میان کے نام لینے کو حرام سمجھنا نظر کے بچاؤ کے واسطے لڑکون کے منہ پر کالا ٹیکا لگانا خواجہ خضر کا بیڑا دریا مین ڈالنا اونکے نام کا دلیا پکانا بو علی قلندر کی سہ منی کرنا اسکے علاوہ سیکڑون بلکہ ہزارون رسمین لوگون مین رائج ہین کہ اگر ہر کانو اور ہر خاندان کی رسمون کو کوئی لکھنا چاہے تو ایک بڑی کتاب بن جاوے فرمایا پیغمبر صاحب نے جو کوئی عمل کرے میری سنت پر جب کہ میری امت مین فساد کی باتین پھیلی ہون تو اوسکو سو شہید کا ثواب ہے اتنا بیان کر کے کافیہ بولی کہ اب آدھی رات ہو گئی اگر اگلی جمعرات کو پھر آؤ تو انشاء اللہ تعالی مین عورتون کے پردے کا حال بیان کرونگی سات دن کے پیچھے عشا کی نماز پڑھکر کافیہ اپنے میان سے اجازت لیکے دوسرے مکان مین گئی جہان عورتین جمع تھین اونکے سامنے کتاب کھول کر پڑھنا شروع کیا جاننا چاہیے کہ پیغمبر صاحب کے زمانے سے پہلے عرب کے ملک مین عورتون کے پردے کا بالکل دستور نتھا شرافون کی بیبیان اچھا اچھا گہنا پہن کر گلی کوچون مین کھلے خزانے گھومتی پھرتی تھین اسی سبب سے میان کے سوا بعضی عورتون کے دو چار مرد ملاقاتی میان سے چھپ کر ہو اکرتے تھے جب پیغمبر صاحب کا زمانہ آیا تو قرآن اوترنے لگا کافرون

کی بڑی رسمین موقوف ہونے لگین اور پیغمبر صاحب کی بیبیون کو گھر مین بیٹھنے
کا حکم اوترا وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ یعنی قرار پکڑو اے پیغمبر کی بیبیو اپنے
گھرون مین اور چونکہ اکثر اوقات عورتون کو جماعت مین حاضر ہونے اور
شریعت کے مسائل سیکھنے کے لیے ضرورت پڑتی تھی اس لیے پیغمبر
صاحب پر حکم نازل ہوا کہ کہدو اپنی بیبیون اور بیٹیون اور مسلمانون کی
عورتون سے کہ ڈالین اپنے اوپر چادرین اپنی اس لیے کہ کپڑا موٹا اور پھیلا
ہوا اور چوڑا چکلا عورتون کے حق مین مثل گھر کے ہے اب اس زمانے مین شرع
کی باتین ایسی مشہور ہو گئی ہین کہ اونکے سیکھنے کے واسطے باہر نکلنا ضرور
نہین لیکن گھر مین کوئی بتلانے والا نہو تو برقع اوڑھکر باہر نکلنے کا مضایقہ
نہین مسلمان عورتون کو ہمیشہ غیر مردون سے پردہ رکھنا چاہیے اور ہندون
کی عورتون کیطرح ہر رشتہ دار بھائی بند کے سامنے بےعزت نہونا چاہیے
مسئلہ ۱ عورت آزاد کو اپنی گردن اور کان اور پیٹ اور پیٹھ اور بانہہ
اور کلائی اور پنڈلی اور سر اور سر کے بال غیر مردون سے چھپانا واجب ہے
مسئلہ ۲ حمیدی مین لکھا ہے کہ جوان عورتین اس زمانے مین غیر مردون
سے اپنا منہ بھی چھپاوین مسئلہ ۳ جیسا مردون کو درست نہین غیر
عورت کو دیکھین اسیطرح عورتون کو بھی غیر مردون کا دیکھنا حرام ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک بی بی کے مکان مین ایک (ای غیر محرم ۱۲) اندھے صحابی
جنکا نام عبداللہ بن ام مکتوم ہے بیٹھے تھے تو پیغمبر صاحب نے بی بی کو
سامنے آنے سے منع کیا بی بی نے عرض کیا کہ یہ تو اندھے ہین پیغمبر صاحب

دے۔ فرمایا ہم تو انھین نہین ۶ مسئلہ خالہ پھوپھی یا سوت چچا کا بیٹا
اور ماموں ان کا بھائی سب غیر مرد ہین ان سب سے پردہ فرض ہی لیکن
اکثر ہندوستان کی عورتین دیور سے ہنسی ٹھٹھا کیا کرتی ہین اور اوسکی صورت
بھی بھر دیکھ لے اچھا ہوس مخالفت ہی انکی حدیث مین دیور سے چھپنے
کی بڑی تاکید آئی ہی فرمایا پیغمبر صاحب نے الحمو الموت یعنی دیور
موت ہی یعنے اوس سے بات کرنا پردہ نکرنا عورت کی موت یعنی بڑی
کمبختی ہی اسکا بہت بچاؤ چاہیے ۔ ۵ مسئلہ ملتقط ناصری مین لکھا
کہ جو لڑکا خوبصورت ہو اوسکو دیکھنا نچاہیے خوبصورت اوسکو کہتے ہین جسکی
صورت دیکھنے مین بھلی معلوم ہو چاہے گورا ہو یا کالا یا موٹا ہو یا دبلا ۶ مسئلہ
ہیجڑا اور جو ایسا کسی قسم کا ہو اور زنانہ یعنے جو مرد یاہنے کے لائق نہو ان سے بھی
پردہ کرنا چاہیے پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی کہ ایسے لوگون کو گھر مین نہ آنے دو ۷ مسئلہ
جب لڑکا دس برس کا ہو چکے اوسکو ماں اور بہن اور غیر عورتون کے بچھونے
پر ایک جگہ سونا نچاہیے ۸ مسئلہ مسلمان عورت دوسری مسلمان
عورت کے سامنے ناف سے لیکر گھٹنے تک نکھولے ۹ مسئلہ مسلمان
عورت کو چاہیے کہ کافرون کی عورتون سے ایسا پردہ کرین جیسا غیر
مردون سے ۱۰ مسئلہ سراج الوہاج مین لکھا ہی کہ پاکدامن عورت
کو کسبی طوائف اور کسبی کے سامنے ہونا درست نہین ہی ۱۱ مسئلہ
لڑکیان جو آٹھ برس سے کم ہوں انکو پردہ ضرور نہین پھر جب آٹھ
برس کی ہو چکین تو پردہ کرنا چاہیے اسیطرح لکھا ہی کافی اور محیط مین۔

مسئلہ ۱۲ عورتوں کو اتنے زور سے بولنا منع ہے کہ وہ آواز دوسرے
کے کان مین پڑے اسیواسطے اذان دینا عورتون کو نہین آیا کیونکہ اونکی آواز سے
فساد پیدا ہوتا ہے مسئلہ ۱۳ عورتون کو اس طرح چلنا نچاہیے کہ اونکے پانو کے
زیور کی آواز غیر مردون کے کان مین پڑے مسئلہ ۱۴ عورت کو غیر مرد کے
ساتھ اکیلے نرالی جگہ مین بیٹھنا درست نہین ہے مسئلہ ۱۵ عورت کو درست
نہین ہے کہ دوسری عورت کے گال اور منہہ کو چومے مسئلہ ۱۶ جس عضو کا
دیکھنا منع ہے وہ بدن سے جدا ہو جاوے تب بھی اوسکا دیکھنا درست نہین
جیسے بدن کا بال یا سر کا بال کٹا ہوا چھٹا مسئلہ ۱۷ [illegible]
[illegible] نامحرم مردون کو دیکھنا منع ہے اسیطرح تاتارخانیہ مین لکھا ہے مسئلہ ۱۸
ذخیرہ مین لکھا ہے جس چیز کا دیکھنا درست نہین اوسکا چھونا بھی درست نہین
مسئلہ ۱۹ جس عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ ہو اوسکے منہہ کو دیکھ لینا
جایز ہے مسئلہ ۲۰ جتنی تاکید جوان عورت کے پردے کی ہے اوتنی تاکید بوڑھی
عورت کے واسطے نہین ہے مسئلہ ۲۱ عورتون کو چاہیے کہ عورت سے اپنا
ختنہ کراوین اگر کوئی عورت ختنہ کرنے والی نملے تو مرد سے ختنہ کرانا درست
نہین ہے مسئلہ ۲۲ ضرورت کے وقت حکیم کو بدن دکھانا درست ہے لیکن دکھانے
کی جگہ کے سوا باقی بدن پر کپڑا لپیٹ لیوے مسئلہ ۲۳ غیر محرم عورت
کو چاہیے کہ بیعن پروانگی کے کسی کے گھر کے اندر قدم نرکھین مسئلہ ۲۴
اگر گھر مین سوا اسیان کے اور کوئی ہو تب بھی بے پکارے نجاوے مسئلہ ۲۵
جب کوئی کسی کے دروازے پر جاوے تو بازو کے داہنے یا بائین طرف

کھڑا ہو کے پکارے سامنے نہ کھڑا ہوا اتنا بیان کر کے کافیہ بولی کہ اب وعظ تمام ہوگیا تب ساری عورتیں رخصت ہوئین کافیہ کی صحبت مین سند ملنے کی بہتیری عورتین دیندار ہوگئین اور کافیہ نے ہمیشہ اچھی باتوں مین اپنی عمر کاٹی جب زندگی کے دن پورے ہوے تب انتقال کیا ٭

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

اس حکایت مین وہ باتین مذکور ہین کہ جو ہندوستان کے اکثر مسلمان اونکو عمل مین لاتے ہین اور وہ سب افعال آدمی کو مشرک اور گنہگار کردیتے ہین پس ان باتون کو خوب سمجھنا چاہیے اور ایسی چیزون سے پرہیز کرنا واجب جانے اور جو امور کہ عمل مین لانے کے لایق ہین اونپر عمل کرے اور جو باتین کہ قابل ترک کے ہین اونکے نزدیک نجاوے یہ سب باتین بہت کام کی ہین جو شخص انپر عمل کریگا وہ گناہ سے بچے گا اور اوسکے ایمان مین فتور واقع نہوگا اللہ تعالے سب مسلمانون کو توفیق نیک عمل کرنے کی عطا فرماے ٭

حکایت حاتم اصم ایک بڑے بزرگون مین تھے حج کے شوق مین مکہ کو روانہ ہوے لیکن اون کے پاس کچھہ خرچ نتھا کہ بی بی کو دے جاتے ایک عورت نے اوس سے پوچھا کہ تمھارے میان کیا دیگئے وہ بولی میری خوراک میرے واسطے چھوڑ گئے پھر پوچھا کسقدر دے گئے وہ بولی اتنا کہ مجھے مرتے دم تک کفی ہوگی پھر اوسنے پوچھا کہ اونکو کیا خبر کہ تمہاری زندگی

کہتی ہی وہ بولی سنو بہن جس خدا نے پیدا کیا پہلے بھی وہی میری روزی
بھیجتا تھا اور اب بھی وہی دیتا ہی اور مرتے دم تک دیوے گا جو حاکم کا
پروردگار ہی وہی میرا بھی ہی ؁

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہی

کہ جسکو اللہ نے عقل کامل اور خداشناسی عنایت کی ہی وہ ہر حال مین اپنا
خدا پر توکل اور بھروسا رکھتا ہی اور اسیکو اپنا کفیل اور کارساز سمجھتا
ہی اور دنیا کے اسباب ظاہری پر نظر نہین ڈالتا اوسکے اس اعتقاد کی برکت
سے جناب کبریا اوسکے سب کامون کو بخوبی انجام دیتا ہی ومن یتوکل علی اللہ
فہو حسبہ

حکایت ۹ ایک بڑھیا نے کئی ہزار روپے ایک روز اللہ کے نام پر بانٹ
دیے اوسکے دو بیٹیان اور ایک بیٹا تھا اونھون نے کہا کہ اماں ہمارے واسطے
بھی کچھ چھوڑ مرو وہ بولی بیٹیا بیٹے تمھارے واسطے خدا کو چھوڑا وہ تمھارا مالک
ہی جتنی روزی قسمت مین لکھدی ہی اوس مین کمی نہوگی تم خدا پر بھروسا کروگے تو
کبھی دکھ نپاوگے اور مال پر بھروسا ہو تو وہ کتنے دن رہیگا یا چوری ہوجائیگا
یا تم تھوڑا تھوڑا کرکے کھاوگے ؁

نتیجہ اس حکایت ۹ کا یہ ہی

یہی ہی کہ رزق مقسوم پر قناعت کرنا اور اللہ کو جملہ امور مین اپنا مددگار

سمجھنا اور مال و متاع دنیا پر بھروسا نکرنا بڑی چیز ہی اللہ بس باقی ہوس ٭

حکایت دسوین

اگلے زمانے مین سلون کے علاقے مین ایک عورت تھی اوسکے میان نے مرتے وقت اوسکا ایک کھیت بویا ہوا چھوڑا کچھ دن پیچھے وہ کھیت سوکھ گیا تب وہ وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھ کے دعا مانگنے لگی کہ ای اللہ جب میان جیتا تھا تب بھی توہی روزی دیتا تھا اور اب بھی توہی دینے والا ہی تو چاہے تو سوکھے کھیت کو ہرا کردے اور چاہے تو ہرے کھیت کو سکھا دی میری آس تجھ سے ہی کھیت پر کچھ بھروسا نہین مجھے کسی رشتہ دار کا محتاج نکرنا خدا کے فضل سے اوسکا کھیت ہرا ہوگیا اور برس دن کھانے کے لائق اوسمین اناج پیدا ہوا بعد اوسکے چھ مہینے بھی نگذرے تھے کہ اوس عورت کی موت آپونہچی مرتے دم باقی غلہ بیچ کر اپنا کفن مول لیا پھر انتقال کیا ٭

نتیجہ اس حکایت۔ اکا یہ ہی

کہ جب آدمی خالصًا مخلصًا اپنے کام کو اللہ پر چھوڑ دیتا ہی تو پھر اوسکی سب حاجتین بے منت کشی خلایق کے بر آتی ہین اور کسی آدمی کا محتاج نہین ہوتا اور ہر طرح سے اوسکا انجام بخیر ہوتا ہی ٭

حکایت ۱۱ ابو شعیب نام ایک عابد تمام دن روزہ رکھتا اور رات کو تہجد پڑھتا ایک عورت جوان خوبصورت عشیقہ نام اونکے سامنے آکر کہنے لگی کہ تمھاری مرضی ہو تو مجھسے نکاح پڑھا لو مین قناعت سے تمھارے

پاس رہونگی اور کسی چیز کی فرمایش نکرونگی وہ بولا بہت خوب مین بھی یہی
چاہتا ہون آخر ش نکاح ہو گیا جب عفیفہ عابد کے جھونپڑے مین آئی
وہان ایک پرانی جانمازی نماز کے واسطے بچھی تھی اوٹھا کر ایک کونے مین
کھڑی کر دی عابد نے اسکا سبب پوچھا تو وہ بولی زمین پر سجدہ کرنا بہتر ہی
اسمین بندے کی عاجزی زیادہ پائی جاتی ہی وہ عابد ہر روز افطار کے وقت
دو روٹیان کھاتا تھا ایک روز تمام رات جگنے سے کمزور ہو گیا تھا اس لیے
اوسدن بیٹھکر نماز پڑھی تو اوس دن عفیفہ نے اوسکو ایک ہی روٹی کھانے کو دی وہ بولا ایک روٹی
اور لاؤ اوسنے جواب دیا کہ حدیث مین آیا ہی کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے مین
پورا ثواب ہی اور بیٹھکر پڑھنے مین آدھا ثواب اس لیے آج ایک ہی روٹی
کھاؤ ایسا مناسب نہین کہ خدا کی عبادت تو آدھی کرو اور روزی اوس سے
پوری مانگو۔

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہی

دیکھو اس آیۃ کا مضمون یعنی لیس الذکر کالانثی اس حکایت سے دریافت
ہوا کہ یہ عورت اس عابد سے زیادہ تر خدا شناس تھی اور ادراک کامل
رکھتی تھی کہ اوسکو ایسے نکتہ دقیق سے آگاہ کیا۔

حکایت ۲ ایک عورت کا میان بالکل نامرد تھا لیکن اوس نیک بی بی
نے کبھی میان کا عیب ظاہر نکیا بلکہ کبھی کبھی ایک لنگی بھگا کر چھپر پر سوکھنے
کو ڈالدیتی اور کوئی پوچھتا تو کہتی کہ وہ نہانے ہین کتنے برس پیچھے اوسکی ماں
نے لوگون سے کہنا شروع کیا کہ میری بہو بانجھ ہی جب دس برس گذر گئے

تو اوسنے اپنے بیٹے کی دوسری شادی کردی دولہا تو بڑا نامرد تھا بہت گھبرایا غم کے مارے اوس رات کو تھوڑی سنکھیا کھا کر سو گیا جب نائین جگانے آئی تو وہ اپنے ہوش مین تھا لوگون نے جانا کہ تین دن سے ناچ رنگ کے دیکھنے مین نہین سویا تھا اس لیے بہت غفلت ہوئی آدھی رات گذرے سنکھیا کی تاثیر سے اوس مین مردی آگئی ایکبارگی جاگ پڑا اور اوٹھکر بے تحاشا پہلی بی بی کے پاس دوڑا گیا اور دل کا حال بیان کیا وہ بڑی نیکبخت تھی بولی آج تمھاری ہماری نئی بی بی کے نصیب سے جاتی رہی میری قسمت مین یہ لکھا ہوتا تو تم پہلے سے کیون نہ اچھے ہوتے اس وقت تو تم اوسیکے پاس جاؤ خدا کرے یہ بات سچ ہو تو تمھاری عزت رہجاوے اور مین تو ہمیشہ کے واسطے حاضر ہون مجھے کچھ عذر نہین پھر وہ اوسی وقت نئی بی بی کے بچھونے پر جاکے سویا تو تھوڑی دیر کے بعد سنکھیا کی گرمی دولہن کے پیٹ مین پہونچی تو وہ چلانے لگی کہ مین مری جاتی ہون پھر تھوڑی دیر مین تڑپ کر وہ مرگئی میان کے بدن کی گرمی تو پہلی دفعہ مین نکل گئی لیکن وہ بیماری سے اچھا ہوگیا پھر پہلی بی بی سے کئی لڑکے پیدا ہوے ایک دن مرد نے اپنی بیماری کا حال لوگون کے سامنے بیان کیا کہ مین پہلے ایسا تھا اور فلانے سبب سے اچھا ہوگیا تو لوگون مین اوسکی بی بی کی نیک بختی ظاہر ہوگئی سبھون نے شاباش کہا

نتیجہ اس حکایت کا یہہ

یہہ جو شخص کسیکی پردہ پوشی کرتا ہے اور اپنی خواہش نفس سے قطع نظر کرکے

حق شناسی کو کام فرماتا ہی بے شبہہ اپنی مراد کو پہونچتا ہی اور کامیاب ہوتا ہی

حکایت ۱۳ ایسوان کی ایک عورت نے اپنا حال بیان کیا کہ بیس برس سے میں نے آم نہین کھایا اس لیے کہ ہمیشہ کوئی نکوئی لڑکا بالا میری گود مین دودھ پیتا رہا اور آم کھانے سے میرے لڑکون کا پیٹ چلتا ہی اوس کے میان نے ایکبار کہا کہ تم اپنے واسطے زیور بنوا او وہ بولی میرا گہنا یہی ہی کہ تم یہ روپیہ خرچ کرکے لڑکون کو پڑھاؤ اور اکثر اوسکے لڑکے رونگھیے پیدا ہوے وہ روتے تو تمام رات گود مین لیے کھڑی رہتی باوجود اسکے جیسا اکثر عورتون کی عادت ہوتی ہے جھنجھلا کر کبھی کسیکو بددعا نہ دی اور نہ ہاتھہ اوٹھا کر کبھی طمانچہ مارا اس سے معلوم ہوا کہ اوسنے لڑکون کی محبت مین اپنی زندگی کا مزہ کہو دیا اب اوسکی اولاد سارے حق بہولا کر ماں سے زیادہ اپنی بی بی کے ساتھہ الفت محبت دکھے تو کتنی بڑی ناشکری ہی اور آخر کو دنیا اور آخرت مین اوسکے لیے بڑا خطرہ ہی

نتیجہ اس حکایت ۱۳ کا یہ ہی

اولاد کو لازم ہی کہ اپنی ماں کی محنت اور مشقت پر کہ اونکی پرورش مین اوٹھائی ہی خیال کرکے جسقدر ہوسکے اطاعت اور تابعداری کرین اور کبھی کسی طرح کی ایذا نہ دین اور مغلوب نفس ہو کر ماں کی رضامندی پر لحاظ نکیکے جورو کے غلام نہ بن جائین دیکھو اللہ تعالے نے بھی والدین کی اطاعت کا حکم فرمایا ہی پس والدین کی فرمانبرداری مین خدا بھی راضی رہتا ہی اور خلائق کے نزدیک بھی وہ شخص نیکنام رہتا ہی

حکایت ۱۴ شیخ سعدی نے ایک دفعہ اپنی مان کو گھڑکا وہ بیچاری کونے مین جاکر رونے لگی اور کہا کہ وہ دن یاد کرو کہ تمھین اپنے اوپر سے مکھی اڑانیکی طاقت نتھی اوس حالت مین اپنی جان کھو کر تمھین پالا آج مین ناچار بیوہ بڑھیا ہون اور تم زبردست جو چاہو سو کہہ لو +

نتیجہ اس حکایت ۱۴ کا یہ ہی

کہ آدمی اپنی مان کے حقوق پرورش پر ہمیشہ لحاظ کیا کرے اور اوس کی دلشکنی کی بات نکرے

حکایت پندرہوین ۱۵

ایک عورت اپنے گھر بار کے کام مین ہمیشہ کاہلی اور سستی کرتی اور اکثر اپنے میان سے کہتی کہ جالندھر مین ایک ایک عورت کی خدمت کو دو دو ماما نوکر ہین غفور بخش تحصیلدار کی عورت آپ کبھی اوٹھکر کام نہین کرتی میری جان کو بڑی مصیبت ہی مین اکیلی کیا کیا کرون آخر کو میان ایک باندی لایا اور بولا کہ لو یہ تمھاری خدمت کیا کرے گی لیکن کچھ دن پیچھے جب وہ چھوکری سیانی ہوئی تو میان کی نگاہ اوس پر پڑی جب بی بی کو یہ حال معلوم ہوا تو سوے پچھتانے اور رونے اور غل بے فائدہ مچانے کے اور کچھہ حاصل نہ ہوا +

نتیجہ اس حکایت ۱۵ کا یہ ہی

آیت کریمہ کا مضمون یعنی عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ اس عورت کے حال سے ظاہر ہی +

حکایت ۱۶

ایک عورت جاڑے کے دنون مین ہمیشہ کہا کرتی کہ یہ دن بہت برے ہین رضائی سے ہاتھہ نکالنے کو جی نہین چاہتا کہ گھر کا کچھہ کام ہو اس سے تو گرمی بھلی گرمی آئی تو کہنے لگی کہ ان دنون مین اسکے بڑی ہوتی ہے دن کو نیند آتی ہے دل ٹھکانے نہین رہتا کہ کچھہ کام کرون اس سے تو برسات اچھی ہے پھر برسات آئی تو کہا کرتی کہ سارے آنگن مین کیچڑ ہے کہین پانون رکھنے کا ٹھکانا نہین پاخانے تک جانا مشکل ہے اس سے تو جاڑا اور گرمی بہتر ہے

نتیجہ اس حکایت ۱۶ کا یہ ہے

کہ ناشکر اور بے صبر لوگ کسی حالت مین خوش نہین رہتے ✦

حکایت ۱۷

ایک عورت نے اپنی مان سے اپنی نند اور ساس کا کچھہ گلہ شکوہ کیا مان نے کھجور کی ایک جھاڑو اوسکے ہاتھہ مین دیکر کہا کہ کسی طرح اسے توڑ ڈالو اوسنے ہر چند زور سے مروڑا مگر جھاڑو دو ٹکڑے نہوئی تب مان نے کہا کہ اب اس جھاڑو کا بندھن کھولکر ایک ایک تیلی جدا کر کے توڑو اب تدبیر سے اوسنے بیٹھے بیٹھے ساری تیلیون کے دو دو ٹکڑے کر دیے تب مان نے کہا کہ جب تک تم سبھون سے ملکر رہو گی تمھارا کوئی

کچھ نہ کر سکیگا اور ساس سے بگاڑ کے رہوگی تو دیورانی جٹھانی و نندوں
سے تمہارے رشتہ کو دیکھ کر داہ کرتی ہیں سب کا ارادہ دلی پورا ہوجاویگا
اور پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آویگا

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

غرضکہ آدمی سبب اتفاق اور موافقت کے اپنے خویش و بیگانے سے
سب طرح کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے ÷

حکایت ۱۸

ایک عورت مکاری سے کبھی بیمار پڑتی اور کبھی جھوٹ آپ ہی آپ چلا
اوٹھتی کہ لوگو دوڑو چور مجھے مارے ڈالتے ہین اور کبھی بھوت اور
پریت کا بہانہ کرتی اوسکے گانؤن مین ایک شخص جوان حاضرات کرنے
والا آیا تو ایک دن مکر سے چلا اوٹھی کہ میرے سامنے کوئی شخص بہت لمبا
بڑے بڑے دانت والا سر مٹکے کے برابر اور پانؤن پیچھے کیطرف پھرے
ہوے چارپائی کے پاس کھڑا ہے اتنا کہکر آنکھ بند کرلی اور بیہوش ہوگئی
وہ عامل آیا تو کچھ پڑھ پڑھکر تھوڑی دیر اوسپر پھونکا تو اوسنے آنکھیں
کھول دین اور تھوڑی دیر تک جھومتی رہی پھر بولی کہ میرا نام روشن جہان
ہے مین گرگج پر رہتا ہون پر سواے جمعرات کی شام کو مین الادے شہید
کی ملاقات کو جاتا تھا تو تاڑے گئے اوس یار نے اپنی ڈولی مین سے

تھوکا تو اسکا تھوک میرے داہنی آنکھہ پر پڑ گیا اب مین اسکو جیتا
نچھوڑونگا عامل بولا کہ اسکا قصور معاف کرو وہ بولی کہ تو میرے
اوپر عمل پڑھتا ہے تیرا کیا مقدور اتنا کہکر اپنے سارے بدن سے تڑپے
ایکبارگی ایسا اوچھلی کہ چھہ سات ہاتھہ پر جا پڑی عامل نے گھر والون سے
کہا کہ پاؤ بھر پھولیل اور تین سینک عطر اور ماشہ بھر زعفران اور دو تل
ہاتھہ گزی اور مرغی کے پانچ انڈے تم میرے پاس بھیجو تو آج رات
کو فلیتہ لکھونگا اور یہ زبردست جن بہت جلدی سے نجائیگا جب
عامل چلا گیا تو نائن جو ڈولی کے ساتھہ گئی تھی وہ بولی کہ یہ بات تو سچ ہے
کہ نالے کے اوپر تھوکتے ہوے مینے بی بی کو اپنی آنکھہ سے دیکھا لیکن
وہان تو ہمیشہ آسیب رہتا ہے فلانی عورت پر بھی اوسی جگہہ سایہ پڑ گیا
تھا کہ وہ بہت دنون مین اچھی ہوئی دوسرے روز عامل پھر آیا اور پڑھنے لگا
تو اوس عورت نے پردے ہی باہر نکل کر عامل کے سامنے جھومنا شروع کیا
تھوڑی دیر کے بعد پوچھا کہ تم کیا مانگتے ہو وہ بولی کہ ہمارے نام کا ایک
بکرا اور سوا من مالیدہ پکا کر ڈفالی ربانہ بجاتا ہوا یہان سے گڑگچے پر لیجاؤ
اور یہ عورت بھی یہان سے اِسنولی تک پیدل جاوے وہان جاکر نیم کی
جڑ پر سجدہ کرے تو ہم اسکو چھوڑ دینگے اتفاقاً اوس روز اوسکے گانو
مین ایک عقلمند فقیر آکر اوترا اوسنے عورت کی مکاری پہچان کر ارادہ کیا کہ
اوسکے میان سے کہے لیکن پھر سوچا کہ یہ شخص نرا گنوار ہے اسکو میری بات
کا یقین نہوگا اس لیے اوس سے کہا کہ مین ایک منتر ایسا جانتا ہون جسسے

گھڑی بھر میں جن اوتر جاوے اور کچھ نذر نیاز چڑھانے کی حاجت نہیں وہ بولا ایسا ہو تو آپ کی بڑی مہربانی ہی تب اوس فقیر نے اون جاہلون کے دیکھلانے کے لیے کچھ جھوٹ موٹھ پڑھکر ایک نیم کے درخت پر پھونک دیا پھر کہا کہ اس میں سے ایک سونٹا اچھا مضبوط کاٹ کر تم بے تحاشا اس عورت کو پیٹنا شروع کرو اور جسقدر مار دوگے اوسکی چوٹ جن کو لگیگی اور اس عورت کو کچھ تکلیف نہو گی لیکن اتنا خیال رکھنا کہ گوشت پر مارنا ہڈی پر نمارنا پہلے تو وہ عورت یہ بات سنکر بہت گھبرائی لیکن دل کی مضبوط تھی پھر جب چار پانچ ڈنڈے فقیر کے کہنے سے اوسکے میان نے خوب زور سے لگائے تو وہ عورت کہنے لگی کہ مین چلا مین میری توبہ ہی آج سے اس عورت پر مین کبھی نہ آؤنگا اتنا کہہ کر بیہوش ہو گئی تب فقیر نے کہا اب مت مارو اسکا جن اوتر گیا پھر کہا کہ اس نیم کو مینے پھونک دیا ہی تمہارے گانون مین جب کسی پر جن چڑھے اور وہ عورت جھومے تو اس نیم کا ڈنڈا کاٹ کر بے تحاشا مارنا شروع کرو جب فقیر چلا گیا تو عورت نے آنکھ کھولی اور بالکل انجان ہو کر پوچھا کہ یہ لوگ کیون جمع ہین اور مجھے کیون گھیرے ہین جب سے وہ فقیر ڈنڈے مارنے کی ترکیب بتا گیا تب سے جب اوسنے کبھی مکر کیا تو پھر بھی خوب پٹی ایک روز وہ جھومنے کے وقت کہنے لگی کہ مجھکو تم ہوشن خان مت سمجھنا کہ فقیر کے ڈنڈے سے بھاگ جاؤنگا خبردار اگر تو نے سونٹا ہاتھ مین لیا تو تیرے گھرانے مین کسیکو جیتا نچھوڑونگا اور میرا نام شیخ

سعد اللہ ہی غازی میان کے ساتھہ مین شہید ہو گیا ہون تب سے فیض آباد
کی اوتر طرف بڑے میدان مین رہتا ہون اگر تو اس عورت کا بھلا چاہتا ہے
تو اسیدم اس سونٹے کو آگ مین جلا دے نہین تو تیرے حق مین اچھا نہوگا
اوس عورت کا میان اوس سونٹے کا بڑا معتقد تھا اوسکی دھمکی سے
تہ ڈرا اور بے تحاشا پیٹنے لگا تھوڑی دیر تک تو اوس عورت نے مار سہی
آخر کو چلا کر کہنے لگی کہ مین توبہ کرتا ہون آج سے تمھارے گھر کبھی نہ اونگا
بلکہ میری دعا سے آج کی تاریخ سے تمھارے گھر کوئی جن ہرگز نہ آوے گا
اتنا کہکر اوسوقت بیہوش ہوگئی اور گھڑی دو گھڑی کے بعد اوٹھی تو کہنے
لگی کہ آج اسوقت سوگئی تو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ بڑے پیر سبز عمامہ باندھے سفید
کرتا پہنے ہوے آکر میرے سامنے کہنے لگے کہ آج کے دن تیری بلا دور ہوئی
اب خاطر جمع سے رہا کر غرض اوس عورت نے اتنا بہانہ کرکے اوس نیم
کے ڈنڈے سے اپنا پیچھا چھوڑایا اوس عورت نے ایسے بیہودہ حرکتون
سے کئی فائدے سمجھے تھے ایک تو یہ کہ غیر مردون کو کھلے خزانے دیکھتی
دوسرے گھر کا کچھہ کام نکرنا پڑتا بلکہ سارے لوگ اوسکی خدمت مین لگے
رہتے تیسرے میان اوسکی فکر مین ہمیشہ باؤلا بنا رہتا اور یہ اوسکا
بڑا مطلب تھا جو تھے اس بہانے سے کبھی تو درگاہ مین جھومنے کے
واسطے السوئی جایا کرتی وہان کی سیر کرتی اور کبھی الا دے شہید کی قبر
پر اور کبھی بہرائچ کے میلے مین امکین ڈنڈے کی مارنے اوسکا سارا تماشا

نتیجہ اس حکایت ۱۸ کا یہ ہے

کہ بدسرشت عورتین اپنی آسایش اور خواہش نفس کے لیے وہ مکر و فریب اپنی طبیعت سے پیدا کرتی ہین کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے اور اون کے دام فریب مین پھنس جاتا ہے انسان کو چاہیے کہ عورتون کے حرکات و سکنات پر خوب لحاظ رکھے اور اونکی ایذا دہی مین نہ آجائے ❊

حکایت ۱۹

ایک عورت کی بہن بیوہ ہو گئی کنایہ اشارے سے ذکر کیا گیا کہ برادری کے کسی بھلے آدمی سے اوسکا نکاح پڑھا دو اس پر بہت لال پیلی ہو کے بولی کہ تمنے کسی بھلے آدمی کے یہان یہ بات سُنی ہے جب کوئی تمھاری بہن بیوہ ہو جاوے تو اوسکا نکاح کر دینا آخر اوسکا انجام یہ ہوا کہ کسی غیر مرد کے ساتھ نکل گئی پھر آج تک مجھے اوسکی خبر کہین نملی

نتیجہ اس حکایت ۱۹ کا یہ ہے

جو شخص کہ خدا اور رسول کے فرمان سے انحراف کرتا ہے آخر کار شیطان کے پنجے مین گرفتار ہو کر ذلیل اور رسوا ہوتا ہے دنیا مین ذلت پاتا ہے اور آخرت مین عذاب

حکایت ۲۰

عظیم آباد مین ایک عورت بہت چھوٹی عمر مین بیوہ ہوگئی اوسنے ہمیشہ روزہ رکھتا اور شام کو سوکھی روٹی یا گیہون کا چوکر بھگا کر کھانا اختیار کیا دن و رات قرآن کی تلاوت مین مشغول رہتی اسی حالت مین وہ بڈھی ہوگئی سیکڑون عورتین اوسکی مرید ہوئین مرتے وقت سبھون کو بلاکر پوچھا تم سچ کہو مینے کیسی پاکدامنی اور عزت و حرمت سے اپنی زندگی کاٹی سبھون نے کہا تمھارا ایسا ہونا بہت مشکل ہے کہ کبھی کسی مرد کا منھہ نہ دیکھا ساری عمر روزہ رکھا سوکھی روٹی کھائی وہ بولی اب میرے دل کا حال سُنو کہ جوانی سے بڑھاپے تک رات کو قرآن کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کان مین چوکیدار کی آواز آتی تو دل یہی چاہتا کہ کسیطرح سے اوسکے پاس چلی جاؤن لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شرم سے بچتی رہی مین تم سبھون کو نصیحت کرتی ہون کہ کبھی جوان عورت بیوہ کو بے نکاح نہ رکھنا اس سے معلوم ہوا کہ عورت کیسی ہی نیکبخت اور پرہیزگار ہو اور کیسا ہی روکھا سوکھا کھانا کھائے لیکن مرد کی خواہش اوسکے دل مین ضرور ہوتی ہی ✦

نتیجہ اس حکایت ۲۰ کا یہ ہے

کہ جو عورت جوان بیوہ ہو جائے اوسکا نکاح کر دینا بہت ضرور ہے کہ وہ نفس اور شیطان کے اغوا سے محفوظ رہیگی ✦

حکایت ۲۱

حکایت ۲۱

ایک شخص مولوی عبدالسلام نامے دیوبے کے رہنے والے بہت مفلس تھے اونکی بی بی نوکری کرنے کو کہتی تو وہ جواب دیتے کہ مین اسی فکر مین ہون ایک دن عشا کی نماز مسجد مین پڑھکر اپنے دروازے پر آکے کیواڑ کھلوائے تو اونکی بی بی کھولنے آئی لیکن پہلے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو وہ بولے عبدالسلام یہ سُنکر اوسنے دروازہ کھول دیا اور کہا کہ آؤ نکھٹو وہ بڑے غیرت والے تھے عورت کا طعنہ اون کے دل مین تیر کیطرح چبھہ گیا اوسیدم اولٹے پاؤن پھرے اور سیدھے مسجد کو آئے وہین سو رہے صبحکو سفر کی تیاری کی ایک دوست سے قرض لیکر کچھہ بی بی کے پاس بھیجا اور کچھہ اپنے پاس رکھا بی بی نے کہلا بھیجا کہ تم یہان ہوتے جاؤ اونھون نے جواب دیا کہ مین نکھٹو ٹھیرا تو منہ دکھلاتے مجھے شرم آتی ہے غرض اوس سے نکلے اور لکھنؤ کو چلے گئے وہان جاتے ہی سو روپے مہینے کے نوکر ہوے تو بہت جلد بی بی کو خرچ بھیجا اور اوسکی تسلی لکھی کہ ہمیشہ خرچ پونہچے گا تم کچھہ اندیشہ مت کرنا کئی برس کے بعد پھر گھر گئے تو بی بی کیواسطے بہت تحفہ تحائف لائے لیکن باہر اوترے گھر مین نگئے اور یہی عذر کیا کہ وہ بات آج تک مین نہین بھولا ہے مجھسے نہین ہوسکتا کہ بےغیرتی سے اپنا مُنہ دکھاؤن اور جس زمانے مین میرے پاس روپیہ نتھا تب تمنے نکھٹو کہا یا سو اب جتنا چاہو تو خرچ کرو اور تمھین میری الفت ہوتی تو یہ بات مُنہ سے کاہکو نکلتی اور مین تو وہی ہون جو پہلے تھا اب اچھا کہان سے ہوگیا پھر تمسے

دم تک کبھی اوس سے نملے ۔

نتیجہ اس حکایت ۲۱ کا یہ ہے

کہ غیرت والے مردون سے بی بی کا طعنہ نہین سہا جاتا کیا کیجیے اون نالایقون کو کہ ماں باپ بھائی بہن کی باتون سے تو اتنا ناخوش ہوتے ہین کہ ساری عمر نہین بھولتے اور لوگون سے گلہ کرتے ہین کہ بھائی نے یون کہا اور بہن نے یون کہا ہم پہلے بھائی کو دوست جانتے تھے بہن کو ایسا نہ سمجھتے تھے غرض ماں باپ بھائی بہن سے تو یہ معاملہ اور جب بی بی اونکو بلکہ اونکے ماں باپ اور بھائی بہن کو بلکہ سارے کنبے اور سات پشت کو ہزارون گالیان دیتی ہو تو اسکو ذری سی بات سمجھتے ہین اور جس روز بی بی اپنے کسی مطلب کے واسطے میان سے ہنس کر بولے تو وہ اسکی ساری شرارتون کو بھولا کر اوسپر سے واری اور قربان ہوتے ہین اور ہمارے جالیس کے علاقے اور اوسکے گردونواح مین تو اب اتنی عزت میان کی البتہ رہگئی ہی کہ ابھی تک بی بیان اونکے منہ مین پاخانہ اور پیشاب نہین کرتین ۔

حکایت ۲۲

ایک شخص کی عادت تھی کہ بے پکارے اپنے گھر مین چلا جاتا اور کسی نے منع کیا تو اوسے یہی جواب دیا کہ میرے گھر مین سوا ے ماں اور بہن اور بی بی کے کوئی غیر عورت نہین کہ مجھسے چھپتی ہو ایک دن

اوسکی بہن نے جانا کہ بھائی دور گیا ہی دالان کے نزدیک چارپائی کھڑی کرکے تنہائی اور خیال کیا کہ اس وقت تو کوئی باہر سے نہین آتا جلدی سے بے کپڑا پہنے دالان کو بھاگی جاتی تھی کہ ایکبارگی بھائی گھر مین آگیا اور اوسے ننگے دیکھ لیا اس کام مین مرد کا یہ قصور ہی کہ بے پکارے کیون گیا اور عورت کی یہ بیوقوفی کہ ننگی باہر کیون نکلی ہو

نتیجہ اس حکایت ۲۲ کا یہ ہی

کہ مرد اور عورت دونون کو جمیع امور مین احتیاط واجب ہی بیپروائی موجب ندامت ہوتی ہی ہو

حکایت ۲۳

لکھنو کا ایک سوداگر کچھ مال خریدنے کو کانپور گیا اپنی بی بی اور بہان کو گھر مین چھوڑا کسی لچے نے اوس بی بی کی خوبصورتی کا حال سنکر اوس دوکاندار سے ملاقات کی جو سوداگر کے دروازے کے سامنے دوکان لگاتا تھا ایک روز اوس دوکاندار کو لالچ دے کر ایک بہت عمدہ تماشا کرایا اس امید پر کہ شاید وہ بی بی کہین جھانکے تو مین دیکھون وہ عورت نمازی تھی اور ظاہر مین لوگون سے بہت پردہ کرتی لیکن اپنے دیور اور بہنوئی وغیرہ رشتہ دارون کو جھانک کر ضرور دیکھ لیتی اپنی عادت کے موافق اوس تماشے کو بہت حکمت اور دانائی سے جھانکا کہ مجھے کوئی دیکھنے

وہ مرد جو تاک مین تھا صورت تو نہ دیکھنے پایا لیکن دراز سے
اوسکی تھوڑی سی ناک دیکھ لی ایک بڑھیا اوس عورت کے گھر آتی
جاتی تھی اوس مرد نے اوسکو لالچ دیکر بی بی کے نکالنے کی تدبیر کی ایک
روز وہ بڑھیا بی بی سے باتین کر رہی تھی اوس مین آل اولاد کا ذکر ہوا
تو بی بی بولی کہ میرے کوئی اولاد نہین ہوتی تم کسی سے کوئی تعویذ لکھا دو
بڑھیا بولی کہ یہ کتنی بڑی بات ہی جمعرات کے دن عشا کی نماز پڑھکر
تم اپنی ساس سے اجازت لیکر گھڑی بھر کے واسطے میرے ساتھ چلو
شاہ مینا کی درگاہ مین ایکدرخت ہی جو عورت اوسکے تلے گھڑی بھر بیٹھے تو
اوسی سال اولاد ہوتی ہی چنانچہ ایک ستر برس کی بڑھیا کو جسکا میان
سو برس کا تھا اولاد ملی آخر وہ بی بی اوس مکّار ہ کے دم مین آگئی اور ساس
سے حکم لے کر باہر گئی تو پھر دوبارہ اپنا گھر دیکھنا نصیب نہوا؛

نتیجہ اس حکایت ۲۳ کا یہ ہی

عورت کو چاہیے کہ اجنبی عورت کو جسپر اعتماد کلی نہو کبھی اپنے نزدیک
نہ آنے دے چنانچہ اکثر عورتین اسی عورت کیطرح غائب ہوگئی ہین؛

حکایت ۲۴

بنارس مین ایک عورت جو ہمیشہ اپنے دیور سے ایک جگہ بیٹھکر بات
کیا کرتی تھی ایک مرتبہ گناہ مین گرفتار ہوگئی پھر دونون نے صلاح

کر کے بھائی کو زہر دیا اور عورت اپنے دیور کے پاس رہنے لگی ٭

نتیجہ اس حکایت ۲۴ کا یہ ہے

اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور شرع میں آیا ہے کہ مرد و عورت کا اگرچہ محرمات سے ہوں ایک جگہ تنہا بیٹھنا مناسب نہیں ہے

حکایت ۲۵

بنارس میں سکرورا ایک محلّے کا نام ہے وہاں ایک شخص اپنی خالہ کی بیٹی کو میر حسن کی مثنوی اور باغ و بہار کا قصہ سنایا کرتا تھا غیر مرد و عورت کا بات کرنا تو ایسا ہی جیسے آگ اور روئی کا پڑوس آخر کو دونوں نے گناہ میں گرفتار ہو کے اپنا منہہ کالا کیا پھر اپنے اپنے ماں باپ کے خوف سے یہ صلاح ہوئی کہ یہاں سے نکل چلو آخر وہ لڑکی کچھہ روپے نقد اور دو ہزار روپے کا اپنی ماں کا گہنا چرا کر اوسکے ساتھہ نکل گئی ٭

نتیجہ اس حکایت ۲۵ کا یہ ہے

کہ ایسے قصے کہانی کہ جس میں عاشقی اور معشوقی کا ذکر ہو کسی عورت کو سُننا مناسب نہیں ہے کہ آخر کو یہ باتیں دل میں اثر کر جاتی ہیں اور اون سے فساد پیدا ہوتا ہے ٭

حکایت ۲۶

دو عورتین دیورانی جیٹھانی بیٹھہ کر بات کرنے لگین بڑی بولی کہ تم اپنے میان سے اتنا کیون ڈرتی ہو کہ چہرہ اوتر جاتا ہی چھوٹی بولی کہ تم تو بھوت پریت چڑیل وغیرہ وا ہی تباہی خیالون سے بہت ڈرتی ہو جو جاہل عورتین بے دیکھے صرف وہم سے مانتی ہین اور مین اونکا چہرہ غصے مین دیکھکر ڈری تو کیا تعجب ہوا ⁂

نتیجہ اس حکایت ۳۶ کا یہہ

کہ نیک عورتین جو دینداری مین مضبوط ہین کسی دوسرے کے بہکانے سے خراب نہین ہوتین ⁂

حکایت ۲۷

ایک عورت اپنے کوٹھے کی کھڑکی سے جھانکتی تھی کہ کسی لُچّے کی نگاہ اوسپر دور سے پڑ گئی مدت کے بعد وہ عورت اپنے میان کے ساتھ سفر کو چلی تو اوس شہدے کو خبر ملی پھر یہ بھی کسی بہانے سے ساتھ چلا وہ عورت رات کیوقت بھٹیاری کے ساتھ پاخانے گئی تو اوس لچے نے پہلے سے بھٹیاری کو راضی کر رکھا تھا نہین معلوم کہان اوڑا لیگیا کہ عمر بھر تک نیک بخت کا پتہ نہ لگا ⁂

نتیجہ اس حکایت ۲۷ کا یہہ

عورت کو لازم ہی کہ جھانکنے تاکنے کی عادت نکرے کہ اس مین ایکدن نہ ایکدن کچھہ فساد ضرور برپا ہوتا ہی

حکایت ۲۸

ایک کنواری لڑکی نے اپنی ماں سے کہا کہ امّا ایک لال اوڑھنی ململ کی بنادو یہ اوڑھنی گزی کی بہت موٹی ہی وہ بولی سنو بیٹی نرم کپڑے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہی پھر جب نہین ملتا تو آخر کو لوگون سے لڑتا ہی تجھے وہ باتین سکھائی ہین کہ لال کپڑے کی پہننے والیان پلنگ پر بیٹھنے والیان جو بیبیان ہین اور اسکی اوڑھنی اور لڑکی ہین تجھہ سے بڑھکر پیاری ہونگی تیرا میلا کپڑا لوگون کو بھاویگا اور اونکا لال کپڑا کسیکو خوش نہ آویگا

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہی

عورت ہو یا مرد عزت اور توقیر اچھے افعال و اطوار سے حاصل ہوتی ہی لباس نفیس کی کچھہ اصل اور حقیقت نہین ہی

حکایت ۲۹

ایک بیوقوف عورت نے جلتی ہانڈی مین اپنا ہاتھہ ڈال دیا جب ہاتھہ جلا تب چلانے لگی لیکن ہاتھہ ہانڈی سے ہرگز نہ نکالا اور رو رو کر کہتی تھی کہ دنیا مین مجھسے بڑھکر کس پر دکھہ ہوگا کوئی میری مصیبت کا

شریک نہین ہوتا سب اپنی اپنی غرض کے ساتھی ہین کسیکو میرے جلنے
کی کچھ پروا نہین یا اللہ اس جینے سے تو مرنا بہتر ہے مجھے تو جلد اوٹھالے
اتنے مین ایک اوسکی پڑوسن آپہنچی تو بولی کہ او احمق تو نے تو دکھ اپنے
ہاتھ سے مول لیا ہانڈی سے ہاتھ کیون نہین نکالتی کہ اسیدم تیری مصیبت
جاتی رہے لیکن اوس احمق نے ہرگز نمانا یہان تک کہ اوسکا ہاتھ جلکر کباب ہوگیا
اور یہ زخم ایسا بڑھا کہ سڑن دوڑگئی آخر کو وہ مرگئی

نتیجہ اس حکایت ۲۹ کا یہ ہے

کہ بیوقوف عورتین خود شرارت کرتی ہین اور جب بدی کی مصیبت آئی تو سب
کو اپنا دشمن جانتی ہین اور کوئی نصیحت کرے تو اوسکی بات کی طرف بالکل
دھیان نہین لگاتین آخر ساری عمر مصیبت مین کاٹ کر مرجاتی ہین +

حکایت ۳۰

جنگل کا شیر ایک ہرن کے بیٹی پر عاشق ہوا اوسکے باپ سے شادی کا پیغام
کیا تو اوس بیچارے نے ڈر کے مارے لڑکی بیاہ دی جب وہ اوس شیر کے گھر
آئی تو بولی کہ تم مجھے چاہتے ہو تو اپنے تیز دانت اور بڑے بڑے ناخون کٹوا ڈالو اور
تمھارے بھائی چیتا اور تمھاری مان باگھنی سے مجھے ڈر لگتا ہے ان دونون کو
جنگل سے باہر نکال دو شیر تو اوسکی محبت مین دیوانہ تھا جو اوسنے کہا سب
کیا وہان کے جانورون نے جب دیکھا کہ شیر کے دانت اور پنجہ نہین ہے اور چیتا

اور باگھنی بھی اور کمین چلی گئی تو بے ڈر ہو کر سیمون نے سینگ مارنا شروع کیا
اوسکی بی بی یہ مصیبت دیکھکر بہت روئی مگر شیر کی کچھ مدد نکر سکی پھر کہا کہ چیتا
اور باگھنی کو تم دوست تو سمجھے تھے لیکن دیکھو آج تمھارے کوئی کام نہ آیا اوس
جگہ درخت پہ ایک پرانا بندر عقلمند بیٹھا تھا بولا کہ شیر تیرے کہنے پہ نچلتا تو آج
بے بس ہوکر کا ہے کو مارا جاتا ؛

نتیجہ اس حکایت کا یہ

کہ اسیطرح سے بہتیرے مرد عورتون کی صحبت مین ماں باپ بھائی بہن سے
جدا ہو جاتے ہین پھر جب دشمنون نے اکیلا سمجھکر اوسکا پیچھا کیا یا کسی اور
سخت مصیبت مین گرفتار ہوا تو بی بی سوا رونے اور گھبرانے کے اور کسی
کام نہین آتی ؛

حکایت ۱۳

ایک جنگلی ہرن نے کسی شہری ہرن کو دیکھا کہ بہت اچھی سرخ بانات کی جھول
اوسپر پڑی اوسکے چارون طرف سنہرا گوٹہ لگا ہوا اور اوس کے سینگون
پر طرح طرح رنگ آمیزی کے بیل بوٹے بنے ہوئے آہستہ آہستہ
ایک باغ مین ٹہل رہا ہے اور چلتے وقت اوسکے پانوٗن کے گھونگھرو چھم چھم
بولتے ہین جنگلی کو اوسکی صورت بہت بھلی لگی پوچھا کہ تمھاری پیٹھ
پہ یہ کیا چیز چمک رہی ہے اور تمنے ایسے خوبصورت سینگ کہان سے

پاسئے اور ہم اتنا آہستہ کیوں چلتے ہو وہ بولا کہ تم جنگلی نرے بےوقوف ہو تم اسکی قدر کیا جانو یہ تو روپے کی جھول ہی اور ہم وہ ہین کہ بادشاہ ہماری پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرتا ہی اور ہم امیر لوگ آہستہ چلتے ہین دوڑنا گنواروں کا کام ہی وہ بولا کہ افسوس مجھے یہ خوبیان میسر نہین اتنے مین ایک بھوکا بھیڑیا دور سے نظر آیا دیکھتے ہی شہری ہرن کے ہوش جاتے رہے جنگلی سے کہا بھائی تم مجھے بچاؤ وہ بولا خدا نے تمھین ہاتھہ پانون دیے ہین بھاگ جاؤ بھیڑیا تو ابھی بہت دور ہی جنگلی تو اتنا کہکر چنپت ہوا لیکن شہری کو مدت سے دوڑ دھوپ کی عادت نرہی تھی بڑی محنت سے تھوڑی دور بھاگا آخر اوسکا دم پھول گیا اور ہانپنے لگا ناچار ایک جھاڑی مین جا چھپا لیکن گھونگھروں کی آواز سے بھیڑیا اوسکا پتا پاکر وہان آیا اور اوسکا کام تمام کیا ٭

نتیجہ اس حکایت ۳۱ کا یہ ہی

کہ اسیطرح جو عورتین عیش و عشرت مین گہنا پہنے پلنگ پر بیٹھی رہتی ہین اور غریب عورتون کو اپنی نگاہ مین حقیر سمجھتی ہین اونکو کبھی کام کرنا پڑے تو بڑی مصیبت آتی ہی اور غریب عورتین اگرچہ اونکی گود مین بال بچے ہون تب بھی کھانے پکانے کوٹنے پیسنے پانی بھرنے بلکہ گھر کے سارے کامون سے کبھی عاجز نہین ہوتین ٭

حکایت ۳۲

ایک بڑے موٹے تازے گھوڑے نے جسپر مخملی زین کسا ہوا تھا راہ مین ایک
گدہے کو دیکھا کہ بوجھ لیے ہوے چلا جاتا ہے جب وہ اسکے برابر آیا تو گھوڑا
بولا او پاجی گدہے تیری یہ طاقت کہ راہ مین ہمارے برابر چلے تو نہین جانتا
کہ مین کون ہون آقائی صاحب جنکا دار مجھپر سوار ہوتے ہین خبردار اپنا
بدن میرے زین پوش مین لگاکر سیلا مت کرنا بیچارہ گدہا ڈر کے مارے
جلدی سے کنارے ہوگیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ کیا خوب ہوتا کہ مجھے
بھی اوسکا سا زین پوش میسر آتا کچھ دن پیچھے وہ گدہا ایک جگہ راہ مین
چررہا تھا اوس گھوڑے کو دیکھا کہ بہت ہی دُبلا ہوگیا ہے اور روئی کا بڑا
گٹھا اوسپر لدا ہوا اور ایک بنیا بہت بے دردی سے چابک مارتا
ہوا ہانکے لیے جاتا ہے گھوڑے نے دور سے دیکھا کہ گدہے کے روبرو
جُھک کر سلام کیا اور کہا بھائی صاحب ہم دبے جاتے ہین مہربانی
کرکے تھوڑا سا بوجھ تم لیلو تو ہم ہلکے ہوجاوین گدہا بولا حضرت سلامت
میرا کیا مقدور کہ آپ کے پاس آؤن میرے بدن کے چھونے سے آپکی
پوشاک کہین میلی نہو جائے

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ بعضی عورتین اپنے میاں کی دولت کے بہروسے پر غرور کرتی
اور غریب رشتہ دارون کو ناچیز سمجھتی ہین جو پھر کبھی ایسا وقت آتا ہے
کہ اونکے روبرو ہاتھ جوڑتی اور پانون پڑتی ہین لیکن وہ اونکی بھلی

شریر عورتوں کو یاد کرکے کچھ رحم نہیں کرتین *

حکایت ۳۴

ایک روز کافیہ کے سامنے کئی بوڑھی عورتوں نے جمع ہوکر اپنی اپنی بہو کا شکوہ کیا تب کافیہ بہت دیر تک اونکو نصیحت کرتی رہی اور یہ کہا کہ بڑی بی بی یاد کرو پہلے پہل تمکو کتنا بڑا ارمان تھا کہ خدا ہمکو بیٹا دیوے سو اوسکے فضل و کرم سے مراد پوری ہوئی پھر تمھین یہ آرزو بھی کہ اسکی شادی کرین اور ہمین اپنا حوصلہ نکالین کبھی کبھی تمکو یہ بھی خیال ہوا کہ میرے جیتے جی اسکی شادی ہوجاوے سو یہ مطلب بھی حاصل ہوا اب تمکو چاہیے کہ جیسی بڑی مراد ملی ویسا ہی بڑا شکر بھی کرو ایسا نہو کہ جب نعمت مل چکے تو اوسکی کچھ قدر نکرو اور ناشکری کرو *

بڑی بی بی دنیا میں جب بندے کو کچھ نعمت ملتی ہے تو اوسکے ساتھ تھوڑی سی تکلیف بھی سہنے پڑتی ہے جیسے خدا کسیکو اولاد دیوے تو اوس کی پرورش کرنے کے لیے محنت برداشت کرنی پڑیگی پھر اگر وہ اوسکے پالنے پوسنے سے گھبرا کر ناشکری کرے تو وہ احمق ہے *

بڑی بی بی دھیان کرو خدا نے تمکو کیسی بڑی بڑی نعمتین دین پہلے یہ کہ بیٹا دیا خدا اوسکو تندرست رکھے پھر خیریت سے وہ سیانا ہوا پھر آج خدا نے تمھین وہ دن دکھایا کہ تمھارے گھر ہنسی خوشی سے بہو آئی گھر کی آبادی ہوئی

سبکی آل اولاد سے آگے تمھارا نام نشان باقی رہیگا ابھی تمکو لوگ
اناکہتے ہین خدا فضل کرے تو کچھ دنون مین دادی کہلاؤگی تمکو چاہیے
کہ جیسی بڑی بڑی نعمتین ملین اوسیطرح بہت شکر کرو اور
کسیقدر جو ہوتے تکلیفین اوٹھانے پڑینگی اوس سے مت گھبراؤ
دودھاری گاے کی لات بھی بھلی ہے ❖
بڑی بی بی شکر کی باتین اس مقدمے مین بہت ہین پورا شکر کس سے
ادا ہوسکتا ہے لیکن چھوٹا سا شکر یہ ہے کہ بہو کی ایسی خاطرداری کرو کہ
اوسکو اپنی مان کی جدائی کا رنج دل سے بھول جاوے اور صرف یہ نہین
کہ دو چار مہینے دنیا کے دستور پورا کرنے کے واسطے بلکہ ہمیشہ ساری
زندگی اوسکی خاطر کرو اور اپنی بیٹی کے برابر جانو ❖
بڑی بی بی مین تم سے ایک آدمی کا حال کہتی ہون نیوتنی مین ایک مولویتا
کے بیٹے کی شادی ہوئی مولوی صاحب نے اپنی بی بی سے کہا کہ مین
بہو کو اس شرط پر گھر مین لاؤنگا کہ تم اوسکو چھوٹی بہن کے برابر سمجھو
اور اگر یہ منظور نہو تو مین اوسکو جدا مکان مین اوتارونگا وہ بولی کہ
انشاءاللہ مین بہو کو اپنی بڑی بہن کے برابر سمجھونگی خاطر جمع رکھو بڑی بی بی
یہ کچھ اچنبھے کی بات نہین نیک عورتین یہ سمجھتی ہین کہ جیسے ہم خدا کے
بندے ہین ویسا ہی ہماری بہو بھی ہے ہم مین اور اوس مین کچھ فرق نہین
بڑی بی بی اگر تمھین یہ گھمنڈ ہے کہ ہم گھر کی مالک بہو ہماری تابعدار ہو کر
تو اسکا بھی کچھ مضائقہ نہین لیکن کوئی کام بے سیکھے نہین آتا سرداری

چاہو تو اوس راہ چلو جس سے لوگ تابعدار ہو جاویں شاید تم سمجھتی ہوگی
جو عورت زبان دراز لڑاکی ہو وہ سردار ہو سکتی ہی تو یہ بالکل غلط
ہی بلکہ سردار بننے کی ترکیب وہ ہی جو ہمارے پیغمبر صاحب نے اپنی امت
کے سارے مرد عورتوں کو سکھلادیا ہی جو کوئی اوس پر عمل کرے بیشک
سردار ہو سکتا ہی پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی سَیِّدُ القَومِ خَادِمُهُم
یعنے لوگوں کا سردار وہ ہی جو لوگوں کی خدمت کرے تم اگر سرداری
چاہتی ہو تو بہو کے ساتھ سلوک کرو اور جب تک تم اوسکے ساتھ
سلوک کرتی رہوگی ضرور تمھاری سرداری بنی رہے گی ۞

بڑی بی بی سلوک کرنے کی بہت صورتیں ہیں سب سے پہلے یہ کہ جیسا
تم اپنے لڑکوں کو احمق سمجھکر اونکی بیہودہ باتوں سے ناخوش نہیں ہوتی
ہو اونکا عیب چھپاتی ہو لڑکا زیادہ کہتا ہی تو لوگوں سے تھوڑا بتاتی
ہو اسیطرح بہو کو بھی نادان سمجھو اوسکی باتوں کیطرف دھیان
نکرو اور ایسکے عیبوں کو چھپاؤ ابھی اوسکی کیا عمر ہی جو آج ہی سے ساری
عقل اوس میں آجاوے ۞

بڑی بی بی جوانی میں جیسا تمھارا جی چاہتا تھا کہ ہماری ساس ہمارے
ساتھ اس طرح رہے آج اوسیطرح تم اپنی بہو کے ساتھ رہو ۞

بڑی بی بی جیسا تم چاہتی ہو کہ ہماری لڑکی اپنی سسرال میں آرام
سے رہے اسیطرح بہو کو آرام سے رکھو آخر تمھاری بہو بھی کسی ماں
کی بیٹی ہی تم اوسکی ماں کا دل خوش کرو کیا عجب کہ اس نیک بختی سے

تمھاری لڑکی بھی اپنی سُسرال مین سُکھ پاوے بڑی بی بی جب
تمھاری لڑکی اپنی سُسرال مین کچھ قصور کرتی ہی اور خفگی اوٹھاتی
ہی تو تم سمجھتی ہو کہ میری لڑکی ابھی نادان ہی لائق معاف کرنے کے
ہی اسیطرح تمھاری بہو بھی ابھی کم عمر ہی اوسکی عقل کہان کہ کچھ قصور
نکرے تم بھی اوسکو معاف کیا کرو اور جانو کہ وہ بھی کسیکی مان کی بیٹی ہی۔
بڑی بی بی اگر تمھاری لڑکی سُسرال مین آرام سے رہتی ہو تو خدا کا
شکر کرو اور شکرانے مین بہو کو آرام سے رکھو اور جانو کہ وہ بھی کسی مان
کی بیٹی ہی ✦
بڑی بی بی بہو کا بھائی تمھارے گھر آوے تو اوسکی خاطرداری کرو اور
وہ چھوٹا کم عمر ہو تو چلتے وقت اوسکو تماشہ یا گڑو جب وہ اپنے گھر
جاویگا تو مان پوچھیگی تجھے وہان کیا کھایا بلکہ اوس کا نون سے کوئی بیاہی
بھی آوے تو اوسکی بھی خاطرداری کرو اسمین خرچ ایک کوڑی کا نہین
مفت کا احسان ہی سمدھن تم سے خوش ہوگی اور اپنا دوست سمجھیگی
بڑی بی بی سمدھن غریب ہو تو لڑکون کے نام سے کبھی کبھی
اوسکو کچھ بھیجا کرو لیکن اسطرح کھول کر نہین کہ وہ شرما کر لینے سے
انکار کرے اگر تمکو دینا منظور ہو تو دینے کی تدبیرین اس صورت
مین ہو تمکو اپنا مربی سمجھیگی اور عجب نہین کہ سمدھیانے والے بھی بھی
تمھارے کام آوین ✦
بڑی بی بی تمھاری بہو کسی غریب کی بیٹی ہو تو رحم کرنے کے لائق

اوسکی ماں نے اس امید سے تمھارے گھر بیاہا کہ میری لڑکی سکھ
سے رہیگی لیکن جب تم ہر بات مین اوسپر خفا ہو اور اوسکے قصور
کو صرف شرارت سمجھو تو سمجھو اپنے دل مین کتنا رنج کریگی اوسکو
جو تم سے امید تھی جاتی رہیگی شاید تم یہ سوچتی ہو کہ ہمارے یہان وہ ایسا اچھا
کھاتی پہنتی ہے جو اوسکو میکے مین میسر نتھا سنو جی جب تمنے بات بات پر
اوسکا پیچھا لیا تو چاہے تمھارے گھر روز پلاؤ قورمہ کھاوے لیکن اوسکو
کچھ مزہ نملیگا اور اوسکا دل بے چین رہے گا +

بڑی بی بی تمھاری بہو کسی امیر کی بیٹی ہو تو تمکو اور بھی زیادہ رحم کرنا چاہیے
تم اوسکے گھر کا حال یاد کرو وہان اوسکی کتنی بڑی قدر تھی جو چیز مانگتی
اوسیدم پاتی کبھی اوٹھکر پانی نپیتی یہان کام کرنا پڑا اپنے گھر روٹی
گوشت میوہ مصری امرود نارنگی کھاتی تھی یہان جوار کی روٹی اور پتلی
دال بھات کھانا پڑا اپنے گھر لاڑ پیار سے حاکم بنی رہتی تھی جسکو چاہتی
مارتی جسکو چاہتی گالی دیتی اور سب لوگ اوسکی بات سہتے تھے اب اللہ نے
کسی رشتے کے سبب اوسکو تمھارا تابعدار کردیا تم جو چاہا حکم کرو سو کہتی
ہو ہر بات مین اوسکو قصوروار ٹھہراتی ہو دیکھو اوسکے دلپر کیا گذرتا ہوگا
اوسکے مان باپ کا دل کیا کہتا ہوگا سوچو کہ تمھارے گھر کی مفلسی اوسکے
حق مین کیا تھوڑی مصیبت ہے جو اوپر سے تم اوسکو اور زیادہ دق کرو
بھلا اگر تمھاری لڑکی ایسی ناز و نعمت مین پرورش پاوے پھر کسی مفلس
کے گھر بیاہی جاوے پھر وہان جاکر ایسی ساس کے پنجے مین گرفتار ہو

جیسا تم اپنی بہو کے ساتھ کرتی ہو تو تمھارے دل کا کیا حال ہو گا ٭
بڑی بی بی یاد کرو جب تمھاری شادی ہوئی تھی تمکو کیسا حوصلہ تھا کہ ایسا کھاوین ایسا پہنین پھر اوسیطرح تمھاری بہو کو حوصلہ کیسے نہوگا
بڑی بی بی جیسا تمکو خیال ہوتا تھا کہ یہ ہمارے میان کی کمائی ہی ہم اسکے حقدار ہین اسیطرح بہو کو بھی خیال ہو سکتا ہی جیسی تم آدمی ہو ویسی وہ بھی ہی ٭
بڑی بی بی ہر عمر مین آدمی کو نیا خیال ہوتا ہی لڑکپن مین کھیل کود کو جی چاہتا ہی جوانی مین کپڑے گہنے کا شوق ضعیفی مین گھر گرستی کی فکر ہوتی ہی یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ بہو کی طبیعت آج ہی سے بڑھیوان کیطرح ہو جاوے
بڑی بی بی اگر تم یہ کہو کہ جب تک بہو کچھ شرارت نکرے تب تک مین کچھ نہین کہتی تو اسمین تمھاری کچھ خوبی نہین ایسا کون ہو گا جو بے قصور کسیکو کچھ کہے ناحق تو آدمی اپنے غلام باندی کو بھی نہین ٹوکتا تمھاری تعریف تو اسمین ہی کہ اوسکا قصور معاف کرتی رہو ٭
بڑی بی بی شاید تمکو یہ خیال ہو کہ جتنا ہم جب رہین اوتنا وہ ڈھیٹھ ہو گی اور بیٹے سدمین کے ساتھ بہتیرے سلوک کیے اور بہو کی باتون کا بہت غم کھایا لیکن کچھ فائدہ نہوا بڑی بی بی تم نیکی بہو کے ساتھ خدا کے واسطے کرو بدلے کے واسطے نکرو اگر تم ایسا کرو گی تو خدا تمھاری عمر نباہ دیگا اور جیسا وہ کریگی خدا سے پاویگی ٭
بڑی بی بی اس کہنے سے یہ نہ سمجھو کہ بہو کیسی ہی بیجا بات کرے اوسکو

ٹوکنا نچاہیے بلکہ مطلب یہ ہی کہ جو کچھہ اوس سے بھول چوک ہو جیسے دال
جلجاوے یا روٹی کچی رہے یا نمک زیادہ پڑ جاوے یا برتن پھوٹ جاوے
یا اوسکی غفلت سے بلی ہانڈی مین منہہ ڈال دیوے یا اوسکا کپڑا
جل پھٹ جاوے یا وہ کبھی گھر مین سے چھپا کر کھا جاوے یا اوس سے
کچھہ گم ہو جاوے یا وہ کوئی چیز رکھکر بھول جاوے یا وہ بے وقت سو رہے
تو ایسی باتون پر بالکل خفا ہونا چاہیے نہین تو کوئی تمکو غصہ ور کہیگا
اور کوئی اوچھا کہیگا اور اگر بہو ہر چیز مین اپنا حوصلہ پورا کیا چاہے جیسے
ادھوتر کی جگہ انگریزی ململ مانگے یا کامدار جوتی کی فرمایش کرے یا
کھر کا تیل جسمین چھڑیلا ناگرموتھہ پڑا ہی پسند کرے جونپور کا پھلیل
مانگے تو اس مین بھی اوسکی آرزو تھوڑی بہت پوری کرو بشرطیکہ گھر
مین گنجایش ہو اور نہو سکے تو نرمی سے سمجھانا چاہیے جسمین وہ جانے
کہ اگر گنجایش ہوتی تو ضرور ہمکو یہ چیز ملتی مثلاً یہ کہو کہ ململ میرے پاس
ہوتا تو ضرور تمھین منگوا دیتی دیکھو اللہ فضل کرے تو تمھارے واسطے
مجھے آپ فکر ہی اور ایسی بات نکہو جس سے اوسکی آس ٹوٹ جاوے
مثلاً یہ نکہے کہ کیا تم اپنے باپ کے گھر سے لائی ہو کیا ہمارے گھر مین
خزانہ گڑا ہی اور یہ نہ کہے کہ یہ تو ہمارے میان کی کمائی ہی کچھہ تمھارے
خصم کی کمائی نہین ؛

بڑی بی بی کبھی ایسی بات نکہو جس سے وہ اپنے مان باپ کے حق
مین طعنہ سمجھے کبھی یہ نکہو کہ براتیون کو تمھارے گھر فاقہ ہوا یا بچے

وہان اتنا بھیجا وہان سے کیا آیا یا تمھارے باپ کنجوس ہین اونھون
نے جہیز مین بڑا دیگچہ ندیا طعنہ ایسی بری بات ہی کہ اوس سے کچھ
فائدہ نہین سارا جھگڑا آدمی کو کبھی بھول جاتا ہی مگر طعنہ ساری عمر
نہین بھولتا ؀

بڑی بی بی اگر بہو تمکو جواب ندیتی ہو تو غنیمت سمجھو اور خدا کا شکر کرو
کہ برادری کی اور بہوون سے اچھی ہی ایسی بہو کو کچھ نہ کہو اور اوسکے
پیچھے نہ پڑو نہین تو سارے گانون مین تمھاری بدنامی ہوگی اور یہ
نہ سمجھو کہ مجھے کوئی کچھ نہین کہتا سارے لوگ بہو کو برا کہتے مین بلکہ جو
کوئی تمھارے منھہ پر تمھاری تعریف کرتا ہی وہ بہو کے سامنے جاکر
تمہین برا کہتا ہی لیکن اس لیے تمھین نہین ٹوکتا کہ ناحق اپنا دشمن
کیون بناوین تم بہو کو ستا کر تعریف کی امید نرکھو بھلا نیم لگا کر
کوئی بھی آم کھاتا ہی ؀

بڑی بی بی اگر بہو نے جیرا کچھ اپنے میکے کو دیا تو اوسکے منھہ پر کبھی
اوسکا ذکر نکرو نہین تو وہ انکار کریگی یا کہیگی کہ تم بھی اپنی بیٹی کو چھپا
کر دیتی ہو دیکھو ایک تو چیز گئی اوپر سے سمدھیانے والے دشمن
ہوے تم یہی سمجھو کہ اتنا مال چور لے گیا اب اوسکا نام نہ لو صبر کرو
بڑی بی بی اگر تمکو یہ خیال ہو کہ تھوڑا بہت بیٹے کی کمائی سے لیکر بیٹی
کو بھیجا کرین تو اس فکر مین مت پڑو اسمین تمھاری بیٹی کا فائدہ
تھوڑا ہی اور نقصان بڑا ہی اس لیے کہ تمھاری بہو اوسکی دشمن

ہو جاویگی اور تمھارے بیٹے کے دل مین بہن کی محبت گھٹ جاویگی
اور تم اوسکو چھپا چھپا کر کہان تک دے سکتی ہو اگر تمنے سال بھر
مین کچھ سیر ماش بڑے پکانے کے واسطے بھیجے یا ایک جوڑا کپڑا دیا یا
فصل مین شکر قند یا کبھی کبھی کھجورین پکا کر بھیجین تو اوس سے اوسکی
ساری عمر تیر ہوگی تم خوب یقین کرو کہ جیسا تمھارا بیٹا اپنی بی بی کو
چاہتا ہی اسیطرح تمھارا داماد بھی تمھاری بیٹی کو چاہتا ہوگا اور تم اسکو منہ لگی
بند و بست سمجھو کہ جب لڑکی بیاہ گئی تو جیسے اوسکی فکر پہلے مان باپ کو تھی
اوسیطرح اب اوسکے میان کو ہی اور جسکے غرض سے منہ اسنے تمھین پار لگا دیا
اور اوسکا بوجھ دوسرے پر ڈال دیا تم اوسکے واسطے اب کیون رنج
کرکے اپنی جان کھوتی ہو ۔
بڑی بی بی اکثر آدمیون مین جھگڑا لالچ سے ہوتا ہی سگے بھائیون مین
زمینداری کے واسطے دشمنی ہوجاتی ہی اور بہو کا رشتہ تو بہت دور
کا ہی جس مال کو وہ اپنا سمجھتی ہی اوسکے بچانے کے واسطے تمھاری
دشمن ہو تو تعجب ہی دیکھو بعضی بہوون نے ساس کو زہر دیا اور بعضون
نے اتنا ستایا کہ بیوقوف ساس ڈوب مری ۔
بڑی بی بی بڑھاپے مین اگر تمھارے پاس گہنا ہو تو یہ بھی اپنی جان
کا زوال ہمیشہ بہو سوچا کرتی ہی کہ ساس کے مرنے پیچھے مین لونگی
پھر جب بہو نے اوسکو اپنا مال سمجھا تو اوسکی تاک رکھتی ہی کہ کوئی زیور
کبھی میری نند کے گھر نجانے پاوے یہان تک کہ اگر بیماری مین تمھاری

بیٹی تمکو دیکھنے آوے تو وہ جانتی ہو کہ نند گھنا لینے کی فکر مین آئی ہی جیسا میدان مین بیل کے مرنے کے وقت چارون طرف سے گدھ آکر منتظر رہتے ہین کہ کب یہ مرے کب کھاوین اسیطرح گہنے کے سبب بعضے لوگ تمھارے مرنے کے منتظر ہین خدا ایسا وقت تم پر نڈالے ؛

بڑی بی بی لڑائی کے وقت بہو کو بد دعا نہ دو کہ تجھپر خدا کا غضب پڑے یا فلانا مرے اور کبھی یہ نکہو کہ ہمارا کیا ہمارے آگے آوے اور تیرا کیا تیرے آگے آوے اور گالی ندو اور اوسکے بھائی بہن مین کچھ عیب نہ لگاؤ کوسنا گالی دینا عیب لگانا کونجڑے قصائی اور چمارون کا کام ہی تم بھلے آدمی ہو اپنے لائق منہہ سے بات نکالو اور غضب مین اتنا مت چلاؤ کہ گھر کے باہر آواز جاوے اور تمھاری بھلمنساہت مین بٹہ لگے اور اگر بہو کچھ بیہودہ بکے تو صبر کرو اور چپ رہو ایک چپ سو بلا ٹالتی ہی اور ایک بات ہزار آفت لاتی ہی تم اپنی لیاقت اور بڑائی کو دیکھو اوسکی نالائقی کیطرف دھیان نکرو اپنی عزت اپنے ہاتھ ہی تم وہین تک اوسکو کہو کہ وہ جواب ندیوے اور جب اوسنے برابر کا جواب دیا تو تمھاری کیا عزت رہگئی اب نہ تم ساس ہو اور نہ وہ بہو ہی آج سے بالکل ٹوکنا چھوڑ دو اور ناحق اپنی حکومت مت جتاؤ ؛

بڑی بی بی یاد کرو شاید تمسے کبھی تمھاری ساس کا دل دکھا ہو اور اوسکی تمھین خبر نہو یہ اوسیکا بدلا سمجھو خدا کا شکر کرو کہ دنیا مین گناہ کی سزا ملی

اور دعا مانگو کہ خدا دوزخ کے عذاب سے بچاوے ⁂

بڑی بی بی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندون کو برے دن کے پنجے مین ڈالتا ہے کہ وہ اونکو ستاوے پھر اونسے صبر کیا تو ثواب پایا اور شکوہ کیا تو گنہگار ہوا پھر بھی بے صبری سے مصیبت نہین گھٹتی جو تقدیر کا لکھا ہے وہ نہین ٹلتا ⁂

بڑی بی بی تمنے کبھی وعظ مین مولوی صاحب سے سُنا ہوگا کہ جو کوئی حرام موت مرے دوزخ مین اوسکی بڑی گت ہوگی دیکھو کبھی غصے مین اکر زہر نہ کھانا ڈوب نہ مرنا بعضی نادان عورتین سمجھتی ہین کہ مرنے کے پیچھے ہماری قدر ہوگی بیٹا پچھتاوے گا بہو بدنام ہوگی لیکن یہ خیال غلط ہے آج تم سب ڈوبنے والیون کو دیکھو نہ کوئی بہو بدنام ہے نہ کسی ڈوبنے والی ساس کی تعریف ہے

بڑی بی بی بیٹا جب تمھاری طرف ہوکر اپنی بی بی پر خفا ہوتا ہے تو یہ نہ سمجھو کہ اوس سے ناخوش ہے سمجھدار بیٹے اکثر ایسا کرتے ہین لیکن جب ہمیشہ یہی تکرار فضیحتی لگی رہے تو بیٹا بھی دل مین تم سے ناخوش ہو جاویگا اور عجب نہین کہ کبھی اوسپر شیطان سوار ہو تو تمھارے منھہ پر کچھہ کہہ اٹھے اور آخر کو ہوتے ہوتے دس برس مین بیس برس مین تیس برس مین بالکل بی بی کا طرفدار ہو جاویگا اور کھلا کھلی اوسکی طرف ہو کر تم سے لڑے گا

بڑی بی بی شاید یہ کہو کہ اگر مین گھر کے کارخانے مین دخل ندون تو گھر مین خلل پڑے گھر کا بندوبست جاتا رہے تو یہ خیال اپنا کرو واسطے کہ جسکے لیے مصیبت اوٹھاتی ہو وہ تمھاری قدردانی بالکل نہین کرتا ہو

سمجھتی ہی کہ ساس اپنی مختاری چاہتی ہی اسی لیے مجھے کام میں دخل نہین دیتی اور جو تم خرچ مین کفایت کرو تو وہ سوچتی ہی کہ اتنا بچا کر بیٹی کو بھیجیگی پھر اگر بہو تک یہ بات ہوتی اور کچھ مضائقہ نتھا اندھیر تو یہ ہی کہ تمھارا بیٹا بھی یہی سمجھتا ہی کہ چھپا چھپا کر بہن کے گھر چیز جایا کرتی ہی اور نادان یہ نہین سوچتا کہ اون کی مختاری مین بہن کو کچھ ملتا ہی تو بی بی کی مختاری مین بھی کچھ نکچھ اوسکے میکے کو جاتا ہو لیکن وہ تو اوسکی محبت مین متوالا ہی جان بوجھ کر بی بی کے دینے کو چھپا دیگا بلکہ خود بھی تمھاری نگاہ بچاکر اپنی سسرال والون کو دیگا بڑی بی بی بالفعل جو بیٹے نے تمکو مختار بنا یا ہی وہ کچھ تمھاری محبت سے نہین بلکہ یہ سمجھکر بی بی ابھی تک احمق ہی یا یہ غرض کسی ایک بوڑھی عورت کے اکیلی گھر مین نہ رہ سکیگی یا اوس سے ابھی گھر کا بند و بست نہو گا یا شادی بیاہ مین برادری کا حصہ بخرہ بانٹنا اوسکو نہین آتا پھر بھی دو ماکہا کرتا ہی کہ اماں نے کتنا غلہ کس کام مین خرچ کیا اور بہو بھی رات دن تاک مین رہتی ہی اگر کبھی تمھاری بیٹی کے گاؤن سے نائن آ گئی تو بہو دل مین سمجھتی ہی کہ آج وہاں کچھ نکچھ جاویگا تمھارے دیکھنے مین وہ گھر کا کام کر رہی ہی لیکن کن انکھیون سے وہ تمھارے اوٹھنے بیٹھنے کو دیکھتی ہی تم جانتی ہو کہ یہاں کوٹھری مین اکیلی نائن سے بات کرتی ہون لیکن بہو دیوار کی آڑ مین کھڑی ہی تم جانتی ہو کہ اب بہو سو گئی لیکن وہ چپکی مارے پڑی ہوئی تمھاری باتین سنتی ہی۔

بڑی بی بی اگر تمھاری بہو ایسی ہوشیار ہو کہ گھر گرہستی کو سنبھالسکے تو تمھارے جیتے

نے تمکو اسواسطے مختار بنا رکھا ہی کہ بی بی کو مختار بنا کر بدنام ہنو پھر بھی
یہ نہ سمجہو کہ تمہاری یہ مختاری ہمیشہ بنی رہیگی بلکہ جسقدر دن آگے آوینگے
تمہارا اختیار گھٹتا جاویگا اور بہو کا اختیار بڑھتا جاویگا اور اگر کسیقدر
بیٹے کے دل مین تمہاری محبت ہی تو وہ روز بروز گھٹتی جاویگی اور بی بی
کی محبت دن بدن بڑھتی جاویگی وہ جتنی محبت بیٹے کو تمسے آج ہی وہ کل باقی نرہیگی اور جو کل
وہ پرسون باقی نرہیگی اور اگر تم کبھی جدا ہونیکا نام لو تو اس بات
کو غنیمت سمجھکر فی الفور جدا کر دیگا اس لیے کہ تمہاری مختاری مین وہ
سراسر اپنا نقصان سمجھتا ہی اور جدائی مین صرف کھانا کپڑا دینا پڑے گا
پھر جب اوسکے لڑکے بالے ہوے تو ماں باپ کو ملاقاتیون کیطرح
سمجھتا ہی اور بی بی اور لڑکون کو اپنا سمجھتا ہی اور اونکی پرورش کی فکر
ایسی ہو جاتی ہی کہ ماں باپ کی کچھ ڈھونڈھے نہین رہتی اسمین کچھ زیادہ دہیلے
کی حاجت نہین تم اپنے دن یاد کرو جس سال تمہارا بیاہ ہوا تمکو کچھ اختیار نتھا آخر
ہوتے ہوتے اب گھر کی مالک تم ہو آج گھر کی بات تم سے پوچھی جاتی ہی اب تمہاری
ساس کو کوئی نہین پوچھتا لینا دینا سب تمہارے اختیار مین ہی اسیطرح ایک
دن وہ بھی آنے والا ہی کہ تمہارا اختیار کچھ نہوگا اگر تم بوڑھی ہوگی تو وہ کہینگی بڑھیا بکی
ہو گئی تمہاری دونون بہوین جب کھیلے مین بیٹھین گی تو تمہاری بیوقوفی
کی نقلین کرکے ٹھٹھا مارینگی تمہارے پوتا پوتی تمہاری بات پر ہنسین گے
بڑی بی بی کبھی تم بیمار پڑو تو ہو اگر ایک وقت دوا پیسے گی تو دوسرے
وقت ٹر ٹراویگی ہاں بیٹا محبت سے یہ سوچے تو عجب نہین کہ شاید

اماں بیماری میں مرجاویں آخر مرتے دم خوب خدمت کریں اور کبھی
اوسکو یہ خیال ہوگا کہ اس وقت کی غفلت میں صریح برادری میں میری
بی بی کا مُنھ کالا ہوگا کیا عجب کہ کچھ دم دلاسا دیکر بی بی کو سمجھاوے
کہ اس وقت اماں کی باتوں کو تم خیال نکرو جس طرح ہوسکے اونکی خبر لو۔
بڑی بی بی کسی آدمی کو کیا خبر کہ آگے ہمارا کیا حال ہوگا خدا نکرے اگر تم
بڑھاپے میں اندھی ہوجاؤ تو پاخانے تک کوئی ہاتھ پکڑ کر نلیجائیگا اور
اگر لے گیا تو وقت بیوقت لجا کر لیگا کہ بڑھیا ہر دم پاخانے جاتی ہے اور
ظاہر ہے کہ اوس وقت تم سے کچھ گھر کا کار بار نہو سکیگا آخر کو سارے گھر
والے آرزو کرینگے کہ اب انکا مرنا بہتر ہے ایسی ضعیفی اور محتاجی کے وقت
بہو اگر تمھاری کچھ خدمت کرے تو اپنے جی میں تم پر احسان رکھیگی اور
جانیگی کہ میں بڑی نیکبخت بہو ہوں پھر بھی یہ حال ہوگا کہ جب کھانا
پکیگا تو پہلے وہ اپنے لڑکوں کو کھلاویگی پیچھے تمھیں دیگی اور اگر تم بھوک
سے جلدی کھانا مانگوگی تو وہ جھڑک کر کہیگی ذرا دم لو ابھی تو صبح ہی ہے ابھی تو کسی نے
مُنھ بھی نہیں دھویا ابھی تو لڑکوں نے بھی نہیں کھایا ایسی کیا جلدی
پڑی ہے کیا رات کو فاقہ کیا تھا کبھی کہیگی کہ بڑھیا کو کھانے کا ہوکا ہوگیا
ہے اگر گھر میں کوئی پھل پھلاری نارنگی امرود وغیرہ آوے تو سب کا سب
لڑکے کھاویں گے اور تمھیں بھی چھپا کر کھاویگی تمکو کوئی یاد بھی نکریگا سمجھیگی
لڑکوں کے سامنے بوڑھوں کو کھانا لازم نہیں اور اگر تمکو دینے کو کچھ دیا بھی تو اوس
خیال سے کہ بوڑھیا جی میں برا نمانے یا لوگ نکہیں کہ بڑھیا کو کچھ نہیں دیتی ہے اور کبھی اچھی چیز نہ دیگی

کے کہانے میں کہیں بڑھیا نظر نہ لگائے پھر جو کچھ دیگی تم پر احسان سمجھے گی بلکہ کبھی کبھی منہ سے کہدیا کریگی ٭

بڑی بی بی شاید تم سوچتی ہو کہ اوس وقت بیٹا ہماری خبر لیگا بیٹا ہماری خدمت کی تاکید کریگا تو تم بڑے دھوکے میں ہو بیٹا لائق ہوتا تو آج تمہاری یہ حالت ہوتی اسکے علاوہ وہ تو کھیتی باڑی کی فکر میں گرفتار ہے دس دن گھر میں رہتا ہی تو سینا بھر حاکم کے دربار میں اور اگر کہیں نوکری کے واسطے پردیس نکل گیا تو کبھی کسی سے نہ پوچھیگا کہ اماں مری ہیں یا جیتی ہیں اسکے علاوہ جب اوسکے لڑکے بالے ہوے تو اوسکو تمہاری فکر کہاں وہ ظاہر میں تمہارے پاس بیٹھا ہی لیکن دل اوسکا لڑکوں میں لگا ہی اگر تم اوس سے کچھ اپنی مصیبت بیان کرو تو زبان سے ہاں ہاں کہتا ہی مگر دل میں سوچتا ہی کہ یہ کیسے ہوگا بلکہ کبھی جھنجلا کر بول اوٹھیگا کہ تمکو ہماری بھی کچھ خبر ہی کہ ہم کس جنجال میں پھنسے ہیں اور خدا نکرے کبھی ضرورت پڑے اور اوس سے کچھ مانگو تو اوسکے بدن میں آگ لگ جاویگی کہ انکو اپنی پیٹ کی فکر ہی ہمارے لڑکے بالوں کی فکر نہیں تو بڑی بی بی اس گھر کو اب تم اپنا نہ سمجھو تمہارا گھر اوس وقت تھا جب تمہارا میاں جیتا تھا اب وہ دن نہیں ہیں اب تمہاری بہو کا راج پاٹ ہی اب سوائے خدا کے تمہارا کوئی نہیں دیکھنے میں تو تمہارا بیٹا خدمت کو موجود ہی لیکن وہ لڑکوں کی فکر میں ایسا ڈوبا ہوا ہی کہ اوسکا بیان نہیں ہو سکتا اوسکو یہ غم ہی کہ اگر میں مر جاؤں تو بیوہ عورت اور لڑکوں کا گذارہ کیسے

ہوگا اسیواسطے سگے بھائیون سے لڑتا ہی اونپر نالش فریاد کرتا ہی کہتا ہی
کہ گدی پر بیٹھنا بڑے بھائی کا حق ہی باپ کے مال سے بہنون کو حصہ
نہین دیتا کہتا ہی کہ ہمارے ملک کا دستور نہین مان کے پاس کسی زمانے
مین کبھی کچھ نقد دیکھا ہو تو اوسکا حساب جی مین جوڑا کرتا ہی اور اوس سے
لینے کی فکر مین رہتا ہی کہتا ہی کہ تمکو سوا کھانے کپڑے کے اور کیا چاہیے
بڑی بی بی تمھارا بیٹا سوتیلا ہو تو شادی کر دینے کے پیچھے ایسا سمجھو جیسے
چڑیا پنجرے سے نکل کر پھر ہاتھ نہین آتی اسیطرح اب وہ تمھارے قابو
سے بالکل جاتا رہا ظاہر مین وہ اماں اماں پکارتا ہی لیکن دل مین کہتا ہی کہ ماں
کی اماں اور کہان کے باوا بلکہ تمھارے سبب وہ باپ سے بھی ناخوش ہی
اب اوس سے امید رکھنا بڑی غلطی ہی اب صرف اس بات کو غنیمت
سمجھو کہ تمھاری بہو تمکو کہین گھر سے نکلوا نہ دیوے ❊

بڑی بی بی اگر غریبی کے سبب تمھارا بیٹا سسرال مین جا رہا اور
اون لوگون نے اوسکو پڑھایا لکھایا یا نوکر رکھایا تو اب اوسکو اپنا
بیٹا نہ سمجھا اسلیے کہ تمنے جو پرورش کیا کھلایا پلایا پاخانہ پیشاب دھویا
اوسکو بالکل یاد نہین اور سسرال والون کے سارے احسان یاد
ہین اسکے علاوہ سسرال والے اوسکو سدا بہکاتے رہتے ہین اب
اوسکی عقل اولٹی ہوگئی اتنی سمجھ اوسکو کہان کہ ماں باپ کی محبت بے
غرض تھی اور سسرال والے اپنے بیٹی کے طفیل مین تجھے چاہتے ہین
اگر آج وہ مر جاوے تو تیری یہ قدر نہ رہے گی ❊

بڑی بی بی جب تمھاری عمر بہت ہو گئی اور ہاتھ پانوؤن مین طاقت نہ رہی کھانا پانی دینے مین دوسرے کی محتاج ہوئین تو تمکو خبر نہین اب تمھارا بیٹا بھی تمھارے مرنے کی آرزو کرتا ہی لوگون سے بات پڑے تو یہی کہتا ہی کہ اب اماں کی مٹی سوارت ہو جاے تو بہتر ہی ✦

بڑی بی بی آج کے دن جتنا حال بیٹون کا سینے تمکو سنایا یہ اون بیٹون کا حال ہی جو اس زمانے مین مان کے تابعدار گنتے جاتے ہین لوگون مین نیکبخت مشہور ہین نماز پڑھتے ہین روزہ رکھتے ہین داڑھی لنبی ہی ناچ رنگ سے پرہیز کرتے ہین اپنے گانوؤن مین متشرع مشہور ہین اپنی بی بی کو بھی نماز پڑھاتے ہین مولویون کی دعوت کرتے ہین اور اونکا وعظ سنتے ہین اور کبھی بات پڑے تو کہتے ہین کہ مان کے سامنے اوس نالائق عورت کی کیا حقیقت اور یہ بات وہ اپنے سچے دل سے کہتے ہین لیکن عورت کے بھروسے مین ایسا پھنسے ہین اور نوکری زمینداری کی بلا مین اتنا گرفتار ہین کہ اگر کبھی ارادہ کیا کہ آیندہ مان کو راضی رکھین عورت کو تنبیہ کرین تو وہ بھاری بیڑی اور ہتھکڑی جو اونکے ہاتھ پانوؤن مین پڑی ہی اونکو اوبھرنے نہین دیتی اور اوسی حالت مین کہین لڑکا سامنے آگیا یا بی بی نے رو کر کچھ کہا یا زمینداری کا کوئی مقدمہ پیش آیا تو اوسی دم مان اودھر ملا گیا اور مان کو پھر بھول گیا ✦

بڑی بی بی جو بیٹے نرے دنیادار ہین کہ سواے عید بقر عید کے اور کبھی نماز نہین پڑھتے داڑھی منڈاتے ہین شادی بیاہ مین ناچ

کراتے ہین حلال حرام سے کچھ پرہیز نہین دوسرے کا کھیت گرو رکھکر
اوسکا نفع بیاج مین کھاتے ہین ایسے لوگ جس طرح اپنی مان کو نصیحت
کرتے ہین اور اونکی بی بی اپنی ساس کی جو جو گت کرتی ہے اگر تھوڑا بہت
اون کا حال تمکو سناؤن تو تم سے سنا نجائیگا روتے روتے تمھاری آنکھین
لال ہوجاوینگی اور مجھکو بھی رولائی آویگی منہہ سے بات نہ نکلیگی بس ایسے ایسے
بیٹون کا حال مین کچھہ بیان نہین کرتی *
بڑی بی بی بڑے افسوس کی بات ہے کہ تمنے اپنے بیٹے کو لڑکپن مین نیک
باتین نہ سکھلائین ایسا نکیا جس سے اوسکے دل مین رحم پیدا ہو نرم دل
ہو دوسرے کا دکھہ دیکھکر افسوس کرے جب اوسنے کسی لڑکے کو
ڈھیلا مارا یا چٹکی کاٹی تو تم نے سزا ندی بلکہ اپنے لڑکے کیطرف ہوکر
لوگون سے لڑائی کی اوسکو کبھی مکتب مین نہ بھیجا اور کچھہ لکھایا پڑھایا تو
کاتبون کیطرح دینا کمانے کے واسطے فارسی پڑھائی قرآن و حدیث
نہ پڑھایا جس سے وہ خدا سے ڈرتا مان باپ کا حق پہچانتا بی بی کو
اوسکے درجہ کے لائق مانتا اور تمھارے لائق تمھاری قدر اور عزت کرتا
افسوس کہ تمنے یہ کچھہ نکیا اب پچھتانے سے کیا ہو سکتا ہے اب اپنا
کیا بھگتو اور جو بویا تھا سو کاٹو *
بڑی بی بی اب بھی ایک تدبیر باقی ہے اگر تم وہ تدبیر کرو تو اب بھی تمھاری
ساری مصیبتین کٹ سکتی ہین اور اوس کام کے کرنے پر دل سے
مستعد ہو تو اب بھی تمھارا کچھہ نہین بگڑا بلکہ بہ نسبت پہلے کے اب

تمہارا احوال بہتر ہو سکتا ہے ❊ وہ تدبیر یہ ہے کہ تم اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہو ❊

بڑی بی بی تم دل سے یقین کر لو کہ جتنا قسمت مین لکھا ہوا اوس سے بڑھکر ایک رائی کا دانہ ہرگز نہین مل سکتا اور جتنا دانہ پانی کپڑا اللہ آرام تندرستی نصیب مین ہے وہ کوئی نہین چھین سکتا اگر سچ سچ تمہارے دل مین یقین ہو جاوسے تو ضرور تمہارا سارا دُکھ کٹ جائیگا جان لو کہ بیٹے کی کمائی سے جتنا ہمارے نصیب مین لکھا ہے ضرور ہمکو ملیگا اگر بہو اور اوسکے سارے کنبے والے چاہین کہ تمہاری قسمت کا ایک دانہ روک سکین تو کوئی نہین روک سکتا اور جو چیز تمہاری قسمت مین نہین اوسکے واسطے چاہو تم رات دن لڑو بہو کو اور اوسکے گھرانے بھر کو کوسا کرو بیٹے سے ناخوش رہو تب بھی تمکو وہ چیز کبھی نملیگی تم یقین جانو کہ خدا سے کوئی زبردست نہین جسکو خدا دیوے اوسکا کوئی روکنے والا نہین اور جسکو خدا نہ دیوے اوسکو کوئی دینے والا نہین ❊

بڑی بی بی خیال کرو کہ تمہارا لڑکپن تو کھیل مین گیا جوانی ساس نند کے جھگڑے مین کٹی اب ضعیفی کی عمر بہو سے لڑنے مین گذریگی تو پھر خدا کی یاد کا دن کون آویگا اب تو تمہارے بال پکنے لگے یہ دن اللہ اللہ کرنے کے ہین خدا سے لو لگاؤ کہ تمہاری آخرت بنے ❊

بڑی بی بی دھیان کرکے دیکھو تو اب خدا نے تمکو بہت بڑا وقت فراغت کا عبادت اور نماز روزے کے واسطے دیا ہے اسلیئے کہ جوانی مین لوگ اولاد

کے پاخانہ پیشاب سے اور اونکے کھلانے پلانے سے اور اونکی بیماری
آزاری سے بہتیری نماز قضا ہوئی اور کسی طرح نماز پڑھی تو دعا مانگنا نصیب
نہوتا تھا اور بہتیرے روزے قضا ہوے کبھی دودھ پلانے کے سبب
اور کبھی اور کسی سبب سے اگر اوسی حالت مین تمھاری موت آتی تو
قیامت کے دن تمھارا کیا حال ہوتا شکر کرو کہ خدا نے تمھاری زندگی بڑی
کی اب اس وقت کو غنیمت سمجھو اور اس وقت کی قدر کرو اپنے گناہون
کو یاد کر کے تو بہ کیا کرو اور اگر تمکو اب بھی بہو ستاوے تو صبر کرو جیسا
تمھارے ساتھ کریگی ویسا آگے اپنی بہو سے پاویگی لیکن تم خوب سمجھو کہ
جب تم خدا مین دھیان لگاؤگی تو بہو بھی تابعدار ہو جاویگی بیٹا بھی
تمھارا غلام ہو جائیگا جو آدمی خدا مین لو لگاتا ہی خدا لوگون کو اوسکا
تابعدار کر دیتا ہی ؏
بڑی بی بی تمھارے فائدے کے واسطے مینے اتنی باتین سنائین اللہ
تعالے تمکو اوسپر چلنا نصیب کرے اب ایک بات اور باقی ہی وہ بھی
سُن لو تم دعا مانگا کرو کہ اللہ تعالے تمکو وہ وقت نہ دکھلاوے کہ ہوش
اور حواس باقی نرہین ہاتھہ پاؤن تھک جاوین آنکھون سے نظر
نہ آوے کان سے سُنائی نہ دیوے پیغمبر صاحب نے اپنی امت کو سکھلا دیا
ہی کہ ایسی عمر سے پناہ مانگین اور اپنی درستی حواس اور تندرستی کو بہت
غنیمت اور بڑی نعمت پروردگار کی سمجھہ کر اوسکے ادای شکر
مین یعنے ذکر عبادت الٰہی اور روزہ نماز پڑھنے مین شب و روز بسر کرو

کہ تم پانچ ہزار بار کلمہ طیب اور پانچ سو بار درود روزانہ پڑھا کرو اور
موت کو بہت قریب جانکر خواب غفلت سے بیدار ہو فتنہ و فساد سے
توبہ کرو اور تلافی مافات مین کوتاہی نکرو تمام عمر دنیا کی عیش و عشرت
اور مکروہات و غفلت مین گذری اب چند انفاس باقی اسطرح خلق
و محبت سے سبکے ساتھ پیش آؤ کہ بعد مرنیکے سب یاد کرین اور فاتحہ خیر
پڑھین اور ثواب عمل خیر تمھاری روح کو پہونچاوین کہ باعث مغفرت
اور نجات ہو حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسکو نیک مسلمان اچھا کہتے
ہین وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہی +

حاصل اس حکایت ۳۳ کا یہ ہی

کہ جو عورت صاحب علم اور مسائل دینیہ سے آگاہ ہوتی ہی اوسکی ذات
سے بہت سی عورتین ہدایت پاتی ہین اور سب اوسکے عزیز اور ہمسایہ
والی عورتین اوسکی عزت کرتی ہین اور اوسکو افضل جانتی ہین چنانچہ اس عورت
کی دانشمندی اور لیاقت سے یہ بات بخوبی روشن ہی فقط

حکایت ۳۴

شافیہ کے بھائی کے یہان بیٹا پیدا ہوا عورتون نے کہا کہ تم اپنی بھاوج
کی چھاتی دھوؤ یہ بہن کا حق ہی شافیہ بولی کہ یہ ہو سکتا ہی کہ بیس مرتبے
مین اونکا پاتون دھوؤن لیکن جو تمنے کہا یہ ہرگز منظور نہین ہی اوسکی مان

سے پوچھا کیا سبب وہ بولی کہ لوگون نے بہت رسمین فقط اس لیے
مقرر کر رکھی ہین کہ اون سے بہانہ لینے دینے کا نکل آئے جب کسیکے یہان
لاوے تو ہمین دروازہ بند کر لیتی ہی آئی بی ہمسایہ سے آوے تو
کو تحفہ ڈالی لاتی ہی اور بسنت کے دن طرح طرح کی ... کا ٹوکرا بھیجون
کے گھر بھیجا جاتا ہی یا کسی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میراثن لیے ہوئے ڈھول
ڈھول سیانے آتی ہی یا بھائی کے گھر لڑکی پیدا ہوا تو بہن چھوچھک لاتی ہی اور
عید بقرعید کو دھالی خور لوگون کے دروازہ پر ... سیپارہ ہی اور زنانی
لوگون کو آئینہ دکھاتا ہی ہندون مین دیوالی کے دن بہن اپنے بھائی
کے گھر کھانا بھیجتی ہی یا بعضی نیچ قومون مین سمدھیانے کے لوگ ساونی
لاتے ہین اکثر بہنین جو بھائیون پر بڑا بھروسا رکھتی ہین پر کبھی کوئی بات بھائی
یا بھابھی کی طرف سے بیمروتی کی ہوئی تو بڑا رنج اوٹھاتی ہین اور یہ بھی
دیکھا کا دستور ہی کہ امیدوار ایسے لوگ بہت دو بھاگتے ہین اور اوس
سے بات مین بھی رکھائی کرتے ہین اس ڈر سے کہ ہم سے کچھ سوال نکرے
بہتر یہی ہی کہ آدمی خدا پر بھروسا کرے جو قسمت کا لکھا ہی ضرور ملیگا پھر
شافیہ نے کہا کہ میری جٹھانی کا فیہ کے بھتیجا پیدا ہوا لیکن اونھون نے
ٹوپی کرتا نہ بھیجا اور یہی کہا کہ دیکھا دیکھی کا کام مجھے منظور نہین ہی اگر بھائی
اور بھابھی ناخوش ہون تو کیا ڈر ہی لیکن خدا خوش چاہیے ؛

نتیجہ اس حکایت ۳۴ کا یہ

کہ جو عورتیں خدا سے ڈرتی ہیں اور آخرت کے مواخذے کا خوف
کرتی ہیں وہ کوئی کام خلاف شرع نہیں کرتی ہیں اور جو رسمیں کہ
ممنوع ہیں اونکو ادا نہیں کرتیں اگرچہ اس بات سے عزیز و اقربا
ناخوش اور ناراض ہو جائیں وہ خدا کی خوشنودی کو سب پہ مقدم
جانتی ہیں ✦

حکایت ۳۵

ایک بار کئی عورتیں کافیہ کے پاس جمع ہوئیں اور پوچھا کہ تم کہتی ہو کہ
بی بی اپنے میان کے مال اسباب کی مالک نہیں ہوتی بھلا آخر بی بی
مالک نہو تو کون ہوگا کافیہ بولی کہ جس ماں باپ نے پالا پرورش کیا اور
جس بہن نے بھائی کو اپنی گود میں لیے لیے کھلایا تعجب ہے کہ بی بی کے آتے
ہی سب لوگ خارج ہو جاویں اور وہ بی بی جو محض بیگانے گھر سے آتی ہے
سارے گھر کی مالک بنے اور اوسکے ماں باپ سے دشمنی کرے اوسکے
بھائی بہن کو نہ دیکھ سکے اس سے بڑھکر کیا اندھیر ہوگا بھلا اگر کوئی شخص
برس دو برس مین مٹی کھود کھود کر اپنے ہاتھ سے ایک مکان بنا دے
اور اوسکے بنانے میں رات کو رات نہ سمجھے اور دن کو دن نہ سمجھے سارا
مال متاع اوس گھر کے پیچھے لگا دیوے پھر جب طیار قابل رہنے کے
ہو جاوے تو غیر شخص آکر اوس پر اپنا قبضہ کرے اور پہلے مالک کو خارج کر دیوے
اور اگر اوسکو رہنے دیوے تو سمجھے کہ مینے اسپر احسان کیا تو کیا تمہارے

نزدیک یہ ظلم نہین ہی پھر کافیہ نے ایک کتاب کھول کر کہا کہ شرع مین جتنا
حق بی بی کا ہی اوسکو کان لگا کر سنو مسئلہ میان کے ذمے بی بی کا
نفقہ یعنے کھانا اور کپڑا اور گھر واجب ہی مسئلہ [illegible] مین بنا
جوڑا بنا دینا مرد کے ذمے ہی اور جاڑے کے واسطے [illegible]
رضائی اور ایک بچھونا بنا دیوے مسئلہ اگر بی بی کے پاس اپنے
گھر کا کپڑا موجود ہو تب بھی اوسکا جوڑا میان کے ذمے ہی مسئلہ
بی بی کو جائز ہی کہ میان کے کھانے کپڑے [illegible] اونکے
بقدر اپنی ضرورت و کفایت کے لیوے مسئلہ اگر عورت کا کپڑا
چھ مہینے سے زیادہ چلے تو جب تک [illegible] میان پر نیا کپڑا واجب نہین ہی
مسئلہ مرد کے ذمے ہی کہ ایک کوٹھری عورت کو رہنے کے واسطے
ایسی دیوے کہ جسمین مرد کے ماں اور بہن اور بھائی وغیرہ کو کچھ دخل
نہو اور اوس مین دروازہ اور زنجیر ہو یا اور کسیطرح کی آڑ ہو مسئلہ
جس مرد کے پاس دو بیبیان ہون تو ہر ایک کو جدا جدا کوٹھری دیوے
مسئلہ بی بی کو نہ کہنا چاہیے کہ مین تمھاری باندی کے ساتھ ایک
گھر مین نہ رہونگی مرد کو اختیار ہی کہ بی بی اور باندی دونون کو ایک گھر
مین رکھے مسئلہ بی بی کو نہ کہنا چاہیے کہ مین تمھارے ماں باپ یا بھائی
بہن کے ساتھ ایک مکان مین نہ رہونگی ہان اگر ایک کوٹھری جدا رہنے کو
مانگے تو اوسکا حق واجبی ہی ۔

بعضی حالتون مین بی بی کا حق میان کے ذمہ نہین رہتا

مسئلہ بی بی اتنی کم عمر ہو کہ میاں کی چارپائی پر نہ جا سکتی ہو تو اوسکا نفقہ
واجب نہین مسئلہ بی بی اپنے گھر ہو اور میاں اوسکو اپنے گھر بلاوے
تو نجاوے تو اوسکا نفقہ واجب نہین مسئلہ بی بی اپنے گھر مین بیمار ہو
تو اوسکی دوا میاں پر نہین ہے مسئلہ بی بی کو واسطے زیارت ماں باپ کے
ہفتے مین ایکبار اور واسطے زیارت اور محارم کے سال مین ایکبار جانا
جائز ہے اور اوس کے خاوند کو ایسی آمد و شد کے روکنا مناسب نہین
بشرطیکہ خوف کسیطرح کے فتنہ کا نہو مسئلہ جو عورت بے میاں کے حکم
کے گھر سے ناحق باہر نکلے تو اوسکا نفقہ میاں کے ذمے پر نہین جب تک
پھر گھر مین نہ آوے مسئلہ جب عورت بے میاں کے حکم کے اپنے گھر چلی
جاوے تو اوسکا حق رہنے کی کوٹھری مین باقی نہ رہا اب اگر اور کوئی اوس
مین رہے تو وہ عورت اوسکو منع نہین کر سکتی مسئلہ جو کوٹھری بی بی
کو رہنے کے واسطے دیجاوے وہ اوسکی مالک نہین ہو جاتی مرد کو اختیار ہے
جب چاہے وہ کوٹھری لے لیوے اور دوسری کوٹھری اوسکے رہنے
کو دے مسئلہ جو عورت اپنے گھر رہتی ہو اور میاں اوسکے گھر جاوے
تو عورت اوسکو اپنے پاس نہ رہنے دیوے تو اوسکا نفقہ میاں پر نہین ہے
مسئلہ جو عورت میاں کے پاس رات کو جاوے اور دن کو جانے
سے انکار کرے یا دن کو جاوے اور رات کو جانے سے انکار کرے
تو اوسکا نفقہ میاں پر نہین ہے مسئلہ میاں کا باپ یعنے خسر کے
ذمے نفقہ عورت کا نہین ہے مسئلہ بی بی کیطرف سے قربانی کرنا

یا اوسکے زیور کی زکوٰۃ میان پر واجب نہین ہے +

مسائل متفرقہ

مسئلہ عورت کو مناسب ہی کہ گھر کا کام کرے اور باہر کا کام میان کے ذمہ ہی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور بی بی فاطمہؓ مین کام بانٹ دیا تھا سو باہر کا کام حضرت علیؓ کے ذمے کیا اور گھر کا کام بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمے کیا تھا مسئلہ مرد کے ذمے یہ ہی کہ کام کاجی عورت کے واسطے جانتا آٹا پیسنے کا اور پانی کا برتن اور پکانے کا برتن یعنے ہانڈی اور چمچہ وغیرہ موجود کردیوے مسئلہ گہنا زیور یا برتن یا اور کوئی چیز بی بی اپنے جہیز مین لائی ہو اوسمین میان کا اور میان کے مان باپ بھائی بہن وغیرہ کا کچھ دعویٰ نہین ہی چیز اوسکی مرضی کے جو شخص کوئی چیز اپنے کام مین لاوے پھر وہ چیز ٹوٹ جاوے یا بگڑ جاوے یا گھس جاوے یا بدرنگ ہو جاوے تو شرع کی روسے اوسکے ذمے تاوان ہوگا مسئلہ بی بی کو اپنے میان سے خدمت کرانا حرام ہی اس لیے کہ اس مین مرد کی بے عزتی اور ذلت ہی یہ مسئلہ درمختار کے مہر کے باب مین لکھا ہی مسئلہ میان پر واجب ہی کہ بی بی کو پردہ کراوے اور کسی غیر محارم کے گھر مین جانے کی اجازت نہ دے اور اجازت دے تو میان بی بی دونون گنہگار ہونگے اسیطرح ہی درمختار مین مسئلہ جب کسی آدمی کا بیٹیا

بیٹا نا ہو گیا تو اوسکا روٹی کپڑا باپ کے ذمے نہیں رہتا مسئلہ جس
مرد کو اتنا مقدور نہو کہ ماں اور باپ دونوں کی خبر گیری کرے بلکہ ایک
کو دے سکتا ہی اور ایک کو نہیں دے سکتا تو ماں کو دیوے اور باپ کو
نہ دیوے مسئلہ جس شخص کا دادا دادی یا نانا نانی محتاج ہوں تو باوجودیکہ
یہ لوگ محنت مزدوری کرنے کے لائق ہوں تب بھی ان لوگوں کی خبر گیری
واجب ہی مسئلہ ماں باپ کسی کے کافر ہوں تب بھی اونکا نان نفقہ
واجب ہی مسئلہ میاں نے جب بی بی کو نفقہ دیدیا پھر بی بی کے پاس
سے چوری گیا تو دوبارہ دینا میاں کے ذمے پر واجب نہیں لیکن جب
کسی نے اپنے ماں باپ کو خرچ دیا اور اوسکے پاس سے چوری گیا تو پھر
دوبارہ دینا پڑیگا۔ یہاں تک کافیہ کی بات تمام ہوئی اب میں کہتی ہوں
کہ ہمارے جالس نصیر آباد کی عورتیں جہاں بیاہ گئیں جانتی ہیں کہ ہم
میاں کے گھر کے مالک ہیں اور یہ شرعی مسئلہ ہی کہ ماں کے ذمے
پر اولاد کا خرچ نہیں ہی بلکہ باپ کے ذمہ پر ہی لیکن ہمارے جالس کی
نیکبخت عورتیں جنکے میاں نے انتقال کیا یا وہ مفلس ہو گیا اپنا گہنا
زیور بیچکر اور کچھ پاس نہو تو کوٹنے پیسنے کی مزدوری کرکے یا خدمتگاری کر
دل و جان سے اولاد کی پرورش کرتی ہیں آپ پیٹ بھر نہیں کھاتیں اونکو
پیٹ بھر کھلاتی ہیں اونکے بچھونے پر رات کو پیشاب کیا تو آپ جاڑے
کے دنوں میں گیلے کیطرف لیٹتی ہیں اور سوکھے پر اوسے لٹاتی ہیں اوسکو
بیماری ہو تو آرزو کرتی ہیں کہ میں بیمار ہو جاؤں لڑکا اچھا ہو جاوے لیکن

شاباش اون بیٹونکو کہ بی بی کا منہ دیکھتے ہی خواہ دو چار برس پیچھے
جورو کے غلام ہو جاتے ہین تھوڑی ہے اونکی اوقات پراور بعضے جنہین
کچھ عقل ہی اگرچہ ظاہر مین بی بی کے طرفدار نہین ہوتے لیکن اوسکی چغلی
سے برس دو برس مین بیشک مان کی الفت کم کر دیتے ہین اور بعضے
ظاہر مین مان کے طرفدار ہوتے ہین لیکن مان کو گھر کا مختار نہین کرتے
اگرچہ ایسے گھر مین ظاہر مین سارا اختیار مان کا معلوم ہوتا ہی لیکن
وہ لوگ جو کچھ مان کو خرچ دیتے ہین اوسکا حساب لیتے ہین بہتیری
باتون مین مان کیطرف سے ہوشیار رہتے ہین افسوس اگر یہ لوگ مان کے
رتبے کو پہچانتے تو اپنی جان حاضر کرنے مین بھی قصور نکرتے روپے پیسے
کے حساب کتاب کا کیا ذکر تھا خدا اپنے فضل سے ایسے مردون کو
عقل دیوے اور بیبیون کو بھی خدا توفیق دے کہ میان کے جس مال مین
بہتیرون کا حق ہی سبکا مالک اکیلے اپنے تئین نسمجھین ✿

نتیجہ اس حکایت ۳۵ کا یہ ہے

کہ حق مان کا بہت بڑا ہی حق تعالے نے بعد تاکید اوسکے حق اپنے کے
اوسکے حق والدین کی تاکید فرمائی ہی اس واسطے کہ رب حقیقی نے
والدین کو رب مجازی یعنے واسطے پرورش و تربیت کے بنایا ہی اور فرمایا کہ
اونکو لفظ اُف یعنے ہُون مت کہو اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ بیشک
جنت تمھاری ماؤن کے قدمون کے نیچے ہی یعنے اونکی خدمت کرنے اور

راضی رکھنے سے ضرور جنت ملتی ہے جب تک والدین خلاف حکم خدا و رسول کے نکہین اونکی تابعداری کرنا چاہیے ✤

حکایت ۳۶

نینوتی کا رہنے والا ایک شخص نوکری سے بیکار ہوگیا اپنی بی بی سے حال بیان کیا تو وہ نیکبخت بولی کہ تم کتاب لکہا کیجیو اور مین چرخہ کاتونگی اور سلائی کرونگی خدا رزاق ہے گہبرانا نچاہیے ایک روز اوسکے چراغ مین تیل نتہا میان کو افسوس ہوا وہ بولی کہ ہر مہینے مین تو پندرہ دن چاندنی ہوتی ہے چراغ کی کیا حاجت صرف پندرہ دن کے واسطے تہوڑا سا تیل چاہیے سو خدا دینے والا ہے ✤

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ شکر کرنے والے ہمیشہ چین سے رہتے ہین چاہے ایک کوڑی بہی اونکے پاس نہو اور ناشکرے تو کبہی سکہ نہین پاتے ✤

حکایت ۳۷ ایک کوا سرخاب کے کئی پر لگا کر ادہر اودہر پہرا اپنے تئین چڑیا کہلانا بعضی چڑیونکو اوسکی خوبصورتی دیکہکر ڈاہ پیدا ہوا کچہہ دن پیچہے سرخاب نے اپنا پر اوس سے چہین لیا تو ساری چڑیون پر اوسکی مکاری کہلگئی ہوگئی اور سبہونکی نگاہ مین بے عزت اور رسوا ہوا ✤

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

اے جو عورتین دوسرون کے کہنے سے ہوتے والیون بن اپنی خوبصورتی
... دیالی کی ظاہر کرتی ہین اونکو اس کوے کیطرح سمجھنا چاہیے ✤

حکایت ۳۸ ایک دفعہ ایک خرگوش نے اپنے دل مین سوچا کہ دنیا مین
ہمین ہمارا ٹھکانا نہین ہے رات کو بھیڑیے ہمارے تلاش مین رہتے
ہین دنکو شکاری لوگ اور کتون کے ڈر سے نکلنا مشکل ہی ہمارے
برابر دکھیا جہان مین کوئی ہوگا اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہے اس خیال
مین غم کے مارے ڈوبنے کو چلا تالاب کے کنارے پہونچتے ہی چھوٹے
بڑے مینڈک اوسکی صورت دیکھکر پانی مین کود پڑے تب وہ سوچا
کہ مین کیون ڈوبون خدا نے ایسے جانور بھی بنائے ہین جو ہم سے ڈرتے ہین
جیسا ہم اورون سے ✤

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ بعضی عورتین اپنے ساس نند کی شرارت یا اپنی بہو یا اپنی دیورانی جیٹھانی
کے دکھہ سے زہر کھا لیتی ہین یا ڈوب مرتی ہین لیکن اونکو کچھہ بھی عقل ہو
تو دنیا کا حال دیکھکر معلوم کر لیوین کہ بہتیرے لوگ اون سے بھی زیادہ
مصیبت مین ہین ✤

حکایت ۳۹ ایک برہمن جب لوگون کے گھر ساعت بچارنے جاتا
تو ایک سپاہی برہمنی کے پاس آیا کرتا ایک دفعہ برہمن نے سپاہی کو دیکھہ لیا
تو اوس سے لڑنے لگا کسی نے پوچھا کیون پنڈت جی تمھین تو اپنے گھر کی

بھی خبر نہیں پھر نہ پیری بھر ماش اور تھوڑے سے گڑ کے واسطے تمام دنیا
کو کیوں گمراہ کرتے ہو وہ بولا پیٹ بڑی بلا ہے یہ سب کچھ کراتا ہے ہم بھلی
بُری ساعت پہچانتے تو پھپا ہماری بیٹی کیوں رانڈ ہو جاتی ✤

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ اگر نجومی امور نحس اور سعد سے آگاہی رکھتا تو خود کبھی نقصان نہ اوٹھاتا

حکایت ۴۸

ایک بڑھیا کا قد بڑھاپے سے کمان کیطرح ٹیڑھا ہو گیا تھا ایک
بے غیرت جوان عورت اوسکو دیکھکر ہنس پڑی اور پوچھا کہ بڑی
بی بی تمھاری کمان کا کیا مول ہے بڑھیا کا دل اس بات سے آتنا دکھا
کہ رونے لگی اور بولی کہ ٹھیر اودست جب تمھاری عمر میرے برابر ہوگی
تو ایسی کمان مفت ملیگی ✤

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ نادان یہ نہیں سوچتے کہ ہم پر کیا گذریگی اس لیے اوروں پر ہنستے ہیں

خاتمہ

ایک دفعہ کئی عورتوں نے جمع ہو کر کافیہ سے پوچھا کہ وہ کونسی تدبیر ہے

جس سے لڑکی ہنرمند اور حیا شرم والی اور ہر بات مین خدا اور رسول
کی تابعدار ہو جاوے کہ دنیا بھی آرام سے کٹے اور مرنے کے پیچھے
دوزخ کے عذاب سے بچے ٭

کافیہ نے کہا سنو بیبیو تم اپنی لڑکیون کو قرآن وحدیث کے احکام سکھاؤ
تو ساری مصیبتون سے نجات ہی آدمی کو ساری عمر جیسی چال چلن کی
ضرورت پڑتی ہی اوسمین کوئی بات ایسی نہین جو قرآن وحدیث کے پڑھنے
سے حاصل نہوتی ہو جو کوئی قرآن وحدیث پڑھے اوسے پھر اور کچھہ
پڑھنے کی حاجت نہین اوسکے پڑھنے مین ایسی برکت ہی کہ آپ ہی آپ
آدمی کے دل مین خدا کا خوف پیدا ہوتا ہی اور بغیر سیکھے کہے سنے نیک
کامون کیطرف رغبت ہوتی ہی بری باتون سے نفرت ہوتی ہی نماز روزے
کا شوق بڑھتا ہی دنیا کی لڑائی جھگڑے سے دل بھاگتا ہی اور اوسکے دل
مین ایک ایسی قدرتی روشنی پیدا ہوجاتی ہی کہ بھلی بری باتین سوجھنے
لگتی ہین پھر اون باتون پر چلے تو دنیا بھی سکھہ سے کٹے اور عاقبت بھی بنے
سنو بیبیو شاید تمھین یہ خیال ہو کہ لڑکیون کو اچھی راہ پر لگانا بڑے
بڑے مولویون کا کام ہی اور ہم تو کچھہ پڑھے نہین ہم سے لڑکی کیسے
درست ہو سکتی ہی سو تم ایسا نہ سوچو بلکہ جو جو باتین تمھین معلوم ہین
پہلے وہ سکھاؤ جیسے تمھین معلوم ہی کہ نماز روزہ فرض ہی تو لڑکی کو
پانچون وقت نماز پڑھاؤ رمضان کا روزہ رکھاؤ ہان جو تمھین
معلوم نہین جیسے یہ بات کہ مکّہ مین حج کیسے ہوتا ہی جب اوسکا

وقت آویگا خدا کے فضل سے اوسکا بتلانے والا بھی کوئی ملجاوے گا
سُنو بی بیو کبھی اس دھوکے مین نہ پڑنا کہ فلانے مولوی صاحب جو بہت
سی کتابین پڑھے ہین یا فلانے پیر جی جنکے سیکڑون مرید ہین یا فلانے
قاضی صاحب جو بہت مسئلے جانتے ہین اور ساری بستی کا نکاح پڑھاتے
ہین اونکی لڑکیان بھی بہتیرے کام خلاف شرع کرتی ہین تو ہماری لڑکیان
کب درست ہوسکتی ہین تم یقین جانو کہ پڑھے لکھے لوگ غفلت کرین
تو اونکے گھر والے بے راہ ہوجاتے ہین اور ان پڑھے لوگ اپنے لڑکے
بالون کو شرع پر چلاوین تو اونکے گھر والے دیندار ہوجاتے ہین تم مولویو
کے نام پر نجاؤ اونکے کام کو دیکھو اگر دیندار ہین تو اونھین مولوی سمجھو
نہین تو وہ جاہل سے بدتر ہین تم اونکی پیروی نکرو ٭

ششم بیبیو لڑکی کو اچھی راہ سکھانے کے واسطے صبر وتحمل ضروری ہر
گھڑی اوسپر خفا نہووے بلکہ ہر ایک بات موقع موقع پر آہستہ آہستہ
بتلاتی رہے پھر اگر کہا نمانے تو اوکتاو مت اور یہ نہ کہو کہ وہ بڑی بدنصیب
ہی بات نہین سنتی بلکہ ہمیشہ اوسکے پیچھے پڑی رہو اور ایسی
عادت ڈالو کہ جو تم کہو وہ دل لگا کر سُنے اور جسدم جس بات کے
سمجھانے کا موقع ہو اوس وقت مت چوکو شاید پھر ایسا موقع نملے اور
جیسے ایک ایک بوند سے تالاب بھرتا ہی اسیطرح ہمیشہ ایک ایک بات
سُنتے سُنتے لڑکی کو بہت کچھ معلوم ہوسکتا ہی اور جانلو کہ تمھاری محنت برباد
نہوگی ضرور لڑکی درست ہوجاویگی اگر پوری درستی نہوئی تو آدھی تہائی کچھ نکچھ ضرور درست

ہوجاویگی اور یہی اوسکے حق مین فائدہ ہی اور شائد نالائق سمجھہ کر اوسکا
سکھانا چھوڑ دو تو وہ بالکل نکمی ہوجاویگی ؛
سنو بیبیو بعضے وقت مان سوچتی ہی کہ لڑکی ابھی کم عمر ہی سیانی ہوگی
تو عقل آجاویگی یہ بڑا دھوکا ہی خوب سمجھو کہ لڑکپن مین جیسا بیج بویا
گیا ہی جوانی مین ویسا ہی پھل پھلیگا تم جو جو بات اوسمین بری دیکھو سدا
اوسکی جڑ کاٹتی رہو ؛
سنو بیبیو گیارہ بارہ برس کی عمر تک لڑکی اتنی باتین سیکھہ سکتی ہی
کہ ساری عمر کام آوین لیکن صرف کتاب پڑھا کر اوس سے غافل
نہو جاؤ کہ جو چاہے سو کرے بلکہ ہر دم اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے
دیکھا کرو کہ کیا کرتی ہی اور کیا کہتی ہی جب وہ بڑی بوڑھی عورتون
کے پاس بیٹھے یا لڑکیون کے ساتھہ کھیلے تو ہمیشہ اوسکو دیکھا کرو پھر
جو کچھہ اوسنے بیجا کیا ہو اوس کام سے روکو اور ہر بات کی بھلائی برائی
طرح طرح سے سمجھانا چاہیے کہ اچھی طرح سمجھہ جاوے اور ایسی مبہم بات
نکہے جو اوسکی سمجھہ مین نہ آوے نیک کامون کو آسان کرکے دکھاوے
جس سے لڑکی کی ہمت بڑھے جیسے یہ کہے کہ جاڑے مین روزہ رکھنا
کچھہ مشکل نہین یا فلانی لڑکی جو تم سے چھوٹی ہی وہ روزہ رکھتی ہی ؛
یا یہ کہے کہ نمازی کے چہرے پر رونق ہوتی ہی اور نمازی عورت اگرچہ
گزی گاڑھا کپڑا پہنے ہو تب بھی پاک صاف رہتی ہی اور بے نمازی چاہے
کتنی ہی عمدہ پوشاک پہنے لیکن اوسکا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک رہتا ہی

جب تمھین زکوٰۃ کا ادا کرنا منظور ہو تو چاہیے لڑکی گنتی گناتی ہو تب بھی اوسکے روبرو اسطرح کہو کہ چالیس روپے مین ایک روپیا زکوٰۃ دینا فرض ہی جو کوئی زکوٰۃ نہ دیوے قیامت مین وہ مال سانپ بنکر اوسکو کاٹے گا پھر یہ کہو کہ زکوٰۃ کسی محتاج نمازی کو دیوے پھر دیکر اوس سے کچھ کام نہ لیوے نہ اوسپر احسان رکھے اسیطرح اکثر باتین تم میان بی بی لڑکی کو سنایا کرو کہ بہتیری باتین سنکر یاد ہو جاتی ہین اور بعضی لڑکیان شوق سے ایسی باتین سنتی ہین اور اسکی منتظر رہتی ہو کر لڑکی زکوٰۃ کا مسئلہ حدیث مین پڑھکر معلوم کر لیویگی ٭ سست جب فقیر دروازے پر آوے تو کہے کہ خیرات دینے سے گھر مین برکت آتی ہی بلا جاتی ہی پھر یہ سکھے کہ فقیر کو کبھی گھڑکنا نچاہیے اور کچھ دینے کو نہو تو نرمی سے کہے کہ میان صاحب اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن گھر مین کوئی چیز دینے کے لائق ہو تو جھوٹ نہ بولے اور یہ کچھ ضرور نہین کہ سواے روٹی اور اناج کے اور کچھ نہ دیوے بلکہ جہان تک ہو سکے ہر دیدے نہ ہوسے آم کی فصل ہو تو دو ایک آم مہوے کے دنون مین ایک مٹھی مہوہ گھر مین کسی کا انگیا ہو تو اوسکا دو چار کوے گھر مین بھٹا بویا ہو تو ایک بھٹا توڑ کر حوالے کر دے گنا کھیت سے آیا ہو تو آدھا گنا سہی رس بیرا جاتا ہو تو ایک کٹورہ وہی پلا دیوے تازہ گڑ بنتا ہو تو ایک ڈلی اوسیکی پکڑا دیوے ہولا بھونتا ہو تو ایک مٹھی وہی سہی اگر کچھ نہو لیکن ایک کوڑی طاق پر بچا دوے تو وہی سہی ٭

جب کوئی مہمان آوے تو خوشی ظاہر کرکے کہے کہ مہمان اپنی روزی
کھاتا ہے اور اوسکے آنے سے گھر مین برکت ہوتی ہے اور لڑکی کے سامنے
مہمان کے آنے سے مُنہ نہ سکوڑو اور یہ نکہو کہ دیکھا چاہیے وہ کب
جاوے جب سے وہ آیا کھانا پکانے سے فرصت نہین ملتی ◆

محنتی عورتوں کی تعریف کرے کہ دیکھو یہ روز آٹا پیستی ہے یا لڑکا کھلانے
سے نہین گھبرائی لڑکا رو دے تو اوسکو مار نہین بیٹھتی ◆

جب کوئی عورت پلنگ پر بیٹھنے والی بیمار پڑے تو سمجھاوے کہ اسکی کاہلی کا یہ
حال ہے اور ہمیشہ ایسے کاہلوں کو دکھا دکھا کر سمجھایا کرے کہ پلنگ
پر بیٹھنے والیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور محنتی عورتوں
کو بہتر سمجھنے لگے یہان تک کہ اگر کوئی اوس لڑکی کو کوٹنے والی پیسنے
والی کہے تو اوس سے ناخوش نہو بلکہ اس بات کو اپنی عزت سمجھے
جو عورتین گوٹے پٹھے اور رنگ برنگ کے گہنے کپڑے پر جان دیتی ہین
اونکی مذمت کرے جیسے یون کہے کہ آدمی اچھے چال چلن سے اچھا
ہوتا ہے اور کسی کتیا کو سونا باندھو اوڑھاؤ یا اوسکو سونے چاندی
کا طوق زنجیر پہناؤ تو وہ پاک نہو جاویگی اسیطرح لڑاکی بے نمازی
عورت اچھے گہنے کپڑے سے کچھ اچھی نہو جاویگی ◆

ہنرمند عورتوں کی تعریف کرے [illegible] کہے دیکھو یہ کیسا اچھا بخیہ سیتی ہے
دیکھو یہ کیسا مہین سوت [illegible] ہے اچھی گول روٹی پکاتی ہے
اگر کسی لڑکی مین کچھ بھی بُری بات دیکھے تو اپنی لڑکی سے کہے دیکھو فلانی

لڑکی تم سے زیادہ سبق یاد کر لیتی ہی دیکھو وہ کیسے سامنے بک بک نہین کرتی
دیکھو وہ روکھی روٹی کھا لیتی ہی کبھی گڑ کے واسطے نہین روتی ہی دیکھو جو کچھہ
وہ پاتی ہی سبکو بانٹتی ہی اکیلی آپ نہین کھا لیتی دیکھو وہ کیسی نیکبخت ہی
جب کوئی عورت گھر مین آوے تو اوسکو سلام کرتی ہی دیکھو وہ بہت
بھلی لڑکی ہی بیمار کا کام دوڑ دوڑکر کرتی ہی دیکھو فلانی لڑکی کیسی نالائق
ہی کہ پڑوسی لڑکون کے سامنے چیز کھاتی ہی اور اونھین کچھہ نہین دیتی اوسے
اکیلے کھانا تھا تو چھپا کر کیون نہ کھایا ❊

اگر کوئی عورت خلاف شرع کام کرتی ہو تو دکھلا کر سمجھاوے کہ دیکھو یہ
کوٹھے پر سے پرائیون کو جھانکتی ہی یا خالہ کے بیٹون سے نہین شرماتی یا یہ
چلا کر بولتی ہی کہ آواز باہر جاوے یا یہ کیسی بے شرم ہی کہ گیت گاتی ہی
دیکھو اوس عورت نے اپنے میان سے ایسی بات کہی کہ دونون بھائی
جدا ہو گئے یہ نہین سمجھتی کہ دو مسلمانون کو لڑانا شیطان کا کام ہی ❊
دیکھو فلانی عورت سسرال کا سوئی تاگا چورا کر اپنی بہن کو بھیجتی ہی یہ نہین
سمجھتی کہ قیامت کے دن اوسے چوری کی سزا ملیگی ❊
دیکھو یہ عورت کہتی ہی کہ مین مسلمان ہون لیکن نماز نہین پڑھتی ❊
دیکھو وہ عورت بھوانی کا بکرا چڑھاتی ہی چیچک مین مالن بلاتی ہی لڑکون
کے سر پر بڑے پیر کی چوٹی رکھتی ہی برہمن سے ساعت پوچھتی ہی دیوالی
کے دن لڑکون کو کھلونا اور مٹھائی منگا دیتی ہی بھلا کوئی مسلمان بھی
ایسا کام کرتا ہی ❊

دیکھو وہ عورت کیسی کاہل اور مجہول ہی نہانے کے اسکت سے صبح کی نماز قضا کر دیتی ہی؛ کاہلی ۱۲

دیکھو وہ لڑکی تھوڑا سا کھانا رکابی مین لگا ہوا چھوڑ دیتی ہی پونچھ کر نہین کھاتی شاید اوسکو معلوم نہین کہ برتن اوسکو بد دعا دیتا ہی ✤

دیکھو یہ لڑکی کیسی بے تمیز ہی کھانے کے بیچ مین ہاتھ ڈال دیتی ہی رکابی کے ایک کنارے سے نہین کھاتی ✤

دیکھو وہ عورت بغیر بسم اللہ کہے کھاتی ہی شاید یہ نہین جانتی کہ اوسکے ساتھہ شیطان کھاتا ہی ✤

کوئی بیوہ عورت نکاح پڑھالیوے تو اوسکی تعریف کرے کہ دیکھو وہ کیسی نیک ہی اوسنے وہ کام کیا جو بڑی بڑی بزرگ سیدانیون نے کیا ہی اور کیسی بڑی دیندار ہی کہ برادری کے طعنہ تشنیع سے کچھہ نہ ڈری ✤

دیکھو فلانی عورت کیسی نالایق ہی گھڑی بھر سے مزدورن بیٹھی ہی ابھی تک اوسکی مزدوری نہین دی ✤

دیکھو فلانے شخص کے گھر باغ گرو ہین وہ اوسکا آم کھاتا ہی اور سارے لڑکون کو آم کھلاتا ہی یہ نہین سمجھتا کہ گرو رکھکر فائدہ لینا بیاج ہی اور بیاج کھانا حرام ہی ✤

دیکھو اس عورت نے کونجڑن سے دو تین گاجرین زیادہ لے لین لیکن بھاؤ چکا کر تول سے زیادہ لینا درست نہین ✤

دیکھو فلانی عورت نے قرض لیکر اچھا جوڑا اس لیے بنایا کہ برادری مین اپنی شیخی جتاوے بھلا اگر قرضدار مر جاوے تو قیامت مین کیا حال ہوگا کیا برادری والے قیامت مین اوسے بچالیوینگے ؛

دیکھو اس عورت نے ناحق چمارن کو گالی دی شاید وہ سمجھتی ہی کہ چمارن ہماری رعیت ہی ہم جو چاہین سو کہین اور یہ نہین سمجھتی کہ قیامت کے دن وہ اپنا بدلا لیویگی ؛

دیکھو فلانی عورت لین دین مین بہت بڑی ہی لوگون کا قرض وعدے پر ادا نہین کرتی مسلمان کو وعدہ پورا کرنا بہت ضرور ہی اگر نقد نہو تو گہنا بیچ کر ادا کرے ؛

دیکھو فلانے کا میان کچہری مین نوکر ہی وہ تنخواہ کے سوا رشوت بھی لیتا ہی پھر رشوت سے کپڑا بنے تو پہننا اوسکا درست نہین اور رشوت سے کپڑا بنے تو اوسکو پہنکر نماز نہین قبول ہوتی ؛

دیکھو فلانی عورت کیسی نیکبخت ہی اگر اوسکے گھر کہین سے چیز آوے یا کبھی اچھا کھانا پکے تو سارے پڑوسیون کو بانٹتی ہی اور پیچھے سے احسان نہین جتاتی ؛

دیکھو فلانی عورت کیسی نالایق ہی کچھہ پڑوس کو بھیجتی ہی تو اپنا احسان جتاتی ہی اس سے تو نہ بھیجنا بھلا ہی ؛

دیکھو فلانے شخص نے دوسرے کا دو بیگہ کھیت دبا لیا اور جو کوئی کسیکی ایک بالشت زمین زبردستی چھین لیوے تو قیامت مین اوس

جگہ کی زمین ساتون طبق کی ہنسلی بنا کر اوسکے گلے مین پڑیگی ﴿

دیکھو اس عورت نے پڑوس کو ایسی بات کہی جس سے اوسکا دل دُکھا ہوگا اور یہ نہین سمجھتی کہ پڑوس کو ستانا دوزخ مین جانے کی نشانی ہی ﴿

دیکھو فلانا شخص کیسا نالائق ہی کہ ساری زمینداری پر اپنا قبضہ کر لیا اور کسی حقدار کا حصّہ نہ دیا ﴿

دیکھو یہ عورت کیسی بے رحم ہی اپنی بیوہ دیورانی کو دق کرتی ہی اور یہ نہین سوچتی کہ مین بھی کہین بیوہ ہو جاؤن تو میرا کیا حال ہوگا ﴿

دیکھو فلانی عورت ڈولی کرکے اپنے میکے کو چلی گئی شاید اوسے معلوم نہین کہ نامحرم کے ساتھ سفر کرنا درست نہین ﴿

دیکھو فلانی عورت کا دل کیسا پتھر ہی کہ اپنے سوت کے غریب ناچار لڑکے کو دق کرتی ہی بھلا اوس یتیم نے کیا بگاڑا کہ اوسکے پیچھے پڑی رہتی ہی شاید اوسے معلوم نہین کہ یتیم کے رونے سے خدا کا عرش کانپتا ہی ﴿

اسیطرح جتنی بھلی بری باتین تمھین معلوم ہون سب کی بھلائی برائی ہمیشہ لڑکیون کو سمجھاتی رہو اور کبھی اس کام سے غافل نہو ﴿

سنو بی بیو شاید تم یہ کہو کہ رات دن ہم صرف لڑکیون کی فکر مین رہین تو پھر سارا کاربار گھر کا کون کریگا تو اسکا جواب یہ ہی کہ تم دھیان کرکے سوچو جیسے چرخہ کاتنا یا پکانا یا سینا سکھانے کے واسطے گھر کا کوئی کام موقوف نہین ہوتا اور لڑکیون کو پکانا سینا چرخہ کاتنا سب آجاتا ہی اسیطرح

آہستہ آہستہ دین کی ساری باتیں اپنے وقت اور موقع پر سکھاتا جائے کچھ مشکل نہیں اور یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ جب کسی کے گھر کوئی لڑکا بالا پیدا ہوا تو سات آٹھ مہینے کتنی تنگی رہا کرتی ہے پھر جب وہ گھٹنیوں چلنے لگا تو اور زیادہ فکر ہوتا ہے کہ کہیں چولہے میں ہاتھ نہ ڈال دیوے کہیں کنوان نہ جھانکے یا اکیلا باہر نہ چلا جاوے اور جب کسی کے گھر کا بچہ بڑا ہوا اور بھی مشکل پڑتی ہے کہ کوئی جانور سینگ نہ مارے بچھو نہ کاٹے تو سوچو کہ کتنی بڑی فکر اوسکی نگہبانی کی ہوتی ہے پھر بھی دنیا کا کوئی کام بند نہیں ہوتا اوسکی ماں کھانا بھی پکاتی ہے پانی بھی بھر لیتی ہے چرخا بھی کاتتی ہے کپڑا بھی سیتی ہے اور اپنے سارے چھوٹے بڑے لڑکوں کے کھلانے پلانے نہلانے دھلانے کی بھی فکر رکھتی ہے بلکہ بعضی عورتیں دوسروں کا بھی کام کر دیتی ہیں اسیطرح نیک باتوں کے سکھانے کی فکر بھی اگر رات دن رکھے تو اس سے دنیا کا کوئی کام بند نہیں ہوتا ہے

سنو بیبیو جو عورتیں شرک و بدعت میں گرفتار ہوں نماز نہ پڑھتی ہوں یا اونکی عادت فحش گالی بکنے کی ہو یا میاں کی نافرمان ہوں یا غیر مردوں کے سامنے ہوتی ہوں یا گہنے کپڑے پہر جانے دیتی ہوں یا بد مزاج لڑاکی ہوں یا بے شرم ہنسی باز ہوں اونکی سنگت سے لڑکی کو ہمیشہ بچاتی رہو نہیں تو جتنا تم راہ پر لگاؤگی اوس سے زیادہ وہ بگاڑینگی ہو

سُنو بیبیو لڑکی کے حق مین ماں کے چال چلن کا بہت اثر ہوتا ہے اگر تم اپنا چلن درست نکرو تو لڑکی یہی سمجھے گی کہ جو باتین قرآن وحدیث مین لکھی ہین وہ صرف کتاب مین پڑھ لینے کے واسطے ہین لیکن دنیا مین اوسی راہ پہ چلنے سے نباہ ہو سکتا ہے جس راہ پر میری ماں چلتی ہے ؛

سُنو بیبیو لڑکی اپنے دروازے پر کھیلتے وقت جب کسی غیر مرد کو دیکھتی ہے تو شرما کر بھاگ جاتی ہے اسکا سبب یہ کہ اپنی ماں کو اسیطرح کرتے دیکھتی ہے لیکن چچا کے بیٹون سے نہین شرماتی اسکا سبب یہ کہ اوسکی ماں بھی اپنے چچا کے بیٹون سے پردہ نہین کرتی ؛

لڑکیان گالی دینا اور کوسنا بھی وہی سیکھتی ہین جو راتدن اپنی ماں سے سنتی ہین یہانتک کہ اگر اوسکی ماں ہاتھ ہلا ہلا کر لوگون کو گالی دیا کرتی ہو تو لڑکی کی عادت بھی اوسیطرح پڑجاویگی ؛

ہنرمند عورتون کی لڑکیان اکثر ہنرمند ہوتی ہین اور پھوہڑ عورتون کی لڑکیان پھوہڑ ہوتی ہین یہ مثل معروف ہے جیسی ماں ویسی بیٹی جیسا سوت ویسی کھیپی ؛

سُنو بیبیو لڑکی جیسا تمھین کرتے دیکھے گی ویسا ہی کریگی تم نیک بنو تو لڑکی بھی نیک ہوگی اور شاید تمسے کوئی بیجا کام ہوتا ہو تو جہانتک بن پڑے چھپا کر کیا کرو جیسے جب ساس نند سے لڑنا ہو تو لڑکی سے نگاہ بچا کر لڑو نسیحت تشنیع

دینا ہو تو ایسا آہستہ بولو کہ لڑکی نہ سُنے تمھیں دیور کے سامنے بیٹھنا ہو تو ایسے وقت بیٹھو کہ لڑکی نہ دیکھے ٭ کبھی تمھاری نماز قضا ہو جاوے تو لڑکی سے ہرگز نکہو تمھیں جھوٹ بولنا ہو تو لڑکی کے روبرو نہ بولو تمھیں گہنے کپڑے کا بہت شوق ہو تو کسی علیحدہ کوٹھری میں پہنا کرو اس لیے کہ بُری عادت لڑکیاں جلد سیکھ لیتی ہیں خدانخواستہ تمھیں دیکھکر اوسکو بھی شوق ہو جاوے تو سسرال میں جا کر ساری عمر گہنے کپڑے کے واسطے لڑا کریگی تمیز نجانا ہے کہ اوسکو ساری عمر مصیبت میں ڈالو ٭ سُنو بیبیو لڑکی کو اچھی راہ پر لگانے کے واسطے کچھ کچھ تدبیریں تمھیں بتلائی گئی اسطرح سے ہو چاہے اور کسیطرح جسے غرض جسطرح بن پڑے اور جہاں تک بن پڑے اس فکر سے غافل نرہو اور لڑکیوں کا پورا درست ہونا چاہا ہو تو اونکو قرآن و حدیث پڑھاؤ کہ اونکا بھی بھلا ہو اور تمسے بھی خدا راضی رہے ٭

یہ فصل متعلق ہی مردوں سے

کسی نامحرم سے حال اپنی بی بی کا اور لڑکیوں کا کچھ نکہے کسی سے نکہے کہ وہ ایسی تیز ذہن ہی اونسے اتنے دنوں میں قرآن شریف ختم کیا کسی سے نکہے کہ بی بی کو لڑکے ہونے کی امید ہی کسی سے یہ نکہے کہ وہ بہت خوش لہجہ قرآن پڑھتی ہی کسی دوست سے نکہے کہ میری بی بی

خوبصورت ہی یا اوسکی اتنی عمر ہی کسی سے نہ کہے کہ یہ کپڑا بی بی کے پاجامے
یا دوپٹے کے واسطے خریدا گیا کسی سے نکہے وہ بہت اچھا سیتی ہے
خاصکر یہ نہ کہے کہ یہ کپڑا اوسنے سیا ہے یا یہ روٹی اوسکے ہاتھ کی پکائی
ہے گھر میں کوئی بیمار ہو تو اوسکا چرچا حتی المقدور باہر نکرے خاصکر وہ
بیماریاں جو صرف عورتوں کو ہوتی ہیں اونکا چھپانا اور پردہ کرنا غیروں
سے سب عورتوں کو چاہیے اور جو عورتیں کہ صاحب عفت اور
حیا ہیں اونکا یہ طریق ہی کہ نیوتنی کی رہنے والی ایک عورت کو نبض
دکھانیکی ضرورت ہوئی تو اوسنے پہلے اپنی ساری چوڑیاں توڑیں
اس ڈر سے کہ اوسکی جھنکار حکیم کے کان میں پہنچاوے اسیطرح
مظفر نور میں ایک عورت بڑی حیادار تھی بڑھاپے تک اوسنے اپنا
گھونگھٹ لٹکانا نچھوڑا خدا نے اوسے چار بیٹے دیے ایک تو خد
اوسنے اپنے ایک بیٹے سے کہا کہ تم حکمت کا علم کیوں نہیں پڑھ لیتے
کہ مجھے غیر کو نبض دکھانا پڑے آخر کو ایسا ہی ہوا کہ اوسکا وہ بیٹا حکیم ہو
درزی سے عورتوں کا کپڑا نہ سلایا جاوے نداف سے زنانی دولائی
نہ بھرائی جاوے گانوں کی سب عورتیں روئی کا دھنکنا جانتی ہیں
اور اوسکا بھرنا کچھ مشکل نہیں گانوں کی عورتیں جب لکھنؤ کو جاویں تو
وہاں دھوبن کا پیشہ جاننا چاہیے لیکن جب کپڑا باہر آوے تو غیر مردوں
کے سامنے کھولکر ایک ایک نہ گنیں بلکہ علیحدہ گوشے میں گنا دے اور
اسی طرح مستورات بھی گھر میں نہ آوے کوئی شناسا ہو یا کنارے پر چاہیے

ہے کہ وہ اوسی طرف لگا کر چلی جایا کرے ایک شخص نے اپنی ڈیوڑھی
مین پردے کے پاس ایک کھونٹی گاڑ رکھی اور حکم دیا کہ ماما اندر سے یہان
تک آوے اور باہر کا نوکر یہان کھڑا ہو اور یہ اسطرف سے ہاتھ بڑھا
کر چیز دیوے پھر اگر نوکر فضول بات کہے تو ماما جواب نہ دے اندر چلی جائے
اور ماما فضول کہے تو لازم جواب نہ دے باہر چلا جاوے اگر ممکن ہو تو
عورتون کے وعظ سنانے کے واسطے کوئی بوڑھا اور پارسا مولوی
بلایا جاوے جوان اور خوبصورت نہو پھر پردے مین عورتین اندھیرے
رخ بیٹھین کہ کسی عورت کی پرچھائین نہ معلوم ہو اور مولوی صاحب
روشنی مین ایسی جگہ ہون کہ کوئی عورت اونکو جھانک کر نہ دیکھ سکے پھر وعظ شروع
ہو تو کوئی عورت کسی سے کچھ نہ بولے اسمین خطرہ ہے کہ عورت کی آواز مولوی صاحب
کے کان تک جاوے اسکے علاوہ وعظ سننے مین بھی حرج ہوگا +
دیہات مین یہ بلا ہے کہ گاجر مولی بیچنے والیان گھرون مین جاتی ہین اور
کوئی مرد اونسے باہر سودا لیا چاہے تو اوس سے شرماتی ہین اونمین
بعضی عورتین ہنسی باز ہوتی ہین اونکو نہ آنے دیوے اور بعضی دوسرے
گھرون کا حال بیان کرتی ہین جسکا سننا مضر ہے کبھی دوسرے کا ما
ایسا کہتی ہین جسمین لڑائی ہو اور یہی حال نائن دھوبن حلالخورن
کا بھی ہے کسی حکمت سے ایسی باتون کو روکے اور اس کام کو حقیر سمجھ کر
اوس سے غافل نہو +

بیان اون باتون کا جنکی عادت کرنے سے خود بخود جھجک کا منٹ جاتا ہے لکھا جاتا ہے

اور بُری باتون سے بچتا ہی محافظت نماز پنجگانہ کی برعایت سنن و آداب
و خشوع و خضوع اور حضور قلب سے کرنا مردون کو مسجد مین جماعت سے
اور عورتون کو اپنے گھر مین اس لیے کہ نماز بیشک بُرے کامون سے
بچاتی ہی حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ
یعنے تحقیق نماز روکتی ہی بیحیائی سے اور ارشاد کرتا ہی اِنَّ الْحَسَنَاتِ
یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ بیشک نیکیان یعنے نمازین دور کرتی ہین بُرائیون کو اور نماز
کی خوبیان اور فضائل قرآن مجید اور احادیث شریف مین بہت وارد ہین
اس مقام مین گنجایش نہین جسکا جی چاہے اسرار الصلوٰۃ اور حقیقۃ الصلوٰۃ
مین دیکھ لے اور ہر روز بارہ ہزار بار کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کرے اور اگر اسقدر فرصت نہو تو پانچہزار دفعہ اور جو
اتنی بھی مہلت نہ ملے تو گیارہ سو سے کم نکرے حدیث شریف مین وارد ہی
کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور جس شخص کا اسپر خاتمہ ہو وہ جنتی ہی اور اسکی
کثرت ورد سے کیفیت نورایمانی زیادہ ہوتی ہی اور جب ایمان کامل ہو جاتا ہی
تو پھر بُرے کام نہین ہوتے اور اسکی فضیلت اور ترکیب پڑھنے
کی رسالہ سمجھ بوجھ مین مذکور ہی جسکو شوق ہو اوسمین دیکھ لے اور
کثرت پڑھنے درود شریف کی جمیع مہمات کو کافی ہی اور بہت برکت و فضیلت
حاصل ہوتی ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایکبار
درود بھیجتا ہی اللہ تعالے اوسپر دس بار درود یعنے رحمت کاملہ اپنی نازل
فرماتا ہی اور دس گناہ اوسکے بخشتا ہی غور کرنا چاہیے کہ جسقدر یہ شخص درود شریف

پڑھتا ہی اوسکی دس گنی رحمت کاملہ الٓہی اوسپر نازل ہوتی ہی اور جسپر
اسقدر رحمت الٓہی ہو پھر اوس سے بڑے بڑے کام کیونکر صادر ہونگے اور تمام
مشکلات دارین اوسکی کسطرح آسان نہووین اور حسنات و برکات
دارین اوسکو حاصل نہووین اور فضائل و خصایص درود شریف کے
بیشمار ہین شایق کو چاہیے کہ کتاب فضایل درود و سلام مین ملاحظہ کرے
اور ہر روز ایکہزار بار سے کم نہ پڑھے اور جو اسقدر فرصت نہو تو پانسو دفعہ
اور جو یہ بھی نہو سکے تو دو دو سو بار صبح و شام ضرور پڑھا کرے اور کتاب درود
معظم ہر روز اور دلائل الخیرات پڑھا کرے اور ایک درود جامع یہ ہی
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اور بعد نماز پنجگانہ کے آیۃ الکرسی
ایکبار اور قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
ایکبار پڑھا کرے حدیث شریف مین مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی ابھی جنت مین داخل کرتی ہی پڑھنے والے کو اگر موت
حایل نہوتی یعنے بعد مرنے کے جاوے گا اور قل یاایہا الکافرون کا ثواب برابر
چہارم قرآن کے اور قل ہو اللہ کا برابر تہائی قرآن کے ہی اور معوذتین
یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی چیز محافظت
و پناہ مین نہین ہی اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار ہر نماز
پیچھے پڑھا کرے حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فقراے صحابہ کرام نے خدمت
بابرکت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین شکایت کی کہ یارسول اللہ

اغنیا بعیضہ الدار ہیں پر ثواب و عمل خیر میں سبقت لے گئے نماز پڑھتے ہیں
وہ مثل ہمارے اور روزے رکھتے ہیں مانند ہمارے اور وہ خیرات و صدقہ
دیتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمکو
ایسا عمل بتادوں کہ جب تم اوسکو کرو تو کوئی شخص تمہارے برابر عمل خیر میں
اوس روز نہو مگر وہ شخص جو یہی عمل کرے عرض کیا فرمایئے آپ نے ارشاد
کیا کہ تم بعد ہر نماز کے سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴
بار پڑھا کرو پھر جب اغنیا کو یہ خبر پہنچی تو اونہوں نے بھی یہ تسبیح پڑھنی
شروع کی بعد اسکے فقرائے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اونہوں
نے بھی تسبیح شروع کی اب پھر وہ سابق فی الخیرات رہے آپ نے فرمایا
یہ فضل اللہ کا ہی جسکو چاہتا ہی دیتا ہی یعنی تم اوسکو نہیں منع کرسکتے اور
ایک روز جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے واسطے نماز
صبح کے تشریف فرمائے مسجد ہوئے اور ام المومنین حضرت جویریہ رضی
اللہ عنہا نے چار ہزار سنگریزے پر تسبیح پڑھنی شروع کی جب بوقت
چاشت حضرت نے حجرہ مبارک میں مراجعت فرمائی تو دیکھا کہ حضرت
جویریہ تسبیح میں مشغول ہیں فرمایا کہ جب سے میں تمہارے پاس
سے گیا تم تسبیح پڑھتی ہو اونہوں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا کہ
میں نے چار کلمے چار بار کہے ہیں اگر وہ تمہاری تسبیحات کے ساتھ
تولے جاویں تو ثواب اونکا غالب ہو وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اور کثرت استغفار اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سبب مغفرت
اور حصول نیک خصلت ہوتی ہی جو کوئی اول و آخر سو سو بار درود اور بیچ مین
پانچ سو بار یہ کلمہ بزرگ یعنے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا کرے
اور اسکو ختم مجددیہ کہتے ہین تو سب آفات اور بلیات سے محفوظ رہے
اور برکت اور فضیلت حاصل ہووے واسطے حصول برکت اور دفع دخل
شیطان رجیم کے ہر کام مین پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا کرے اور واسطے
ہدایت راہ مستقیم اور دفع ہر مرض الیم کے ستر بار سورہ فاتحہ پڑھا کرے اور
جو آیات کریمہ مشتمل دعا قرآن مجید مین آئی ہین اونکو بعد ہر نماز کے اور بقدر ضرورت
مداومت کرے کہ اوس سے بہتر حصول مدعا مین کوئی دعا نہین ہی واسطے
دفع وساوس شیطانی کے رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۰ واسطے دفع نظر بد کے وَاِنْ
يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۰ واسطے بھلائی دین اور دنیا کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۰ واسطے استقامت ایمان کے رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ ۰ واسطے اصلاح ونیکبختی اہل وعیال کے رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۰ واسطے
طلب مغفرت اپنی اور اپنے بھائیون کے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۝ واسطے طلب بخشش اور ترقی دین بہنوں کے رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ واسطے حصول توفیق قائم کرنے نماز کے اور قبولیت دعا اور طلب مغفرت والدین کے رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝ واسطے حصول خاتمہ بالخیر کے اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ موفق حقیقی توفیق عمل عنایت فرماوے اور مولف و مہتمم کا خاتمہ بالخیر کرے

خاتمہ

شکر خدای عزوجل کہ یہ کتاب کامل النصاب کہ جسکے پڑھنے کو آسانی اور سمجھنے کو منفعت دوجہانی ہے تالیف بی بی فاطمہ کی مع ضمیمہ احقر العباد محمد عبد الرحمن شاکر شہر محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں طبع ہوئی خداے تعالے اسکو بدرجۂ قبولیت پہونچاوے اور دیکھنے والون اور سننے والون کو چشم عبرت بین اور گوش نصیحت گزین عنایت کرے اور توفیق رفیق رحمت فرماوے آمین ربنا آمین فقط



وجہ ختم خاتمہ

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب صحیح ہوئی مطبع نظامی کی مہر و دستخط مہتمم کے آخر میں کیے گئے۔

ضمیمہ مرآۃ النسا

حامداً و مصلیاً

بعد حمد و ثنای خدای عزوجل اور نعت جناب رسول اکمل علیہ الصلوٰۃ والسلام
واضح ہو کہ یہ پانچ حکایتین کہ مضامین اونکے نصیحت آمیز اور
عبرت انگیز ہین اضعف العباد محمد عبد الرحمن شاکر نے کہ جو
زبان سیاحان جہاندیدہ اور مردم تجربہ کار و سنجیدہ سے سنی تھین ضمیمہ
چالیس حکایتون مرآۃ النسا کا کیا کہ خالی لطف سے نہین ہے و باللہ التوفیق

حکایت اول

نقل ہے کہ ایک عورت عفیفہ پارسا نیک ذات خوش صفات اکثر اوقات
ذکر الٰہی مین مصروف رہتی اور وقت معینہ پر اپنے امور خانہ داری کا
بھی اہتمام کرتی اوسکے شوہر نے ایک لڑکا کہ جسکے مان باپ مرگئے تھے
پرورش کیا تھا اور اوسکو بجاے فرزند سمجھتا تھا چونکہ وہ نالائق اصل مین
خبیث الباطن اور بدطینت تھا جب بالغ ہوا تب اوس نیکبخت بی بی کو نظر بد
سے دیکھنے لگا اور اوسکی خواہش نفسانی روز بروز ترقی کرنے لگی

اور اوسکے عشق و محبت کا شجر اسکے زمین دل مین نشو و نما پانے لگا اور
بعد چند روز کے اسکا دریاے عشق کمال جوش پر آیا تو یہ بدگوھر وقت
منتظر موقع کا رہنے لگا کہ کوئی وقت اگر فرصت پاؤن تو اس
عورت سے اپنا کام دل حاصل کرون مگر یہ امر اوسکو میسر نہوتا
تھا اتفاقاً ایک دن اوس نیک بخت کا شوہر اپنی سسرال کو کہ
شہر سے دو تین کوس تھی چلا اور اس غلام کو بھی اپنے ساتھ لیا
یہ مردود راہ سے کچھ بہانہ کر کے گھر کو پھر آیا اور اپنے دل مین یہ بات
ٹھانی کہ آج جو ہو سو ہو اس عورت سے اپنا مطلب حاصل کرونگا
نہین تو اپنی جان دونگا اور اس کو بھی جان سے مارونگا یہ
ارادہ اپنے دل مین مقرر کر کے گھر مین آیا اور یہ فقرہ بنایا
کہ بی بی تمھارے میان نے راہ مین یہ خبر پائی کہ تمھارے
بھائی کوٹھے سے گر کے مر گئے اس حال کے سننے سے اونکو
نہایت رنج و غم ہوا اور مجھکو دوڑایا کہ جلد جا اور بی بی کو سوار
کرلا تو ہم دونون آدمی اونکی تجہیز و تکفین مین شریک ہون
اب مین ڈولی لایا ہون آپ جلد سوار ہو جیے اور توقف
نہ فرمایئے اوس بی بی نے اپنے بھائی کی موت کی خبر سنکر
انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور سنگ صبر سینے پر رکھ کے
نوحہ و زاری سے کہ طریقہ عورتون کا ہے اپنے کو باز رکھا مگر بے اختیاری
سے آنسو آنکھون سے جاری تھے تب اوس مکار نے چند کلمے تشفی

سے گھٹا کر اونکو ڈولی مین سوار کرا اور آپ مسلح ہو اوسکے ساتھ چلا
شہر کے باہر ایک باؤلی تھی بہت وسیع کہ اوسکے اندر بیٹھنے کے مکان
بھی بنے تھے اور پانی اوسکا نہایت خوشگوار تھا اوس نالایق نے
ڈولی اوس باؤلی کے اندر اوتاری وہ نیکبخت اوس باؤلی کو دیکھ حیران
ہوئی کہ اسنے مجکو باؤلی مین کیون اوتارا یہ کیا معاملہ ہے اوس غلام
سے پوچھا کہ یہان ڈولی اوتارنے کی کیا وجہ ہے وہ بولا کہ دھوپ کی شدت
سے پیاس نے غلبہ کیا اب یہان ذرا دیر ٹھہر کر پانی پی کے ٹھنڈے
ہوکے چلینگے اور کہارون کو چپکے سے کچھ دیکر رخصت کیا
اور اوس بی بی کو ایک دالان مین بٹھا کر باؤلی سے پانی لایا اور
پلایا پھر ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا کہ بی بی آپ
کے بھائی صحیح و سلامت ہین کچھ رنج نہ کیجیے اور یہ حیلہ مین نے
اپنے کام نکالنے کے لیے بنایا ہے کہ مین ایک مدت سے تمپر
عاشق اور فریفتہ ہون اور آج تک کوئی تدبیر مجھے ایسی
نہ سوجھی کہ مین اپنے مطلب کو پہونچتا آج اپنی جان پر کھیلا
ہون یا تو مجھے اپنی مواصلت سے دلشاد کیجیے نہین تو یہ
تلوار ہے اور تمھارا سر مین تو اپنی زندگی سے ہاتھ اوٹھا بیٹھا ہون
وہ نیکبخت اس کلام کے سننے سے بہت گھبرائی اور جان مین جان
نرہی اور نہایت مضطر ہوکر اپنے خدا کو یاد کرتی اور کہتی کہ ای حافظ حقیقی
مجکو اس شیطان کے پنجے سے چھوڑا اور میری عزت و عصمت تو ہی بچا

اس حالت مین سوا تیری ذات پاک کے کس سے پناہ مانگون پھر
غلام سے خطاب کیا کہ ای لڑکے مینے تجکو فرزندون کیطرح پرورش
کیا اور تیری شادی کی فکر مین رہتی ہون تیرے دل مین ایسا خیال
فاسد کیون آیا اوسنے جواب دیا کہ مین اپنی طبیعت سے مجبور ہون اور
یہ وقت اسطرح کی گفتگو کا نہین مجکو اب صبر کرنے کا ہرگز یارا نہین بہتر
یہی ہی کہ اب مجکو اپنے شربت وصل سے سیراب کیجیے اور دیر نہ فرمایئے
کہ۔ آفتہاست درتاخیر وطالب را زیان دارد۔ جب بی بی نے اوسکو نہایت
بیتاب اور شوخ دیدہ اور شوریدہ دیکھا تب سوچی کہ اب کوئی تدبیر اپنے
بچنے کی سوچا چاہیے اوس سے کہا کہ خیر اگر تیری یہی مرضی ہی تو ایک
کام کر پہلے تو اس باؤلی مین نہا کر اپنے بدن کو صاف کر کہ
راہ چلنے سے تیرا سارا بدن پسینے مین ڈوبا ہوا ہی اسکی
بو سے میرا دماغ پریشان ہوتا ہی وہ بد ذات یہ سنکر اپنے دل مین
خوش ہوا اور سمجھا کہ اب یہ راضی ہو گئی چاہا کہ باؤلی مین اوترے
کہ اوس بی بی نے اوسکو ڈھکیلا کہ وہ باؤلا باؤلی مین جا پڑا اور
غوطے کھانیلگا پھر اپنے کو سنبھال کر چاہا کہ باہر نکلے اوس بی بی
نے کمال چالاکی اور پھرتی دستی سے اوسکی تلوار سے سر اوسکا
بیحیا کا تن سے جدا کر کے لاش کو پانی سے نکال ٹکڑے
ٹکڑے کیا اور پھر ایک گوشے مین مغموم و متحیر بیٹھ رہی
اور حسرت مین تھی کہ یا الٰہی اب یہان سے کسطرح اپنے گھر

پہونچونگی پس خلوص قلب سے آپنے خدا کی طرف رجوع کی اور کمال عجز وانکسار سے دعا کی کہ یا خیر الحافظین تونے مجکو اس مصیبت سے تو بچایا اب تو ہی مجکو میرے گھر بھی پہونچا چونکہ اوس وقت اوسکا دل خالصاً مخلصاً اللہ کی طرف رجوع تھا دعا اوسکی قبول ہوگئی یعنے شوہر اوس بی بی کا اوسیدن اپنے عزیزون کے ہمراہ سسرال سے چلا ہر چند سسرال والون نے اصرار کیا کہ آجکی شب یہین بسر کرو مگر اوس نے کسیکا کہنا نہ مانا اور چل کھڑا ہوا اثناء راہ مین بالکید یگر یہ گفتگو درمیان مین آئی کہ ہم اوسکو بڑا جوانمرد جانین جو اس باؤلی مین اوترے اور پانی لا کر سب کو پلائے خدا کی قدرت سے شوہر اوس بی بی کا اوسپر مستعد ہوا اور باؤلی مین اوترا اوس بی بی نے پاؤن کے آہٹ سے جانا کہ کوئی آدمی آتا ہی ڈری کہ ایک آفت سے بچی تو دوسری آفت مین پڑی تب اپنے دل کو مضبوط کر کے ایک آواز دی کہ خبردار اسطرف نہ آنا ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھونا یہ کہکر ایک ٹکڑا اوس غلام کی لاش کا اوٹھا کر پھینکا شوہر اوسکا اس حال کو دیکھکر سخت متحیر ہوا کہ یہ کون بلا ہی کہ جو اس باؤلی مین بیٹھی ہی اور طرفہ یہ ہی کہ اسکی آواز میری بی بی کی آواز سے بہت مشابہ ہی گویا وہی بولتی ہی پوچھا کہ ای نیکبخت تو کون ہی اور اس باؤلی مین تیرا گذر کیونکر ہوا اوس بی بی نے بھی اپنے میان کی آواز پہچانی اور سمجھی کہ اللہ نے

میرے گھر پہونچانے کے واسطے میرے شوہر کو یہاں پہونچایا پوچھا
کہ اے شخص تیرا کیا نام ہی اوسنے جب اپنا نام بتایا تب اوسکو یقین ہوا
کہ یہ میرا شوہر ہی اوسکو پاس بلاکر تمام قصہ سنایا اور غلام کی لاش کے
ٹکڑے دکھائے تب وہ دونون خدا کا شکر بجالاتے کہ اوسنے اسنے
حفظ و امان مین رکھکر ایک نیکبخت کی عصمت دوسرے کی عزت اور
شیطان کے ہاتھ سے بچائی اور گھر پہونچانے کا بھی سامان بہم پہونچایا
ورنظاہر ہی کہ اگر اوسکا شوہر وہان نہ پہونچتا تو اوس نیک بخت کا
گھر تک پہونچنا کیونکر ہوتا غرض دونون میان بی بی اللہ کا شکر کرتے
ہوئے اپنے گھر پہونچے اور بی بی کی آبرو محفوظ رہنے پر سجدہ شکر
ادا کیا +

حاصل اس حکایت کا یہ ہی

کہ یہ سب خرابی بسبب بے پردگی کے واقع ہوئی یہ بی بی اگر
اوس غلام کے سامنے نہوتی تو وہ کیون اوسپر عاشق اور فریفتہ
ہوتا اور یہ کیون اوسکے پنجے مین گرفتار ہوتی اس مصلحت سے
جناب کبریا نے عورتون کو حکم فرمایا ہی کہ نامحرم کے سامنے نہون
پس عورتون کو لازم اور واجب ہی کہ اپنے تئین ایسا چھپا رکھیں کہ
کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے جو عورت پردہ دار ہی اوسکی بڑی عزت دونون جہان میں

حکایت دوم

ایک عورت عفیفہ صالحہ ایک مرد کی جورو تھی لیکن کمال خوش اعتقاد تھی

اپنی بہو کو بھی کہ جو نئی بیاہ لائی تھی پیر کے پاس مرید کرنے کو لے گئی اور عرض
کیا کہ میرا سب خاندان آپکا مرید اور معتقد ہے اسکو بھی مرید کرکے اپنی لونڈیون
مین داخل فرمائیے اور طریقہ ہدایت اور ذکر و شغل کا تلقین کیجیے کہ اسکی
بھی نجات ہو اور آپکی ذات بابرکات سے فیض پاوے چونکہ بہو اوسکی
کمسن جوان صاحب حسن و جمال تھی پیر جی دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق
ہو گئے اور اوسکی زلف مسلسل مین پھنس گئے اور بجاے رہنمائی خود گم کردہ
راہ ہو گئے اور گرداب اضطراب مین بخیال وصال غوطے کھانے لگے ظاہر
مین تو اوسکو دعاے طریقت پڑھائی مگر باطن مین اونکا دل کمال شیفتگی
سے یہ مضمون ادا کرتا تھا ع عجب کرشمہ و ناز و ادا سے اے ظالم
تو میرے دل کو بس اک دم مین لیگئی کیونکر نہ ہو ہر وقت وہ ہر آن تصویر اوسکی
رو برو بوجہ دل پر نقش تھی یہان تک کہ بجاے فنا فی الشیخ رتبہ فنا فی المحبوب
حاصل ہوا مگر بسبب شرم و حیا کے ظاہر کے اس درد دل کو زبان پر نہ لاتے
اور دل ہی دل مین پیچ و تاب کھاتے رہے دو تین روز اوس مریدنی
کو مع بہو کے گھر مین مہمان رکھا اور ہر طرح سے دلجوئی اور خاطرداری کی
مگر کچھ داؤن گھات کا موقع نہ لگا اس حسرت سے ہر دم آہ سرد بھرتے
اور اپنے جگر کو آتش غم سے کباب کرتے آخر کو چوتھے روز وہ عورت
اپنی بہو کو لیکر رخصت ہوئی اوسکے جانے سے پیر جی کے سینے مین
آتش اشتیاق نے اشتعال پایا بہت سی فکر اور غور کی مگر حصول مقصود
کی کوئی راہ نہ نکلی تب خیال مین شیخ نجدی کی طرف رجوع کی اور کہا کہ

اے مرشد کہ یہاں کوئی ایسی گھات بتائیے کہ وہ محبوبہ دلنواز آغوش میں پہنچے
جدائی ہو جاتی اور میری جان بیقرار اوسکے بوس وکنار سے لذت
پائے شیخ نجد کہ ایسے بد نفسوں کا طلبگار اور اس قسم کے لوگوں کا غمگسار
ہی اگر موجود ہوا اور بولا کہ اے عزیز میرے سامنے یہ کتنی بڑی بات ہے
مین تو چشم زدن مین ایسے کام کر لیتا ہون اور طالب و مطلوب کو صحبت
ملا دیتا ہون بشرطیکہ وہ شخص میرے کہنے پر عمل کرے اور شرم و غیرت
کو جواب دیکر خلائق کے طعن و تشنیع اور لعنت و مذمت سے نڈر رہے اگر
تو بھی میرا کہنا مانے اور ان باتون کا مجھسے اقرار کرے تو مین تجکو بھی ایک
تدبیر بتادون پیرجی تو اوسپر دلباختہ اور ان سب کامون پر پہلے ہی سے
جان کھوئے مستعد تھے برغبت تمام فرمان ابلیس پر تلبیس کا بسر و چشم
قبول کیا اور اپنا سر اوسکے قدمون پر رکھدیا اور کمال منت و سماجت سے
کہا کہ اب اس امر مین توقف نفرمائیے اور اس لگی آگ کو تدبیر کے پانی
سے بجھائیے تب ابلیس نے ہاتھ پکڑ کے یون فرمایا کہ اپنی محبوبہ کی مان
کو بلا اور اوسکو طمع زر سے اپنے دام مین پھنسا اور مفلسی اور ناداری
شوہر محبوبہ کی بخوبی اوسکے دل پر جما پھر سوال لیجیے عقد کا محبوبہ کے
ساتھ اوسکو سنا وہ بے شبہ اسکے جواب مین کہے گی کہ لڑکی مرکیونکر ہو سکتا
ہی کہ اسکا شوہر موجود ہی تب تو اوسکو یہ تدبیر بتانا کہ تو اپنی لڑکی کی مسہری
مین جا اور رات کو اپنی لڑکی کی چارپائی پر اوسکی چادر اوڑھکر لیٹ

میری بی بی سوتی ہے اور ہاتھ خواہش کا تیرے بدن کو لگائے اور تجھے جگائے تب تو غل مچانا اور خوب چلانا کہ ای لڑکے تو نے یہ کیا غضب کیا کہ میرا بدن خواہش نفس سے چھوا اور اپنی بی بی کو اپنے اوپر حرام کیا ہا جب وہ ایسا کرے گا اوسکی جورو اوسکے نکاح سے نکل جاویگی بعد مدت عدت کے تو اوسکے ساتھ نکاح کر لینا مگر اس تدبیر اور حیلے کو اپنے سینے مین رکھنا اور مانند گنج بیرنج کے سب سے چھپانا کیا معنی کہ جب بے احتیاطی سے راز فاش ہوجاتا ہی تو پھر گوہر مقصود ہاتھ نہین آتا ہی جب پیرجی نے ابلیس مکار سے یہ نکتہ سنا وجد کیا اور کمال مسرت سے سات بار اوسکے تصدق ہوئے اور بولے کہ اب مجکو یقین کامل ہوا کہ آپ کی اعانت اور تدبیر صائب سے مین اپنے مطلب کو پہونچونگا پھر قدمبوسی کر کے اوسکے تعمیل حکم مین مصروف ہوئے اپنے ایک خادم کو بھیجکر محبوبہ کی مان کو بلایا اور اوسکو سبز باغ دکھایا یعنی اوسکو کچھ نقد وجنس دیکر خوش کیا اور کھلانے پلانے سے دلجوئی اور خاطرداری اوسکی اسقدر کی کہ وہ انکی ہمہ تن تابع فرمان ہوکے کشتۂ احسان ہوگئی اور پیرجی کے گھر مین رہنے لگی پیرجی کا حال یہ تھا کہ اوسکی دختر کے درد فرقت سے آہ سرد اور دم پر درد بھرتے اور کلمہ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل زبان پر لاتے اور چند روز مین اس غم جانکاہ سے ایک تو بڈھے تھے اور بھی نحیف وزار ہوگئے ایک دن مادر محبوبہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ایک بات گزارش کرون پیرجی نے اجازت دی کہ اچھا کہو تب اوسنے کہا کہ آپ ہمہ وقت

ایسی آہین سرد کیون بھرا کرتے ہین مجکو آپ کا یہ حال زار دیکھکر بڑا رنج
ہوتا ہی سچ فرمایئے کہ یہ کیا ماجرا ہی تو مین اوسکی تدبیر کرون اور حتے المقدور
بجان و دل مصروف رہون کہ آپ کا یہ ملال و اندوہ مجھسے نہین دیکھا جاتا
ہی پیر جی نے یہ بات سنکر اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر مانند مار پیچان کے پیچ
وتاب کھا کر کہا کہ ای یار وفادار من اس درد کی دوا تیرے ہاتھ مین ہی
اور اس مرض کا دفعیہ تیری تدبیر سے ممکن ہی سہ مایدان مقصد عالی نتوان
رسید ہان مگر بلطف شما پیش نہند گامے چند یہ کہکر غش کھا کر گر پڑے
عورت کا جگر کتنا چونکہ پیر جی کے احسانات نے تو اول ہی سے اوسکو ممنون
امتنان کر رکھا تھا اونکا حال دیکھکر بہت مضطرب ہوئی اور بولی کہ مین
صدقے گئی ارشاد فرمایئے کہ یہ کیا بات ہی اگر میری جان بھی آپ کے کام
آئے تو مجھکو دریغ نہین ہی جب پیر جی نے دیکھا کہ میرا افسون کارگر
ہوگیا تب نادر محبوبہ سے عہد مستحکم اور قسمین پیہم درمیان مین واسطے کرکے
حرف مطلب زبان پر لائے اور تمام سبق تعلیم یافتہ شیخ نجدی کا حرف بحرف
مع حواشی حصول مطلب خوب پڑھایا نادر محبوبہ اس مضمونکو سنکر اول تو گرداب
حیرت مین مستغرق ہوئی اور دل مین کہا کہ یہ بات ناک کٹائی کی ہی اور
بی بی کو شوہر سے جدا کرنا ایک آفت عظیم برپا کرنا ہی مگر جب خیال
احسان اور سلوک و راحت رسانی اور خاطر داری پیر جی کا آتا اور تکلیف
ناداری اور محتاجی لڑکی کی تصور کرتی تب سمجھتی کہ گویا یہ خوش قسمتی اوسکی

نہین مگر یہ بات مسلم ہی کہ جوان مفلس نادار سے بوڑھا مالدار قوی ہوتا ہی
غالب کہ بسبب آسودگی کے پیرجی ہوس رانی مین داماد جوان سے حیثیت
وچالاک ہونگے اور اگر بالفرض ایسا نہوا تو یہ آسایش اور راحت ہر طرح کی کیا
کم ہی اگر ایک مزہ نملا نملا اور قطع تعلق کر اس کے پیرجی کے بہت
سے مرید ایک سے ایک اچھے خوش صورت جوان موجود ہین اگر ایسی
خواہش دامنگیر ہوگی تو یہ کارروائی اونسے بھی ممکن ہی الغرض اوس عورت نے
جسقدر تعلیم پائی تھی اوس سے زیادہ مستعد ہوکر نہایت خوش سلیقگی سے اپنے
داماد کے گھر آکر بات بنائی کہ جس سے دو ایک روز اتفاق رہنے کا ہو
آخر ایک رات سرشام سے دردسر کا بہانہ کرکے اپنی لڑکی کے پلنگ پر
لیٹ رہی اور اوسکی چادر اوڑھ لی اور منتظر وقت رہی اتنے مین داماد اوسکا
بموافق معمول سکے کوٹھے پر گیا دیکھا کہ بی بی شام سے سو رہی ہی نہ کھانیکی
فکر نہ ہمارا خیال دل تنگ ہو اوسے پکارا کہ آج کیا ہی کہ تم شام سے سو رہی ہو
تمھاری ایسی باتون سے والدہ ناراض ہوتی ہین اوٹھو کھانا لاؤ بس اوس
مکارہ نے غل مچایا کہ غضب خدا کا کیا برا وقت آیا ہی ایسے زمانے مین آگ
لگ گئی اور لوگون کی غیرت اور شرم جاتی رہی نہ ماں کا خیال نہ ساس
کا پاس تو صاحب اس لڑکے نے مجھپر ہاتھ ڈالا اور جورو کو چھوڑ کر
مجھپر مائل ہوا اور یہی کہہ اس حرامزادے نے میری عزت لی آہ مین کسکو کیا منہ دکھاونگی
یہ کہتی تھی اور شور و فساد مچاتی تھی قصہ مختصر اس چرچے کا اسقدر
طول ہوا کہ سب خاص و عام ... قصے سے آگاہ ہوگئے اور تعجب ...

پیرجی کی بیوی اسے پر قضا رہا پا سب آدمی پیرجی کے پاس گئے اور یہ
حال بیان کیا اور اونسے فیصلہ چاہا تب پیرجی نے سنکر کہا کہ بڑا افسوس
افسوس ہی تیرے داماد نے بہت بری حرکت کی اب نتیجہ اس فعل کا
یہ ہی کہ بموجب مسئلۂ شرع کے جورو اوسکی اوسپر حرام ہوگئی چونکہ ارشاد
پیرجی کا سب کے عقیدے مین گویا مثل وحی تھا اور یہ امر تو واقع مین
صحیح اور درست تھا چار و ناچار قبول کرنا پڑا اور بیان بی بی اس حادثہ
جانکاہ سے سخت پریشان اور نیرنگی فلک سے سراسیمہ اور حیران ہوئے
اوس مکارہ نے اپنی لڑکی سے کہا کہ بیٹا تو کچھ غم نکر بعد گذرنے مدت
عدت کے تیرا ٹھکانا ایسی جگہ کرونگی کہ زیور و لباس اور غذا ہاے لطیف
لونڈیان مامائین خدمت کے واسطے میسر ہونگی اور اس محتاجی اور تکلیف
کے عوض سب طرح کی راحت اور آسایش ملے گی الغرض اوسکو ایسا
مشتاق کیا کہ وہ بجان و دل راضی ہوگئی بلکہ ایسی راحت کی تمنا مین
ایک ایک دن عدت کا کاٹنا اوسکو برابر ایک ایک برس کے ہوگیا پھر
اوسنے پیرجی کی تعریف کرکے اونکے ساتھ تقریب عقد کی بیان کی چونکہ
پیرجی کے یہان سب طرح کا سامان موجود تھا اوسکو اطمینان ہوا
اور اس بات سے بہت خوش تھی اور دل مین کہتی تھی کہ ایام عدت کے
کب پورے ہون کہ مین راحت سے بہرہ یاب ہون اور اوس لڑکی کے شوہر
خستہ جگر کا یہ حال ہوا کہ رات دن بجز آہ و زاری اور فریاد کے کچھ کام نہ تھا مانند دیوانون
کے کبھی جنگل مین چلا جاتا اور سرگردان پھرتا کہین اوسکو چین نہ آتا القصہ بعد

گذرنے مدت عدت کے اوسکا عقد ثانی پیرجی کے ساتھ ہوا پیرجی نے
بڑی دھوم سے اپنا نکاح کیا جب یہ خبر اوسکے شوہر نے سُنی ایک آہ
دل پر درد سے بھری اور اوسی حسرت و افسوس مین داعی اجل کو لبیک اجابت
کہکے دنیا سے اوٹھ گیا اور پیرجی پر چارون طرف سے لعنت اور پھٹکار
کی بوچھار پڑنے لگی کہ زندگی ناگوار ہو گئی مگر اونکا یہ قول تھا کہ غیرت و حیا چہ
کنجی ست کہ پیش مردان بیاید اوس ملامت اور پھٹکار کو اپنی مدح و ثنا جانتے
تھے آپ سُنیے کہ پیرجی ایک مرد ضعیف و ناتوان اور وہ عورت نوجوان ہرچند
کہ پیرجی بہت جوانانہ صرف فرماتے کہ محبوب کو اپنی صحبت سے خوش
کرین مگر اوسکی بابت یہ فقرہ حضرت شیخ سعدی کا تھا۔ زن جوانرا تیرے در
پہلو نشیند بہ کہ پیرے جب لطف صحبت شوہر اول کا خیال مین آتی
تب سب عیش و آرام کو بھول جاتی پیرجی کی زوجۂ اولی کو نہایت غم ہوا اور
جو کچھ کبھی کبھی پیرجی سے بوس و کنار محض کا مزہ حاصل تھا اور فی الجملہ کچھ
تسکین ہوتی تھی اوسمین بھی خلل آیا آخر کو سوت کے رشک سے ایک
غلام خانہ زاد سے دل لگایا اور جی مین یہ وسوسہ آیا کہ جب اس بڈھے
نے مجھے جلایا ہے مین بھی اسکو خوب جلاؤن اور اپنی طبیعت کا مزا اوٹھاؤن
مگر اس بات کا بھی خوف تھا کہ اگر یہ بوڑھا اس حرکت کی خبر پاتے تو پیچ
کھائے گیرے مین فتور آجائیگا اور یہ مزہ جو غلام سے حاصل ہے وہ بھی
ہاتھ سے جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی سوت کو بھی اس غلام سے
پھنساؤن تو [illegible]

خوب ملاپ بڑھایا جب وہ اوس سے بہت موافق ہوگئی تب ایک روز
اوس سے کہا کہ افسوس تمہاری ماں نے دولت کی طمع سے ایسے جوان خوش صورت
کو کہ تیرے ہزار جان سے عاشق تھا چھوڑ دیا اور اس بوڑھے کے دام میں پھنسایا
اور تمہارے جوبن اور جوانی کو خاک میں ملایا جب مجکو تمہاری اس جوانی
کا خیال آتا ہی میرا دل بہت ملول ہوتا ہی اس نظر سے میں نے تمہارے
واسطے ایک تحفہ تجویز کیا ہی اگر قبول کرو اور اوسکی لذت میں مجھے بھی شریک
کرو تو پیشکش کروں غرض یہی باتیں اور فریب کر کے اوسکو بھی اس غلام
سے پھنسایا اور دونوں نے شریک ہوکر خاطر خواہ لطف اوٹھایا اور یہ
مرد کے [illegible] عیش [illegible] حاصل ہوتی تھی اسواسطے دونوں
نے صلاح کی کہ اس نالایق کو زہر دیجیے اور مسافر ملک عدم کیجیے آخر کو اوسے
زہر دیا اور جو قصد دل میں ٹھانا تھا وہ کیا جب یہ راز ظاہر ہوا اور ہر شخص نے
دونوں بدبختوں کی حرکت ناشایستہ کا ماجرا سنا [illegible] حاکم کو بھی خبر پہنچی بعد تحقیقات
کے تینوں آدمی یعنی دونوں عورتیں اور غلام مجرم ٹھہرے اور اپنی سزا کو
پہونچے سچ ہی جو کہا ہی کہ کرد کہ نیافت

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہوا

کہ جس شخص نے [illegible] اپنی بی بی کو
مسائل ضروریہ شرعیہ سے آگاہ نکیا آخر بلا اور مصیبت میں گرفتار ہوا اگر وہ شخص
اپنی بی بی کو پیرجی کے سامنے نجانے دیتا تو کیوں اس طرح وہ اوسکے
جان کھوتا اور رعونا بھی [illegible] ہوتا [illegible] بہت [illegible] کردہ کا سزا است

اگر پیرجی بھی نگاہ سے مریدنی کی بہو کو نہ دیکھتے اور تعلیم شیطان سے اوسکا
ناموس برباد نہ کرتے تو کیون خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے اور اوسکی عفت مین
داغ لگتا اور مریدنی اپنی بہو کو اگر پیرجی کے پاس نہ لیجاتی اور اگر لیجاتی تو پردے
مین رکھتی تو کیون گھر برباد ہوتا اور بیٹے کی جان کیون تلف ہوتی ہے

حکایت سوم

کسی شہر مین ایک جوہری خوش صورت اور کپڑے مین ممتاز تھا اوسکی جورو
بھی بہت جمیلہ اور حسینہ اور قوم کی شریف تھی اوسکے گھر مین ایک مہترانی کمانی
تھی اوسنے اپنے بیٹے کی شادی کی بہو اوسکو کمال صاحب جمال ہاتھ آئی
اوسکو بھی اپنے ساتھ کمانے کو لیجاتی تھی لوگون نے اوسکو منع کیا کہ بہو تیری
جوان اور حسین ہے اسکو تنہا کہین نہ بھیجا کر ایسا نہو کہ کسی کے جال مین پھنس
جاوے اور تیری آبرو خاک مین ملجاوے اوسنے کسی کے کہنے پر عمل نہ کیا
اور کہا کہ صاحبو ہم لوگ کمینے ہین اور جب دن بھر محنت کرتے ہین تب شام کو
دال روٹی نصیب ہوتی ہے ہمکو اتنی کہان مقدرت کہ گھر بٹھا کر کھلا دین
اور نگہبانی کرین اگر کوئی بد نظر کریگا اپنا دھرم بگاڑیگا یعنی اگر
اوسکے گھر سے تم کہتے ہو لڑکا ہوگا تو اوس سے گوہ کے ٹوکرے
ڈھلوا دینگے اور اگر لڑکی ہوگی تو اوسکو حلال خور بنائینگے
[illegible] جوہری ایک روز اوسکی بہو [illegible] کے گھر گئی
اوسکو دیکھکر فریفتہ ہوگیا اور جوش جوانی مین ننگ و نام کا لحاظ نہ کرکے
اوسکو حکمت عملی سے دام مین لایا اور اوسکی صحبت سے لذت اوٹھائی

اور سر رشتۂ آشنائی کا محکم کیا چونکہ دستور ہے کہ بری بات چھپی نہیں رہتی ہر چند
کہ کوئی چھپائے آخر کو یا بعد میری جورو پر بھی ظاہر ہوئی اوسکو یہ حرکت اپنے
شوہر کی نہایت ناگوار معلوم ہوئی اور بالطبع اوسکو اس سے نفرت کلی
ہو گئی اور شوہر کی ہم بستری سے کنارہ کیا بلکہ اوسکی صورت کا دیکھنا
بھی اوسکو ناگوار تھا آخر دونوں میان بی بی مین فساد عظیم برپا ہوا اور یہ جھگڑا
اوسکی سب برادری مین پھیلا تب لوگون نے جوہری کی جورو کو سمجھایا کہ
مردون سے ایسی حرکتین اکثر سرزد ہو جاتی ہین اور عورتون کو نہین بایستہ کا خیال
کیجا ہے لازم ہے کہ اس سے درگذر کرنا اور اپنے شوہر کی [illegible]
خاک ڈالی [illegible] مجھکو [illegible] ہوا انکار سے حرف
اقرار کیا پھر بلائی تب عزیز و اقربا نے کہا کہ یہ گنگا نہا کے پاک ہو جائیگا
سب پاپ بہ جائیگا اور اگر بعد اسکے یہ شخص پھر ایسی حرکت کریگا تو
مجھکو اختیار ہے اس سے [illegible] تب اوسنے ہاتھ جوڑ کے عرض
کیا کہ ایک دن سب برادری کے لوگ جو میری شادی مین شریک تھے
جمع ہوں مین ایک بات اون سب صاحبون کی خدمت مین عرض کرونگی
اور جو جواب مجھکو دینگے بعد اوسکے جو کچھ ارشاد فرماوینگے مین بسر و چشم
بجا لاؤنگی [illegible] فیصلہ [illegible] ایک روز سب برادری کے لوگ
جمع ہوئے اوس نے کیفیت سنانے سے پہلے [illegible] اور مین مٹھائی کے [illegible] کی کشتی
منگا کے [illegible] سب آدمی [illegible] تھے تو [illegible]
[illegible]

کو بہن بات کہنے کے لیے بلایا ہی وہ کہہ اوسنے سب حاضرین سے
مخاطب ہو کر کہا کہ سنو صاحبو جب سے مین اس شخص کے گھر مین آئی
بجز رنج و ملال کے اور کچھ حاصل نہوا اسپر یہ امر کہ وہ شراب پیکر جب
وہ الکحل سے حلال عورت کی بو سے دل اکتایا اور اپنی اور ہماری
عزت و آبرو کو خاک مین ملایا اب بہتر یہی کہ مجھکو زندگی مین جدا کردیا
عزت اور شرم داری کی برباد رہے اب مجھکو اس شخص سے بسبب ایسے عمل
ناشایستہ کے نفرت قلبی ہوگئی ہی اور ہرگز اسکی صحبت سے رغبت نہی اسنے
جوہری کو لعنت ملامت کرکے کہا کہ تو اپنی جورو سے معذرت کر اور اپنے
فعل نادرست سے نادم و پشیمان ہو اور عفو تقصیر چاہ تب وہ بولی کہ مجھے حضور کے
حکم سے کسیطرح انکار نہین ہی اور حاضر ہون مگر ایک شرط ہے کہ جیسے دال کے
جو ٹھیکرے پر چپکی ہو اس دال کو اس ٹھیکرے سے کہ اوسی مہتر ان کے گھر کی ہو
گھونٹتی ہون سب صاحب ایک ایک چمچہ اس دال کا کھالین تو ہرگز تمام کے پاک و
صاف ہو جاین پھر مجھے بھی اسکی صحبت سے کچھ عذر اور تنفر نہوگا سب
شخص اس بات کو سنکر چپ ہو گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے اور
سب نے متفق ہو کر جوہری کی جائداد سے اوسکا مشاہرہ مقرر کردیا
اور حکم کیا کہ یہ عورت اپنے ماں باپ کے گھر رہا کرے چنانچہ بموجب
اس فیصلے کے وہ جوہری کے گھر سے چلی گئی اور اپنے والدین کے
گھر مین بیٹھکے موافق اپنے مذہب کے اپنی عبادت مین مصروف
ہوئی اور یہ جوہری محروم و مایوس جورو کے غم مفارقت مین مبتلا ہوا

سب برادری نے اوسکے ساتھہ کھانا پینا اوٹھنا بیٹھنا موقوف کیا بعد اسکے
اوس مہترانی کو حمل کے آثار معلوم ہوئے اور اوس مہترانی کی برادری کو یہ حال معلوم
ہوا تب سب اوسکی برادری نے اپنے دستور کے موافق اوسے مہترانی سے
روٹی لی اور صرف اسکا اوس جوہری کو دینا پڑا سارے شہر مین رسوا ہوا
اور ہر شخص اسکو ذلیل سمجھنے لگا۔

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ جو شخص کوئی حرکت خلاف وضع کرتا ہے مال و آبرو دونون کا نقصان اوٹھاتا
ہے دیکھو یہ جوہری اس فعل ناشایستہ کے پاداش مین برادری مین ذلیل
ہوا اور جورو بھی ہاتھہ سے کھوئی نقصان مال بھی اوٹھایا پس انسان کو واجب
ہے کہ جو کام کرے سمجھ بوجھ سے کرے اور ہر امر کے مآل پر نظر رکھے تو سب
مکروہات سے محفوظ رہے۔

حکایت چہارم

ایک شخص جوان صالح عبدالغنی نام کسی شہر مین نوکر تھا چونکہ بسبب تنہائی کے
اوسکو وحشت اور کھانے پینے کی تکلیف رہتی تھی اس واسطے ایک مہینے
کی رخصت لیکر اپنے گھر آیا اور اپنی جورو کو لیجا کر شریفون کے ہمسائے مین کرائے
کا مکان لیکر قیام اختیار کیا بعد چند روز کے اللہ تعالی نے اوسکو صاحب
اولاد کیا اوسکی بی بی بہت نیکبخت اور پارسا تھی سوائے اطاعت خدا اور
رسول اور خدمت شوہر کے اوسکو اور کام نہ تھا بذات خاص اپنے
گھر کا کام کھانا پکانا پانی بھرنا چھوٹے لڑکے کی خدمت کرنا ہر چیز کو حفاظت

سے رکھنا اوسکا دستور تھا پس اوسکے اطوار سے خدا راضی اور رسول
خوش شوہر خرم و شاد دل آباد تھا چونکہ فلک کجرفتار شعبدہ باز ایک چال پہ
کسیکو دیکھہ نہین سکتا اور شیطان بھی اس گھات مین رہتا ہی کہ جو شخص اپنے
نفس کو منہیات سے بچاتا ہی اوسکو کسی تدبیر سے لغزش دینا چاہتا ہی حسب
اتفاق ایک روز وہ نیکبخت پوتڑے لڑکے کے دھوکر کوٹھے پر پھیلا رہی تھی
کہ ناگاہ ایک جوان مالدار کی اوسپر نظر پڑگئی وہ دیکھتے ہی ہزار جان سے
اوسکے حسن و جمال پہ فریفتہ ہوگیا اور درپے اسکے ہوا کہ کسیطرح سے یہ
عورت ہاتھ آئے چونکہ اوسکے گھر مین باد صبا کا بھی گذر دشوار تھا کوئی صورت
اوسکے وصال کی نظر نہ آئی تب اوسنے ایک کٹنی مکارہ غدارہ کہ اس فن مین
یکتا اور شیطان کی ہمتا تھی ایسی شاطر کہ آگ پانی مین لگاتے اور پتھر کو پانی
کر دکھائے بہت تلاش سے بہم پہونچائی اور اوسکو بہت کچھہ دینے کا وعدہ
کیا اور حرف مطلب کا زبان پہ لایا کہ اگر تیری کوشش سے وہ عورت میرے
قابو مین آجائے تو مین تجکو بہت خوش کرونگا اوس مکارہ نے اپنے طور
پر بہت سی تدبیرین کین مگر کچھہ داؤ نہ لگا ایک روز کچھہ سوچکر اوسکے وطن کو گئی
اور اوسکے گھر والون سے ملاقات کرکے سب حال قرابت کا دریافت
کرکے مراجعت کی اور اوسکے شوہر کا وقت تاک کر دروازے پہ جا بیٹھی جب وہ آیا
تب اوسکو بہت پیار سے دعا دی کہ ای بیٹا اچھے ہو اور یہان کب آئے
تمھاری بڑی بہن اور چھوٹی بہن تو اچھی طرح سے ہین اور تمھاری والدہ
کیسی ہین مین نگوڑی پانچ برس سے مع اپنے لڑکے کے یہان آئی

ہوں اوس روز سے کسی کی کچھ خبر نہیں ہے عبد الغنی بولا کہ میں تمہکو نہیں
پہچانتا کہا اے بیٹا تم ایسے بھول گئے تمہاری پیاری جان بہن کی جب
شادی ہوئی تھی میں وہیں شریک تھی اون دنوں میں تمہارا سن کم تھا
اس سبب سے تمکو یاد نہیں رہا اب میں پانچ برس سے اس اپنے چھوٹے
شہر میں پڑی ہوں کہ جہاں کوئی اپنے شہر کا ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا
جس وقت سے تمکو دیکھا ہے ایسا جی خوش ہوا کہ گویا نئے سر سے زندگی
ہو گئی اب تمہارے ساتھ کون کون آیا ہے وہ بولا کہ میں بیس روپیے کا نوکر
ہوں ایسی تنخواہ قلیل میں کسکسکو اپنے ساتھ رکھوں فقط بی بی ہے اور
میں ہوں اور ایک لڑکا شیرخوار چھ مہینے کا اوس مکارہ نے کہا کہ اے بیٹا
اگر تمہاری اجازت ہو تو کبھی کبھی میں آکر تمھیں دیکھ جایا کروں اور جو کچھ
کام گھر کا باہر آنے جانے کا ہو اگر کہے وہ بھی کر دیا کروں پہلے تو دو تین دن
اس بات میں تامل کیا مگر اوس مکارہ نے اس صورت سے کہا کہ عبد الغنی
نے مجبور ہو کر آمد و رفت کی اجازت دی اوس مکارہ نے آنا جانا شروع
کیا اور سودا سلف بھی بازار سے لانا اختیار کیا جو دو پیسے کی چیز ہوتی
وہ ایک پیسے کو لا دیتی اور ایک پیسہ اپنے پاس سے لگاتی اور کبھی ضرورت
میں قرض کے نام سے لا دیتی چنانچہ چند روز میں اس کارگزاری سے نہایت
معتمد ہو گئی اور میاں بی بی اوسکی بہت خاطرداری کرنے لگے اور وہ مکارہ
اس چال چلن سے پیش آتی تھی کہ ہرگز اوسپر گمان کسیطرح سے بدی
اور فساد کا نہیں ہوتا تھا باطن میں وہ اسی فکر میں رہا کرتی تھی کہ اس نیک بخت

کو اپنے ڈھنگ پر لگانے اور عاشق تک پہونچاتے مگر چونکہ وہ عورت ازبس
نیک طینت تھی اور اس وضع کی اوسکی طبیعت نہ تھی کوئی داؤ نہ لگا تب اسنے
یہ نیا شعبدہ اوٹھایا یعنی ایک روز ایک پرانی جوتی مردانہ ٹوٹی ہوئی چھپا کر لائی
اور چپکے سے چارپائی کے تلے رکھکر چلی گئی جب اوسکا شوہر اپنے معمول
سے گھر مین آیا اور جوتی پر نظر پڑی بی بی سے پوچھا کہ یہ کسکی جوتی ہی چونکہ
اوس بیچاری کو ہرگز خبر نہ تھی اوسنے کہا مین نہین جانتی شوہر اوسکا بدظن ہوا
اور رات کو رنج و غصے سے کھانا نہ کھایا بلکہ مارنے پر مستعد ہوا وہ یہی
کہے گئی کہ خدا آگاہ ہی مین نہین جانتی کہ یہ جوتی کہان سے آئی غرض کہ تمام رات
اسی بیچ بیچ مین کٹی صبح کو عبدالغنی اپنی نوکری پر گیا وہ مکارہ آئی اور اوسکو
مغموم دیکھکر سبب ملال کا پوچھا اوسنے چھپایا اور کچھ نہ کہا تب اوس ناپاک نے
بڑی دلسوزی اور غمخواری سے باتین بنا کر کہا کہ تمکو کچھ صدمہ پہونچا ہی
کہ چہرے کا رنگ اڑا ہوا اور طبیعت پریشان ہی برائے خدا اپنا حال جلد
کہو اور میرا دل نہ کڑھاؤ مجھسے تمھارا رنج دیکھا نہین جاتا ہی میری لڑکی کی
جان پر بھی شوہر سے ایک صدمہ پہونچا تھا کہ اوسنے اوسی رنج مین جان
دی کہین تمھارے میان نے کسی اور سے آشنائی کا فتنہ تو نہین جگایا
کہ تم سے آزردہ ہین اور دوسرے کی محبت مین دل کو پھنسایا اور تمسے
دل کو اوٹھایا اوس نیکبخت نے سکوت کیا فقط اتنی بات پر اکتفا کی کہ نہین
معلوم کیا قسمت کی کھوٹ ہی کہ مجھسے بے سبب بے وجہ ناراض ہین اور رات بھر
نہین بولے [illegible] بیگم کہتی ایسی بات نہین ہوگی وہ تو بیچارے اودا سے

میرے شیفتہ تھے اور آنکھیں بچھاتے تھے اور میرے ملال کے تحمل
نہیں ہوتے تھے ظاہر میں کوئی امر خلاف مرضی اونکے مجھسے سرزد
نہیں ہوا کہ اونکی آزردگی کا سبب ہوا ہو اس معاملے میں سخت متحیر ہون
واللہ اعلم کیا ماجرا ہی وہ مکارہ بولی کہ بیٹا مردون کا کچھ اعتبار نہیں کہیں دل
پھنسا لیا ہوگا ورنہ ایسی دفعتہً طوطے کیطرح آنکھ پھیر لینا کیا معنے خیر تو اس
بات کا اندیشہ نکر اس شہر میں ایک عامل بڑے کامل ہیں ایسی باتون میں اونکے
دعا تعویذ بہت مؤثر ہیں اکثر عورتون کے کام اونسے نکلتے ہیں دو ایک
جگہ میں بھی تجربہ کر چکی ہون ابھی میں اونکی خدمت میں جاتی ہون اور تمہارا
حال بیان کرکے اونکے پاس سے تعویذ لاتی ہون وہ بزرگ دو تعویذ دیتے
ہیں ایک سر میں باندھا جاتا ہی دوسرا مرد کو گھول کے پلایا جاتا ہی اس
وقت تم پانچ پیسے کے بتاسے منگا دو اور جب تمہارا کام حسب دلخواہ
ہوجائے تو سوا روپیے کی شیرینی اور پانچ بڑے پان کے عامل صاحب
کی خدمت میں لیجانا اور اونکا ادائے شکر کرکے کھڑے کھڑے
چلی آنا وہ نیکبخت بولی کہ ای مادر مہربان میرا حاضر ہونا اونکی خدمت میں
کیونکر ممکن ہی اور میں اکیلا گھر چھوڑ کر کسطرح جا سکتی ہون اور اگر میان کو
معلوم ہو جائے تو خدا جانے وہ میرا کیا حال کریں اوسنے کہا بیٹی
یہ خیال نہ کر پاک رہو بیباک رہو کچھ تیرے دل میں برائی تو نہیں ہی کہ
مقام تردد کا ہو تو نذر پوری کرنے کے لیے جاؤگی خدا نخواستہ
تو کچھ بری جگہ نہیں جاتی کہ کچھ حادثہ پیش آئے میں ڈرتی ہون کہ ایسا نہو تم

میان بی بی مین فساد پڑ جائے اور گھر پر خرابی آئے عورت کا دل کتنا او
مکارہ کے کہنے مین آگئی اور راضی ہو گئی جھٹ پانچ پیسے صندوقچے
سے نکال کے حوالے کیے وہ ناپاک خوش خوش دوڑ کے طالب کے
پاس آئی اور اوسکو یہ خوشخبری سنائی اور کہا کہ دو تعویذ کچھ نقش کھینچکر لکھدے
کہ مین لیجاؤن اور ایک مکان تجویز کر کہ اوسکو مین وہان لاؤن تو دو تین روز
اوسکو رکھ کے اوسکا دل ہاتھ مین لا پھر جہان چاہے وہان لیجانا جو میرا
کام تھا وہ مین کر چکی آگے تو جان تیرا کام جانے الغرض دو تعویذ لاکر دیے
اوس نیکبخت نے بموجب اوسکی ہدایت کے عمل کیا دوسرے دن وہ
مکارہ وقت آنے عبد الغنی کے آئی اور گھر کے کام کاج کرنے مین مصروف ہوئی
جب عبد الغنی نے درباری کپڑے اوتارے تب اوس مکارہ نے یہ بات
بنائی کہ مجھ منڈچڑیا گوڑی کا ایسا حال ہے کہ بھولی کا پتلا بن گئی ہون تین روز ہوئے
کہ میرے بیٹے نے اپنی جوتی پرانی واسطے ٹکوانے کے دی تھی معلوم نہین
کہ مجھے کہان گر گئی وہ مجھسے سخت آزردہ ہے اور تین روز سے ننگے پاؤن پھرتا
ہے اور میرے پاس دام نہین کہ مین اوسکو نیا جوتا پہنادون یہ سنتے ہی بی بی نے
کہا کہ ایک جوتا تو برسون سے یہان پڑا ہے دیکھو تو وہی تو نہین ہے جب وہ جوتا او
لادیا وہ مکارہ بہت خوش ہوئی اور بولی کہ مین تیرے صدقے قربان تو نے تو
میری عزت رکھ لی یہی جوتی ہے جو مین ٹکوانے کے لیے لائی تھی اور جھٹ
اوسکو لیکر چلدی تب بی بی نے عبد الغنی سے کہا کہ دیکھو مین نہ کہتی تھی کہ
اسکا حال مجھے معلوم نہین مگر قسمت مین جو رنج لکھا تھا وہ پیش آیا عبد الغنی

نے بہت معذرت کی اور اپنی حرکت سے پشیمان ہو کر منت و سماجت کی اور
وہ رنج و کدورت بالکل رفع ہوا جب عید الفطر موافق معمول کے اپنی بیٹی پیکے گیا
وہ مکارہ آئی اور اوسکو خوش و خرم دیکھکر حال پوچھا اوسنے سب قصہ بیان کیا
وہ مکارہ سر کے بالون سے زمین جھاڑ کے پیشانی رگڑنے لگی اور کہنے لگی کہ اے
خداوند دو جہان مین تیری رحیمی کے قربان کہ تو نے میری بیٹی کا رنج دور کیا
مجکو اس تشویش سے نہایت بیقراری تھی اور خواب و خور حرام تھا اس مین
دن مین کس کم بخت نے ایک دانہ زبان پر رکھا ہو ہان مجکو بھر پانی کی قسم
تو نہ کھاؤن گی پھر بولی کہ اے بی بی اب توقف نکرو اور اوس عامل کی خدمت مین
حاضر ہو کر نذر پوری کرو اگر اب اسمین دیر کرو گی تو معلوم نہین کہ کیا آفت کا سامنا
ہوگا عورت تو ناقص العقل ہوتی ہی ہے اوسنے جلدی سے اوٹھکر صندوقچی سے ایک روپیہ
اور چار آنے پیسے واسطے شیرینی کے اور پانچ پیسے گلوریون کے لیے اور پانچ آنے
نذر کے واسطے نکال کے اوس مکارہ کو دیے وہ بدبخت فوراً ایک ٹوکری مین مٹھائی
اور ایک دونے مین گلوریان اور ڈولی بھی ساتھ لائی اور اوسکو سوار کر اوسکے
طالب کے پاس پہونچا یا اور کہار رخصت کر دیا اور کہا کہ بی بی تم یہان ٹھہرو مین
عامل صاحب کو لاتی ہون مکان صاف فرش چاندنی سے درست پلنگ کسا ہوا
عطر پان سو قرینے سے دھرا ہوا سب سامان امیرانہ سے موجود تھا وہ نیکبخت اوس گوشے مین
اوسکے منتظر بیٹھی مگر دل مین دھڑکا تھا کہ دیر ہوتی ہے اس تشویش سے جان سوکھی
جاتی تھی بعد ایک ساعت کے وہ مکارہ عمدہ لباس جیسا انعام مین ملا تھا پہنکر
اور ایک پیالہ شربت کا کہ اوسمین شراب ملی ہوئی تھی لائی اور پہلے عامل کی طرف سے کہا

کر دیا جیسا ... نے ... پیش ... بہت بھیجا ہی اسکو پیا اور وہ خود بھی
تشریف ... لاتے ہین جب وہ شربت پی چکی تو اوسکو بیہوشی کی
دوا سونگھا کر بیہوش کر دیا جب رات زیادہ گذری تب ایک دوا سونگھائی
کہ وہ ہوش مین آگئی تب اوس سے بولی کہ اے بی بی یہ گھر تمکو مبارک ہو
[illegible] تمہین گھر سے نکال کر ایسے مکان نفیس مین لا بٹھایا اب
کسی طرح کا تم رنج نکرو یہان تمہارے واسطے سب سامان عیش کا مہیا
ہے [illegible] عاشق تمہارا [illegible] شوہر سے زیادہ تمہاری اطاعت
کریگا [illegible] رضامندی [illegible] رکھو اول پھر
سے [illegible] تمہارے [illegible] اور
[illegible] جاتی تب تمہاری ملاقات اوسکو نصیب ہوتی وہ کمبخت اس
حال کو [illegible] حیران ہوئی نہ پایا [illegible] مانند اتنے مین چار عورتین کہ ایک
کے ہاتھ مین پنکھا دوسری کے ہاتھ مین گلدستہ تیسری کے سر پر ایک کشتی جسمین
لباس اور پوشاک [illegible] اور زیور مرصع اور چوتھی کے سر پر ایک خوان طرح طرح کے
میوون سے بھرا ہوا آنکر موجود ہوئین اور اوسکو باتون مین لگایا اور بولین کہ اے
بی بی تم بڑی خوش نصیب ہو کہ یہان آئین اب بہت راحت اور آسایش
سے بسر ہوگی اتنے مین طالب بھی بڑے کر و فر سے آنکر موجود ہوا اور
بڑے تپاک سے اپنا اشتیاق ظاہر کیا کہ مین ایک مدت سے تمہارے
عشق مین سرگردان تھا اور اس جستجو مین جو جو صدمے مینے اوٹھائے ہین
اونکو کتنا بیان کرون اب تم مجھکو اپنا تابعدار اور عاشق صادق جانو

اور اپنے شوہر کا خیال دل سے اوٹھا دو اور اس بات کو خوب سمجھو
کہ اب تمھارا ٹھکانا شوہر کے پاس کسی صورت سے ممکن نہیں ہے کہ ایک چڑ چڑی
جوتی کے پیٹنے سے اوسنے بدگمان ہو کر تمکو اسقدر تنگ کیا تھا اب تو تمکو
ایک دن اور اتنی رات گذر گئی اور اوسکو تمھاری بدچلنی کا یقین دل میں ہو گیا
خدا جانے تمسے کس طرح پیش آویگا بلکہ زندہ نچھوڑیگا اور یہاں رہو تو
تمھارا جان نثار ہون اسکو اپنا گھر اور مجھکو بندہ بے درم سمجھو اور رہو شاد
اور بیفکری خوشی سے رہو الغرض اوس عفیفہ نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ
اس بلاے ناگہانی سے بچنا نہایت محال ہے بجز فضل و کرم پروردگار کے کوئی
صورت نجات کی نظر نہیں آتی پس اپنے سر کو جھکا کر متوجہ الی اللہ ہوئی
اور اپنے دل میں کہا کہ مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ فَقَدْ نَجٰی جیسے کہ حفظ
حقیقی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بی بی کو ایک ظالم کے پنجے سے بچایا ہے
مجھکو بھی بچالیگا یہ کہکر سورہ معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کی اور
آیہ کریمہ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کو ورد زبان کیا یکایک
فیضان الٰہی سے اوسکو الہام ہوا کہ جسنے نمرود مردود کو پشہ سے ہلاک کیا اور شداد
بد نہاد کو باغ ارم کی سیر سے محروم رکھا تو بھی ثابت قدم رہ اور غم نکھا اور قدرت
الٰہی کا تماشا دیکھ جب اوس مکارہ نے اوس عفیفہ کو متحیر و ساکت و مضطر پایا تب
اپنی ساتھ والیون سے طرح طرح کی بولیان بولنے لگی اور کہنے لگی کہ ابھی یہ چڑیا
پنجڑے مین نئی پھنسی ہے تھوڑی ہی دیر مین چہچہانے لگے گی اور جب اپنے طالب صادق
اشتیاق کو دیکھیگی خود بخود بشاش ہو جائیگی اور وہ بھی اسکی بہت دلجوئی کرینگے

کہ اسکی طلب مین سیکڑون خاک چھانی ہی پھر اوس عفیفہ سے بولی کہ اے بی بی
تمہارے خویش (قرابتی) مجھی کو کہتے ہین کہ وہ افلاس اور تکلیف سے رہائی پاوے اب
تو کچھ دن عیش و عشرت سے بسر کریگی مگر ان دنون عید تھی شب برات بھی آگئی تب اوس
عفیفہ نے دل مین غور کی کہ اب سواے کسی حیلہ اور سخن سازی کے ان شیاطین کے
ہاتھ سے محفوظ رہنا متصور نہین ہی چنانچہ مشکل باز سے کیا بچے اور کیونکر ان شیر کے
پنجہ سے کیونکر چھوٹے کچھ بات بنایا چاہیے اللہ تائید کریگا یعنی کسی بہانہ سے
ان سے علیحدہ ہو کر کنوے مین ڈوب مرون یا کوٹھے سے اپنے تئین نیچے
گرا دون کہ ایسی بے آبروئی سے مرنا ہزار درجہ بہتر ہی مگر مشکل یہ ہی کہ قصدا
اپنے کو ہلاک کرنا منع ہی اور حرام موت ہی غرض کہ اسی فکر مین طرح طرح کے خیال
دل مین لاتی پر کوئی صورت بن نہ آتی آخر بمضمون وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ اوسکے دل نے یہ ٹہرائی کی یعنی اوس بیکارہ سے مخاطب ہو کر
کہا کہ اے مادر مہربان مین تیری بندہ احسان ہون کہ تیری عنایت سے جو مین نے
اوس قیدخانہ تکلیف و رنج سے نجات پائی اور ایسے گلستان بہار مین
تیری کوشش سے آئی اسکا شکر مین کس زبان سے ادا کرون اب ایک بات
میری سنیے وہ یہ ہی کہ تیری فہمایش سے اگر طالب صادق اتنا اور صبر کرے
کہ مین خاک آلودہ و غم فرسودہ مصیبت دیدہ رنج و محن کشیدہ کہ سب
کپڑے میرے میلے کچیلے ہین اور بدن سے ایسی بدبو آتی ہی کہ پاس
بیٹھنے والے کو نفرت ہو جاوے اگر آجکی شب معذور رکھین تو بڑی عنایت
ہی کہ مین غسل کرکے درگاہ الٰہی مین شکر اس نعمت عظمیٰ کا ادا کرون پھر

بہر صورت حاضر ہون وہ مکارہ اسکے جواب مین بولی کہ اے دوجہانی تم جانتی ہو
کہ عاشق دلباختہ کو کثرت شوق سے تاب انتظار کی کہان اور اوس شخص کا
حال تمھارے اشتیاق مین کیا بیان کرون افسوس کہ تم کو اوسپر رحم نہین آتا
تمھارے بدن کی بدبو اوسکے نزدیک عطر و مشک سے بہتر ہے پوشاک نفیس
اور عطریات سب موجود ہین وہ کون بات ہے کہ خلل انداز ہوا مہلت اچھی
تمکو قسم ہے کہ اس امر مین نیت ولعل نکرو سنتے ہو یہ مضمون سنئین سناکہ ع
آفتہاست در تاخیر وطالب رازیان دارد + پھر اوس عفیفہ نے کہا
کہ خیر مجھے اتنی مہلت دو کہ مین وضو کرکے نماز عشا پڑھ لون اور دوگانہ نماز
شکرانہ ادا کرون القصہ بہزار اصرار اوس عفیفہ کو مہلت ملی تب وہ نیکبخت ایک
گوشہ مکان مین وضو کرکے دروازہ حجرہ کا بند کرا اور اپنے لڑکے شیرخوار کو
اپنے پاس لٹاکر نماز عشا ادا کرکے پھر دو رکعت نفل پڑھکر درگاہ خدا مین
ملتجی ہوئی کہ یارب العالمین تونے حضرت سارہ کو پنجہ ظالم سے بچایا اور
حضرت رابعہ بصری کو شیاطین کے پھندے سے چھڑایا اوسی فضل وکرم
مین بھی اسوقت امیدوار ہون کبھی سجدے مین جاکر گریہ وزاری کرتی
کبھی ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگتی اور جو ساعت گذرتی اوسکو دم واپسین
جانتی خدا کی شان دیکھو کہ یہ عفیفہ اس حال مین مشغول تھی اور وہ مکارہ
ساز و سامان عیش وعشرت کے مہیا کرنے مین مصروف تھی کوئی خوشبو
اور ہار پھول سے لباس کو بساتی اور کوئی شمع اور قندیل اور قمقمے جلاتی
اللہ نے اوس عفیفہ کے حال پر رحم فرمایا اور اپنی قدرت کا تماشا دکھایا

یہ بی ناگہانی ایسی سامان پیش ہوئے تقدیر سے اوس بیکار کے دامن مین
شمع کے شعلے سے آگ لگی اور مانند تصویر آتشبازی کے جلنے لگی اوسکی ماتحت لونڈیان
بجھانے مین متوجہ اور شریک ہوئین اونکو بھی اپنے اپنے حصے کے موافق
شعلے کی لپک پونہچی وہ شعلہ کیا تھا ایک بجلی کی تڑپ تھی کہ جسکو ذرا چھو گیا
پوست و استخوان جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور وہ طالب بدمست شراب
پیے ہوئے جو مسند عیش پر منتظر آمد آمد محبوبہ بیٹھا تھا اس حال کو دیکھکر نشہ
اوسکا ہرن ہو گیا اور چاہا کہ اوس بلائے ناگہانی سے اپنے کو بچائے لیکن
غضب الہی سے کون بچا ہی وہ بھی آگ بجھانے مین شریک ہوا اونکے پاس آنا
کہ جھلس جانا جب وہ سب جل بھنکر تڑپنے لگے اوس عفیفہ کو مہلت ملی فورا اوس
لباس کو کہ پہننے کے لیے آیا تھا آگ مین جھونک کر اور اپنے لڑکے کو لیکر
بصاف مکان سے باہر نکلی اب اس اندیشے مین تھی کہ دیکھیے شوہر میرا مجھسے
کیسا پیش آتا ہی اور میری کیا گت بناتا ہی پس دل کو اس بات سے تسکین دی
کہ خدا اپنے فضل و کرم سے وہان بھی میری مدد کریگا اور اگر میرا شوہر مجھسے
بدگمان ہوکر مجھے مار ڈالے گا تو مین شہیدون مین داخل ہونگی کہ خدا کے نزدیک
میرا دامن حال اس جرم کے لوث سے بالکل پاک ہی یہ بات اپنے دل مین ٹھانکر
آیۃ الکرسی پڑھتی ہوئی اپنے گھر کو پونہچی دروازہ بند پایا ڈیوڑھی کے ایک گوشے مین
بیٹھکر اپنے خدا کو یاد کرنے لگی اب اوسکے شوہر کا حال سنیے کہ جب شوہر اوسکا شام کو
اپنی نوکری سے آیا تو اوسنے دروازے پر قفل لگا ہوا پایا یہ دیکھکر بہت گھبرایا
کہ یہ کیا معاملہ ہی عورت کہان گئی اور قفل کیون لگا ہی ہمسایون سے پوچھا

وہ بولے کہ وہی بڑہیا ڈولی پر سوار کرے لیگئی ہی بمجرد استماع اس امر کے
ہوش پرواز کر گیے اور حیران ہوا ہو گیے چارو ناچار اپنے کو سنبھال کیر اوسنے
قفل کو توڑا دیکھا کہ سب اسباب بجنسہ موجود ہی متحیر ہوا کہ یہ کیا بات ہی
کچھہ عقل کام نہین کرتی یہ عورت تو ایسی نہ تھی خدا جانے کیا آفت آئی اور کس بلا مین
گرفتار ہوئی غرضکہ باقی دن اور رات بھر اسی سوچ مین رہا اور درگاہ خداے کریم مین
بجا لاتا تھا کہ ای پروردگار عالم اگر میری بی بی بیگنہ ہی تو اوسکو اپنی حفاظت مین رکھہ
اور اگر بد چلنی اختیار کی ہی تو اوسکو زمین کا پیوند کر جب صبح ہوئی اور دروازہ کھولا
تو کیا دیکھتا ہی کہ بی بی مع لڑکے کے ڈیوڑھی مین بیٹھی ہی اوس عفیفہ نے اوٹھکر
دست بستہ عرض کی کہ جناب اول میرا حال سُن لو بعد اوسکے تمھین اختیار ہی جو چاہو
میرے حق مین کرو اگر قابل معاف کرنے کے ہون تو شکر خدا بجا لا کر اپنی خدمت مین
بدستور رکھو اور اگر قابل گردن زدنی ہون تو مینے اپنا خون تمھین معاف کیا
کہ تمھارا حق مجھپر بہت بڑا ہی اور مجھسے کوئی حق تمھارا ادا نہین ہو سکا
یہ بات سُنکر اوسکا غصہ کچھہ کم ہوا اور متوجہ ہو کر بولا کہ اچھا بیان کر
اوس نیکبخت نے اپنی سرگذشت اول سے آخر تک سب مفصل کہہ سنائی
اور اپنے سخن کی تصدیق کے لیے یہ بات بتائی کہ اردلی محلے مین آج رات کو
جو آتش زدگی ہوئی ہی اوسمین پانچ عورتین اور ایک مرد قدرت خدا سے
اپنی بدکرداری کی سزا کو پوہنچے ہین جا کر دیکھہ لو چنانچہ شوہر اوسکا اپنی
تسکین خاطر کے واسطے محلہ مذکور مین گیا کیا دیکھتا ہی کہ ایک شور و غل
مچ رہا ہی اور سب آدمی یہ کہہ رہے ہین کہ یہ لوگ کل تو اپنے سامان عیش مین

مصروف تھے معلوم نہیں کہ رات کو کیسی بجلی گری کہ سب سامان عیش مبدل بغم و رنج ہو گیا اور ایک جماعت کثیر وہان جمع پائی یہ بھی آگے بڑھا کیا دیکھتا ہی کہ کسی کا آدھا دھڑ جل گیا ہی کسی کا سونہ کالا ہو گیا ہی کسیکا ہاتھ کسیکی ٹانگ جھلس گئی ہی اور اوس مکّارہ کا سونہ آگ کی جھپٹ سے ایسا جلا ہی کہ بالکل پہچانا نہیں جاتا اور مرد طالب کے تمام بدن مین آبلے مانند خوشۂ انگور کے پھل گئے تھے الغرض وہ سب مرغ بسمل کیطرح تڑپ رہے تھے آخر کو ایک ہفتے مین پانچون آدمی ایک کے بعد ایک عذاب شدید اوٹھاکر راہی ملک عدم ہوے عبدالغنی یہ حال دیکھکر شکر خدا بجالایا اور اپنی بی بی کے عفیفہ ہونے پر یقین کامل کیا اور اپنے گھر پھر آکر اپنی بی بی کو صد آفرین کہی اور اوس شہر فتنہ انگیز کو چھوڑکر مع اپنی بی بی اور لڑکے کے وطن مالوف کو روانہ ہوا ✦

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہی

کہ آدمی کو چاہیے کہ کسی اجنبی عورت کو اگرچہ ظاہر مین بہت نیک اور مسکین معلوم ہوتی ہو جب تک اوسکی حقیقت واقعی سے آگاہ نہو اپنے گھر مین نہ آنے دے کہ اکثر عورتین مکّارہ کٹنیان بنکر اپنے تئین صالحہ مشہور کرتی ہین اور پھر اونکی ذات سے ایک فتنہ و فساد عظیم برپا ہوتا ہی اور یہ بات خصوصًا ایسے شخص کو کہ جسکے گھر مین سواے اوسکی بی بی کے اور عورتین نوع بنوع لا نعم ہی اور عالم مسافرت مین ان امور کا لحاظ اور ایسی باتون کی احتیاط ضرور ہی

اور ... [illegible] ...
... اوس وقت خلوص قلب سے اپنے ... [illegible] ...
... کیا اوسکو بیشک اور ... [illegible] ...
... رکھتا ہی چنانچہ حال اس ... کا شاہد صادق ... [illegible]

حکایت پنجم

حکایت یون منقول ہی نہایت معتبرون سے کہ ایک امیر تھا صاحب مال و منال
ہر طرح سے فارغ البال مروت و فتوت مین یکتا شہرہ اوسکی سخاوت کا جا بجا
سخی اور جواد نہایت نیک نہاد کوئی سائل اوسکے پاس سے محروم نجاتا جو شخص
جس چیز کا سوال کرتا وہی پاتا خوش خوش اپنے گھر جاتا اوس جوانمرد کے
دو لڑکیان تھین ایک کا نام جہان آرا اور دوسری کا نام حسن آرا دونون
خوش صورت حسین نازک طبع نازنین اوس بزرگ نے دونون کو پڑھنے کو
بٹھایا ایک عورت صالحہ کو واسطے تعلیم کے مقرر کیا جہان آرا پڑھنے
لکھنے سے جی چراتی اور حسن آرا محنت کرتی اور دل لگاتی اوستانی بڑی کی
بیہودگی اور کھیل کود سے بہت ناراض رہتی چھوٹی سے خوش ہوکر ستایش
کرتی آخر کو جہان آرا بہزار تاکید کچھ حرف شناس ہوئی مگر حسن آرا لکھ پڑھ کر
روشن قیاس ہوئی چھوٹی نے اپنے شوق سے سینا پرونا گلکاری کاڑھنا
سیکھا چند روز مین ان سب باتون مین طاق ہوگئی صاحب سلیقہ
اور انتظام امور خانہ داری مین شہرۂ آفاق ہوئی جب یہ دونون حد بلوغ کو

پونہچین تب اوس امیر کو فکر ہوئی کہ انکا کسی شریف دولتمند سے نکاح
کردیا چاہیے اوس نواح مین ایک تاجر تھا بہت مالدار تجربہ کار صاحب جاہ و دولت
باعزت و توقیر ہر شخص کے ساتھ مروت و اخلاص سے پیش آتا ننگے بھوکون کو
کھلاتا پہناتا ہر طرح کی خیرات جاری تھی مزاج مین کمال دینداری تھی
دو فرزند تھے ایک کا نام منصور دوسرے کا نام مسرور یہ دونون صاحب حسن
وجمال ریاض حشمت کے تازہ نہال خدا کی قدرت ان دونونکی طبیعت بھی
حسب اتفاق مثل اونھین دونون لڑکیون کے واقع ہوئی منصور نہایت
بدشوق ہرگز تحصیل علم پر التفات نکرتا اور مسرور لکھنے پڑھنے مین ایسا
مصروف کہ کسی سے بات نکرتا غرض کہ منصور فضل و ہنر سے عاری رہا
کچھ لیاقت حاصل نہوئی اور مسرور علم و ادب سے بہرہ یاب ہوا کہ اوسکی
طبیعت کھیل کود پر مائل نہوئی القصہ بعد تحقیق کے نکاح اون دونون بہنون کا
ان دونون بھائیون کے ساتھ قرار پایا اور یہ معاملہ طرفین کو پسند آیا
پھر ایک ساعت سعید تجویز کرکے دونون کا عقد کردیا لڑکیون کے
والد نے بہت کچھ جہیز مین عنایت کیا بعد چند سال کے اوس تاجر نے
جہان فانی کو چھوڑ کر راہ عالم باقی کی لی اور حکم قضا و قدر سے
سب اپنی دولت اپنے بیٹون کو دی چونکہ ان دونون کا مزاج باہم مختلف
تھا آپس مین موافقت نہ آئی دونون کو مفارقت بھائی سب مال و اسباب
باپ کا نصفا نصف تقسیم کر لیا کسی طرح کا جھگڑا بکھیڑا نکیا کسی مستحق کو
ایک پیسا نہ دیا منصور کے مزاج مین لہو و لعب فضول خرچی عیش طلبی تھی

جب یہ دولت کثیر ہاتھ آئی اور بے دست رنج پائی سامان عیش و عشرت کا
مہیا کیا ایک مکان عالیشان بنایا ہوا یا حد سے زیادہ شیشہ آلات اوس مین
لگایا فرش پر تکلف بچھوایا ناچنے گانے والون کو بلایا مفت خورے اکر
جمع ہوے رات بھر صحبت ناچ رنگ شراب کباب کی رہنے لگی روپیہ
مصارف بیہودہ اور فضول مین لٹانا شروع کیا حرام خورون کو کھلانا پلانا
شروع کیا اگر کوئی دوست اسکے باپ کا اسکو سمجھاتا یہ ہرگز اوسکے سے کہنے کو
خیال مین نلاتا ادھر اسکی بی بی جہان آرا کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ آٹھ پہر
بدچلن عورتین جمع ہین ڈھولک بجا کرتی خورد و نوش کی صحبت رہا کرتی
چند روز مین وہ دوست ہوا ہو گئے نہ مال رہا نہ اسباب سب کارخانہ
خراب ہو گیا کھانے والے رفوچکر ہو گئے میان بی بی اس حال کو
دیکھکر ششدر ہوے نہ میان کو کچھ ہنر یاد تھا کہ جسکے وسیلے
سے اوقات بسر کرتے نہ بی بی کو کچھ سلیقہ تھا کہ ایام راحت
سے گذرتے جس زمانے مین کہ حسن پیرا سینے پرونے مین محنت کرتی
تو جہان آرا کہتی کہ اے بہن تم ان کامون کے سیکھنے مین کیون اپنی جان
کھپاتی ہو اور اسقدر رنج و مصیبت اوٹھاتی ہو اللہ نے سب کچھ دیا ہی
ہر طرح سے مرفہ الحال کیا ہی ہمکو تمکو کسی کام کے سیکھنے کی کیا حاجت ہی
اللہ کی عنایت سے سب طرح کی راحت موجود ہی تب وہ جواب
دیتی کہ سنو بہن دنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہین زمانہ ہمیشہ یکسان
نہین رہتا آدمی کے ہاتھ مین اگر کچھ ہنر ہوتا ہی تو مصیبت کے وقت مین

کام آتا ہی آب حال مسرورکا سُنیے کہ جب اسنے باپ کا مال تقسیم کر کے
پایا تو اوس حسنے اپنی خوش تدبیری سے کارخانہ تجارت کا پھیلایا
صرف بیجا کو بیجا سمجھا سچ یہ ہی کہ اچھا سمجھا چند روز مین اوسکی کارگزاری سے
تجارت کے کاروبار نے رونق اور ترقی پائی سب طرف سے
آواز تحسین وآفرین کی آئی کمال نیک طینتی سے ارباب استحقاق
کے حال پر نظر رکھتا محتاجون غریبون کی خبر رکھتا جب اسنے
منصور کا حال ایسا خستہ وتباہ پایا بمقتضائے محبت برادری کے
اوسپر اسکو رحم آیا دونون میان بی بی کی کفالت ضروریات کی
اپنے ذمے لی اونکو دلداری اور شفقت سے تسلی دی کمال عزت
وتوقیر سے اپنے پاس رکھا کبھی نظر حقارت سے نہ دیکھا اوسکی دلجوئی
مین مصروف رہنا بسر وچشم قبول کیا اسیطرحسے چھوٹی بہن بھی اپنی بڑی بہن کی
خاطرداری مین کسی طرح کا کچھہ مضائقہ اور دریغ نکرتی ان دونون کی اوقات
اونکی شفقت سے بہت اچھی طرح سے گذرتی منصور کے مزاج مین
چونکہ ازبس غرور واستکبار تھا اوسکا ثمرہ اوسنے یہ پایا اور مسرور
کی طبیعت مین عجز وانکسار تھا نتیجہ اوسنے یہ اوٹھایا اور ایک رئیس
تھے کہ اونکے یہان زمینداری اور تجارت دونون کام جاری تھے
اور بی بی اونکی محض غوراے اور عیش دوست تھی روبرو شوہر کے
کچھہ غورائی اوسکی ظاہر نہوتی اطفال کو باپ نے شغل درس
وتدابیر مین لگایا ہنوز ہوشیار نہونے پائے تھے کہ والد نے انتقال کیا

بی بی کو بجائے غم و الم شوہر کے دن عید رات شب برات ہوئی اور
صحبت بد یعنی ڈومنیان بلانا اور ناچ رنگ مین صرف زر کرنا شروع کیا
اور محرم و نامحرم سے کچھ احتیاط نرکھی تھوڑے دنون مین کاروبار تجارت کا
برہم ہو گیا کارندے سب خورد برد کر گئے مال و اسباب سب صرف ہو گیا
اب زمینداری پر نوبت آئی ایک گانون فروخت کرکے گوڑیا گوڈے کا نکاح
بڑی دھوم سے کیا اور لڑکیون کی شادی کی کچھ خبر نہین لڑکے تعلیم سے
محروم رہے زر دیہ نے بھی کفایت نکی قرض بقال وغیرہ او سپر بالا ہوا ساری
آبرو برباد گئی پھر نوبت فاقہ کشی کی آئی جو رفقا چکھنے کے شریک تھے
سب جدا ہو گئے عزت رخصت ہوئی ذلت کو دام دیکر خریدا حاصل کلام
یہ ہی کہ جب آدمی قاعدۂ شریعت سے قدم باہر رکھے گا اوسکا
کہین ٹھکانا نہین آسپر اتنی بڑی مثال سلطنت لکھنؤ کی شاہد حال
ہی جب قواعد سلطنت جو اکابر دین نے مقرر فرمائے
ہین نگاہداشت سپاہ عزت اہل قلم صحبت رؤسا ے
عالی فہم دن کو رعایا پروری اور سخاوت برمحل شب کو درگاہ خدا
مین التجا اور گریہ وزاری یہ امور باعث بقای سلطنت مین
اوسکے مقام پر سپاہ کی تنخواہ کا خیال نرہا سپاہ نے
رعیت کو تکلیف دی صحبت اہل علم کی جگہہ پر ارباب نشاط
جمع ہوے سخاوت بجا نہوئی بلکہ اہل ہوا و ہوس کو داد و دہش
کرکے اورابتری کو قوت دی شب بیداری اور گریہ وزاری

کے مقام میں چنگ و سرود جلسہ و رہس ہونا شروع ہوا آخر الامر
ساری حکومت اور ریاست جاتی رہی اے عزیز جب سلطنتیں
غفلت اور بد انتظامی سے برہم ہو جاتی ہیں پھر بیچارے
غریب و مسکین کا گھر برباد ہو جانا کون بڑی بات ہے سب سے
بڑی ابتری صحبت نا اہلان سے آمیز ہے

حاصل اس حکایت کا یہ ہے

کہ آدمی دولت ظاہری پر بھروسا نکرے اور کچھ ہنر ہاتھ میں لائے
کہ وقت مصیبت کے ذلت نہ اوٹھائے اگر منصور کو کچھ ہنر حاصل
ہوتا تو اپنے بھائی کے منت اور احسان کا بار کیوں اوٹھاتا
اور اپنے کو اوسکا دست نگر بناتا یہ سب خرابی اوسپر اور اوسکی
بی بی پر بسبب آرام طلبی اور بے لیاقتی کے واقع ہوئی پس جو شخص
کہ محنتی اور جفاکش نہوگا وہ ایسی ہی ذلت اور تکلیف میں مبتلا ہوگا فقط

تمّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت واہب العطایا و نعت جناب خیر البرایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بندۂ عاجز محمد عبد الرحمن ابن الحاج محمد روشن خان سپروا خدمت مین ارباب دانش
وبینش کے عرض رسا اور مژدۂ عمدہ مضمون مفید و دلچسپ سے سامعہ پیرا
ہی کہ بافضال ایزد متعال سرکار دولتمدار بھوپال مجمع اہل فضل و کمال ہی چنانچہ
ایک نمونہ وہانکی بلاغت و فصاحت کا پرچہ عمدۃ الاخبار ہی کہ جسکے مہتمم حکیم
اصغر حسین صاحب منتظم مدرسۂ عالیہ ہین تہذیب زبان مین عجیب گفتگو
کی ہی اور تقریر دلپذیر بتدریج قطعات اخبار مین درج فرمائی ہی کہ تعریف و توصیف
مین اوسکے زبان ناطقہ لال اور ناطقہ زبان بے مجال ہی اور جو سعادتمند کہ اوسکا
پابند عمل ہو تہذیب اخلاق مین کیون نہ اکمل ہو زبان بے زبان پا جاسے بلکہ
زبان فیض ترجمان اوسکے ہاتھ آجاے اور وہ تحریر نصایح ذخیرہ کہ قطعات
متفرق مین لکھی گئی بسبب تفرقہ عبارت ذہن نشین نہ فرمایا خاطر ناظرین منظور نہوتی تھی
لہذا اس ہیچمدان غفر لہ الرحمن نے اوس سبکو یکجا فراہم کیا موثر برحق اثر قبولیت
بخشے اور مصنف و مولف کو اجر جمیل مرحمت فرماوے اور لوگون کو توفیق رفیق دے واللہ الموفق

بیان تہذیب زبان

اگرچہ ظاہر بینوں کو معلوم ہوتا ہی کہ زبان ایک گوشت کا ٹکڑا ہی لیکن درحقیقت
جو چیزین کہ موجودات مین ہین سب تصرف مین زبان کے ہین یا معدومات سے
زبان بحث و حکایت کرتی ہی زبان گویا عقل کی وزیر اور نائب ہی جو باتین کہ عقل
اور وہم و خیال مین ہوتی ہین سبکو زبان بتاتی ہی کوئی جزو بدن مثل زبان کے
ہر شی پر محیط نہین ہی مثلاً آنکھہ رنگ روپ ظاہری کو فقط دیکھہ سکتی ہی ناک
صرف بو باس کو پہچانتی ہی کان صرف آواز کو سن سکتا ہی اسیطرح ہر عضو ایک
گوشہ مملکت وجود کا حاکم ہی اور زبان کی تحت مین تمام ولایت وجود کی ہی سب
مضامین دل کے بیان کرتی ہی اور جملہ مضامین کو زبان دل مین پہونچاتی ہی زبان ہی
آدمی کو آبرو بخشتی ہی زبان ہی بے آبرو کرتی ہی جس شخص کے سامنے زبان سے حال
اپنا کہوگے وہ تمھارا دستگیر ہوجاویگا زبان سے جسکی تعریف کروگے وہ تمھارا
خیر خواہ اور دوست بن جاویگا زبان سے جسکو برا کہوگے وہ تمھارا دشمن ہوجاویگا
زبان ہر مذہب کی بنیاد اور ترقی ہی اسیواسطے بعضون نے فقط اقرار زبانی کو ایمان
قرار دیا ہی زبان سے کسی مصیبت کو بیان کرو دوسرونکا دل بھر آئیگا زبان سے قصہ
جوانمردی کا سناؤ نامرد مرد ہوجائیگا اسیواسطے لڑائیون مین کڑکے اور رجز کا دستور ہی
کلمات طرب سے دل کو خوشی اور کلمات رنج سے دل کو رنج پیدا ہوتا ہی پس صفائی
اور تیرگی دل کی بھی زبان سے متعلق ہی جو شخص ہمیشہ راست گوئی کی عادت کریگا
اوسکا دل روشن اور پاک رہیگا اور جو جھوٹ کی عادت کریگا اوسکا دل میلا اور تاریک
ہوجاویگا اسی سبب سے جھوٹ بولنے والونکا خواب اکثر جھوٹا ہوتا ہی الغرض انھلیہ باتکا

ناراستی زبان سے ہی اور بصیرت دل کی راستی زبان سے ہی پس ضرور چاہیے کہ آدمی زیادتی کرے کہ زبان کی آفتین اور بیمار یان کتنی ہین اور اونسے بچنے کو تہذیب زبان کہتے ہین پس آفات اور امراض زبانی سے ایک غیبت ہی اور غیبت اوسکو کہتے ہین کہ پیٹھ پیچھے کسی کی ایسی بات کہنا کہ اگر اوسکے مواجہہ مین کہین تو وہ ناراض ہوجاوے یا اوسے برا معلوم ہو گو کہ وہ بات سچی کیون نہو کسواسطے کہ اگر جھوٹ بات ایسی کسیکی نسبت کہی جاوے تو وہ بہتان کہلاتا ہی خواہ اوسمین بیان اوسکے زیور یا بیات یا نسب یا کپڑے یا جانور یا گھر یا کسی شی کا ہو مثلاً تحقیر کی راہ سے یہ بات کہنا کہ فلان بدخلق ہی یا النباقد ہی یا گنجہ ہی یا جولاہہ ہی یا بھڑوا ہی یا بے نماز ہی یا ناپاک رہتا ہی یا حرام خوار ہی یا بسیار خوار ہی یا اور کوئی عیب کی بات اوسکی ظاہر کرنا عقل کے نزدیک اور ہر مذہب مین نہایت برا ہی بلکہ مسلمانون کے مذہب مین تو یہانتک ہی کہ حضرت عایشہ پیغمبر علیہ السلام کی بی بی نے ایک عورت کی نسبت حقارتاً کہا تھا کہ پستہ قد ہی پیغمبر نے فرمایا کہ تم نے اوسکی غیبت کی البتہ جو شخص نامہذب ہو اور اپنے مذہب کے موافق نہ چلتا ہو اور معصیت کرتا ہو اوسکی معصیت کا ظاہر کرنا اس نظر سے کہ وہ عبرت کھاکر باز آوے مضایقہ نہین ہی مگر یہ بات بھی خوش تقریری اور اس ڈھب سے کہنا چاہیے کہ اوسکو ناگوار نہو اور اگر سمجھین کہ اوسکو اس بات سے کچھ عبرت نہو گی تو یہ بھی نہ کہنا چاہیے اسیواسطے حق تعالی نے بھی فرمایا ہی کہ غیبت کرنیوالا اپنے مرے بھائی کا گوشت کھاتا ہی اور پیغمبر نے فرمایا ہی کہ غیبت زنا سے بھی بدتر ہی سلمان بن حارث نے پیغمبر سے کہا کہ مجکو نصیحت کرو آپنے فرمایا کہ کار خیر کو کم نجانو اگرچہ ایک چلو پانی اپنے ڈول سے کسیکے کوزہ مین ڈالدو اور اپنے بھائیون سے

ترش ... غیبت مت کرو حضرت سعدیؒ نے فرمایا ہی کہ غیبت کرنیوالا دوزخ مین
ہوگا گرچہ ... رسوا شود کسیکہ سخن چین بود و غبی ◆ ہر جا کہ حاسد الیست بآتش نسبتیست
حضرت عیسیٰؑ ایکروز اپنے حواریون کے ساتھ جاتے تھے راہ مین ایک کتا مرا ہوا پڑا تھا
حواریون نے کہا کہ یہ گندہ ہی آپنے فرمایا کہ اسکے سپید دانت اچھے ہین اور کہا جو چیز ہو
اوسکی خوبی کا اظہار کر دیتی کو مت کہو ایک دن ایک سور آپکے سامنے سے نکلا آپنے فرمایا
کہ بسلامت چلا جا حواریون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ خوک کو ایسا فرماتے ہین
جواب دیا کہ مین اپنی زبان کو بدی سے آلودہ نہین کرتا ہون ◆ ای درطلب کہ کمال ہمہ گرہم دوستانا
درصورت کس بین معنی دریاب ◆ اور اگر عقل کی نظر سے دیکھین تو بھی غیبت بڑے فساد
کی بات ہی ہر فرد بشر مین کسی نہ کسی طرح کا عیب یا نقص ہوتا ہی اگر آپنے کسیکی غیبت
کی تو ضرور ہی کہ وہ بھی آپکی غیبت کریگا اور بیفائدہ رنج ہوگا ◆ نکالی خدا جانے
کہان تک پہونچے یا آنکہ آپنے کسیکی غیبت کی اور اوس شخص نے اوسکو سنا تو بھی رنج
پیدا ہوگا اور وہ دشمن آپکا ہو جائیگا دوست بنانا مشکل ہی دشمن کر لینا نہایت سہل ہی
اور جس شخص کے دشمن زیادہ ہونگے اوسکا سب عیش اور لطف زندگی تلخ ہی ◆ دوستی با ناتوانان
مایۂ روشندلیست ◆ موم چون بارشتہ سازد شمع محفل میشود ◆ اور سامع کو چاہیئے
غیبت کرنیوالے کو مفسد جانے اور حتی الوسع اس گناہ سے بچے اور اوسکو سمجھاوے
اور آیندہ کے واسطے اوسکی یہ عادت چھڑاوے اور اسکا بھی خیال رکھے کہ ہر کہ
عیب دگران پیش تو آورد و شمرد ◆ بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ◆ ہر انسان کو فرض ہی
کہ غیبت سے اپنی زبان کو ناپاک نہ کرے کہ یہ ناپاکی دل تک سرایت کرتی ہی دسوین آفت
بسیاری زبان کی جھوٹ بولنا ہی اور اس سے بدتر جھوٹی قسم کھانا یہ دونون باتین حرام ہین چنانچہ

فرمایا ہی کہ جھوٹ بولنے والے ایمان نہین رکھتے ہین اور خدا نے دروغ کو بت پرستی
وشرک کے برابر کیا ہی چنانچہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ
حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ قرآن مین موجود ہی اسواسطے جھوٹی بات دل مین ایماندار کے
اثر نہین کرتی ہی جھوٹ بولنے سے انسان اپنے ہم جنسونکے نظر مین خفیف ہلکا ہو جاتا ہی کسی
کرگروزبان دروغ چراغ دلش را نباشد فروغ + البتہ اگر کوئی ضرر عظیم راستی سے لاحق ہوتا
تو مصلحتاً اندک جھوٹ بولنیکا مضایقہ نہین ہی جیسے جان رکھنے کے واسطے حرام
کھا لینا بھی مجبوری مین درست ہی لیکن وہ دروغ ایسی تقریر مین ہو کہ راستی بھی اوس سے
نکل سکے تو بہتر ہی ورنہ اگر دفع ضرر نہوتا ہو بلکہ کسیطرح کا فائدہ ہوتا ہو تو بھی جھوٹ
بولنا نہ چاہیے مثلاً ایک بادشاہ ظالم کسی شخص کے خونکا پیاسا ہی اور وہ شخص کہین
چھپ رہا ہی جسکا پتہ ہم جانتے ہین اور ہمسے اوس بادشاہ نے پوچھا اور ہمنے جھوٹ
کہدیا کہ ہم نہین جانتے ہین تو کچھ قباحت نہین ہی بہرحال ہر ایماندار کو جھوٹ سے
بہت بچنا چاہیے تیسری بیماری زبان کی یہ ہی کہ فحش بات منہ سے نکالے حدیث
مین آیا ہی کہ فحش کہنا حرام ہی دوزخ مین فحش گو یونکی زبان سے ایسی نجاست ٹپکیگی کہ تمام
دوزخی اوسکی بو سے بہت فریاد کرینگے کسی کو برا کہنا گالی دینا بنیاد فساد کی ہی
دہن خویش بدشنام میالا صایب + کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد بلکہ کوئی بری بات
یا فحش کلام زبان سے نہ نکالین یہانتک کہ اگر کوئی بیماری اس قسم کی ہو مثلاً
بواسیر وغیرہ تو اوسکو بھی علم اخلاق مین لکھا ہی کہ باشارہ وکنایہ بیان کرین
چہ جائیکہ دوسرے کو فحش کہنا غیبت یا حضور مین چنانچہ اکثر آدمیونکی عادت ہوتی ہی
کہ لوگونکو خبیث بے ایمان کہتے ہین حالانکہ یہ بات بہت بری ہی جتنی دیر انسان کسیکو

برا کہنے اوتنی دیر بہتر ہی کہ کسی دوسرے کی تعریف کرے تاکہ داخل ثواب ہو اور
سننے والا اوسکا سنت پذیر ہو جا جس شخص کو بدی سے یاد کیا ہی کاش وہ اوس صفت کے ساتھ
متصف نہو سے تو کہنے والے کو ضرر عظیم پہونچیگا اور ان سب باتون سے بدتر لعنت کرنا ہی
چنانچہ اکثر اشخاص کی عادت ہوتی ہی کہ لوگونکو لعنت کرتے ہین حالانکہ یہ سخت گناہ ہی
اگر وہ شخص جسپر لعنت کی گئی مستحق لعنت نہین ہی تو وہ لعنت لعنت کرنیوالے پر
عود کرتی ہی حضرت ابو بکر نے ایک مرتبہ کسی پر لعنت کی تھی پیغمبر بہت ناراض ہوئے تب
انھون نے توبہ کی اور ایک غلام آزاد کیا الغرض کسی کو برا کہنا اچھا نہین ہی اور کہنے سے
سوائے فساد کے کچھ حاصل نہین ہوتا جس شخص کو برا کہوگے وہ ضرور تمھارا دشمن
ہو جاویگا چوتھی بیماری زبان کی ہنسی ٹھٹھا ہی مثل مشہور ہی کہ روگ کا گھر کھانسی فساد
کا گھر ہانسی جب کسی سے ہنسی ٹھٹھا کروگے ممکن نہین کہ اوسکے دل مین تمھاری
طرف سے کینہ نہ پیدا ہو جاوے البتہ مزاح جس سے سرور خاطر ہو اور باتون مین لطف
پیدا ہو اور بجز دل شکنی نہو مضائقہ نہین رکھتا ہی اور جھوٹا وعدہ کرنا اور جھوٹا
دعوی پیش کرنا اور جھوٹی قسم کھانا یہ سب باتین داخل جھوٹ کے ہین ان باتون سے
بچنا اور احتیاط کرنا بہتر ہی پانچوین بیماری زبان کی یہ ہی کہ فضول گوئی اور مبالغہ
کرے یا ہر شخص کی بات کو کاٹے اس سے بھی بڑے بڑے فساد پیدا ہوتے ہین اب
ہم علاج ان بیماریونکا لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ انسان جو کسی کی غیبت کرتا ہی یا اوسکو
برا کہتا ہی تو اوسکے چند سبب ہوتے ہین ایک سبب یہ ہی کہ اوس شخص سے ناراض
ہوتا ہی تو خواہ مخواہ اوسکی ہجو کرتا ہی اسکا علاج یہ ہی کہ اپنے دل مین غور کرے
کہ یہ سب بری باتین ہر مذہب و ملت مین گناہ ہین ضرور اسکا مواخذہ درگاہ خدا مین ہوگا

بس ہم اپنی نارضامندی یا غصہ کے عوض میں اپنے تئین سوا اختیار خلاق مین کچھ فساد ہو
اسکی سزا اپنے سر پر کے اور کیا حاصل ہے بلکہ غصہ کرنیوالے جسپر ناراضی ہو اپنی طبیعت سے
نکالنا چاہیے کیونکہ غصہ بُری چیز ہے اور عقل کو زائل کرتا ہے پس حماقت کی بات ہے
سوا غصہ خالق کا وبال اپنے واسطے خرید کرنا اور اپنے تئین ہلاکی عقبیٰ میں ڈالنا اپنی
جان کے ساتھ دشمنی کرنا ہے اور اسباب کو سمجھنا چاہیے کہ سبب اصلی اس بیماری کا
غصہ ہے اور غصہ کا یہ حال ہے کہ دل مین ایک آگ پیدا ہوتی ہے اس سے دل کا خون
جوش کرتا ہے اور اس جوش کے بخارات دماغ اور شرایین مین بھر جاتے ہین
اور بخار تیرہ و تار ہوتے ہین پس عقل محجوب ہو جاتی ہے یعنی عقل پہ پردہ پڑ جاتا ہے مگر
اسکے بھی مراتب ہین کسی کو یہ کیفیت کم ہوتی ہے کسی کو زیادہ جیسے گندھک کہ تھوڑی
حرارت سے پگھل جاتی ہے زیادہ حرارت سے مشتعل ہو جاتی ہے یا بارود کہ جسکی ترکیب
ہندوستان مین ہوتی ہے وہ ضعیف ہوتی ہے اور ولایت کی بارودتکو بہت تیز ہوتی ہے
اور خود ہندوستان مین بارودونکو تفاوت ہوتا ہے اور ایسے ہی ولایت کی بارودونمین
تفاوت ہوتا ہے لیکن مادہ اصلی سبکا ایک ہی اسیطرح غصہ کا مادہ ایک ہی ترکیب
و اسباب سے ضعف و قوت ہوتی ہے اور اصلی سبب غصے کے کئی ہین ایک عجب و تکبر
یعنے آدمی اپنے ذہن مین اپنے تئین عالی مرتبہ سمجھتا ہے اور دوسرے کو اپنے نزدیک
ذلیل جانتا ہے تو واسطے اظہار اور ثبوت اسکے کہ ہم بزرگ اور عالی مرتبہ ہین
دوسرے کی توہین کی باتین کہتا ہے کہ اسکا نام غصہ ہے اسکا معالجہ یہ ہے کہ اس بات کو خوب
سوچے کہ مین جو اپنے دل مین اپنے تئین عالی مرتبہ بزرگ نفس جانتا ہون یہ
گمان کاذب ہے مجھ ایسے بہت سے آدمی دنیا مین موجود ہین پھر کس بات کا غرور کرنا

دوسرا سبب غصہ کا افتخار ہی جب انسان دیکھتا ہی کہ میرے پاس ہاتھی گھوڑے حشم خدم ہین اور مرجعیت خلائق کی رکھتا ہون یا نسب ہین اور ون سے افضل ہون تو بباعث اس نخوت کے دوسرون کی توہین کرتا ہی کہ وہ میری سی حشمت نہین رکھتا یا میری سی حکومت نہین رکھتا یا میرا سا نسب نہین رکھتا علاج اسکا یہ ہی کہ خوب اپنے دل مین سوچے کہ ان سب چیزون پر جو حشمت اور شان و شوکت پیدا کرتے ہین صدمہ زوال کا طاری ہی اور اسکے بقا پر ہرگز اعتماد نہین ہی کیونکہ اگر مال کا فخر ہی تو صدمہ وزدی اور نہیب اور غارت کا ہمیشہ کھٹکا رہتا ہی اور اگر حکومت کا فخر ہی تو معزول ہو جانے سے فنا ہو جاتا ہی دیکھو شاہ فرانس اور شاہ اودھ کو اور خیال کرو زمانہ غدر کے انقلابات کو علاوہ برین اسی بھوپال مین کیسے کیسے متکبر با اقتدار صد نہایت قلیل مین ذلیل و خوار ہو گئے کہان لالہ پونم چند ہین جو شرفا کی سوچین لیکھ پڑتے تھے کہان عبد العلی خان ہین جنکو ہجوم مجرائیون کا پریشان کرتا تھا علاوہ برین ہر روز بذریعہ اخبارات انقلاب روزگار کا ظاہر ہوتا جاتا ہی پھر ایسی بے ثبات بات پر کیا غرور کیا جاوے اور جب غرور جاتا رہا تو دوسرے کی توہین کی کیا ضرورت رہی سعدی جہان گشتم و آفاق سر بسر دیدم + نہ مردمم اگر از مردمی اثر دیدم + برین رواق زبر جد نوشتہ اند بزر + بجز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند + نگاشتہ سخن خوش بآب زر دیدم + کہ ای بدولت دو روز گشتہ مغرور + مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم + شہی کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت + نماز شام و خشت زیر سر دیدم ایضاً گل پائون ایک کاسہ سر پر جو آ گیا + یکسر وہ استخوان شکستہ سے چور تھا + کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر + مین بھی کبھی کسیکا سر پر غرور تھا + باوجودیکہ غرور نسب پر ہوتا ہی یہ بھی بیجا ہی اگر باپ دادے بڑی شان و شوکت کے

بیت
تجھے تو اس سے کیا ہوتا ہی بلکہ اپنے تئین شرمانا چاہیے کہ ہم ویسے نہوے
اِن اَفتخرت بِآبَاءٍ مَضَوا سَلَفًا + قَالُوا صَدَقتَ وَلٰکِن بِئسَ مَا وَلَدُوا + آن نا قصان
سبب
کہ وصف باجداد سیکنند + چون سگ باستخوان اِلی شاد سیکنند + دوسرا
غیبت کا یہ ہی کہ آپسمین ائتلاف و محبت نہو بلکہ تباین ہو اسکا علاج یہ ہی کہ خوب غور کرکے
دیکھنا چاہیے کہ مدار قوام عالم کا الفت و محبت پر ہی اگر دنیا سے محبت اوٹھ جاوے تو تمام
مصنوعات الٰہی خلل پذیر ہوجاوین اور ربط باہمین یہ بیخ اجاوے پس محبت نکرنا خدا
واسطے بگاڑنے اوسکے انتظام کے مقابلہ کرنا ہی اور جب ثابت ہوا کہ باخدا کی محبت مین ضد مندی
خالق ہی تو بالضرور غیبت سے پرہیز کریگا حضرت عباس نے تفسیر مین وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ
کے لکھا ہی کہ ہمزہ وہ لوگ ہین کہ جو غیبت کرکے دوستون مین نفاق ڈلواتے ہین کیی ین
اکثر ایک بزرگ ہین وہ فرماتے ہین کہ نمام اور غیبت کرنیوالا جادوگر سے بھی زیادہ
اشر ہی اور علم اخلاق کا یہ حکم ہی کہ جب کوئی کسیکی غیبت کرے اوسکو ہرگز سننے اور اوسکی
تکذیب کرے اور اگر قدرت نہو تو اوس محفل سے جہان کسیکی غیبت ہوتی ہو اوٹھ جاوے
حضرت حسن بصری سے لوگون نے آکر کہا کہ فلان شخص آپکی غیبت کرتا تھا آپنے ایک طبق خرمے کا او
پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ تمنے جو اپنی نیکیان بھیجوا دی ہین اوسکے صلے مین ہمکو خرمے بھیجے
ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک جنگل مین دیکھا کہ شیطان ایک ہاتھ مین شہد
اور ایک ہاتھ مین خاک لیے جاتا ہی پوچھا کہ یہ کیا ہی شیطان نے کہا کہ شہد تو غیبت کرنے
والون کے منہ مین ڈالونگا اور خاک اطفال یتیم کی آنکھون مین جھونکونگا کہ وہ اندھے ہوجاوین
حق ہی اَلمُسلِمُ مَن سَلِمَ المُسلِمُونَ مِن لِسَانِہٖ اور اسی قبیل سے حکایت اور نمیمہ
اسکے لئے فرمایا ہی وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِینٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیمٍ الآیۃ

اور سب سے بدتر سعایت وہ ہی کہ سلاطین کے سامنے کیجاوے کیونکہ سعایت سے
بیگناہونکو سزا ہو جاتی ہی دانشمندونکی عقل کھو جاتی ہی مالدارون کا مال
چھن جاتا ہی عزت والونکی عزت پر حرف آتا ہی رتبے والونکا رتبہ گھٹتا ہی
رشتہ الفت کا کٹتا ہی شریف کو رذالت کا دھبا لگتا ہی مسلمان پر فسق کا بٹہ آتا
ہی قربیونمین دوری ہو جاتی ہی دوستونمین دشمنی نظر آتی ہی میان بی بی مین جدائی
وفاداروں پر تہمت بیوفائی لگتی ہی الغرض سعایت سے بڑے بڑے فساد ملکی
ومذہبی ہوتے ہین عرب مین مثل مشہور ہی کہ اَلنَّمِیمَۃُ قَبِیحَۃٌ وَلَو کَانَت صَحِیحَۃً

حکایت ایک شخص نے ایک امیر کے سامنے ایک بزرگ کی سعایت کی جبوقت
وہ بزرگ امیر کے پاس گئے امیر نے حکایت شکایت اوسکی پیش کی بزرگ نے اوس بات سے
انکار کیا امیر نے کہا کہ یہ بات غلط نہین ہو سکتی فلان ثقہ نے ہمسے
روایت کی ہی اون بزرگ نے فرمایا کہ ثقہ کسیکی سعایت نہین کرتا ہی
امیر اپنی گفتگو پر سخت نادم ہوا سعایت کا تسلیم کرنا اور بدون تحقیق اوسکو
سچ جاننا سعایت کرنے سے بدتر ہی جو کلام جھوٹ سے آلودہ نہین ہجو دل مین
موثر ہوتا ہی جو تعریف ممدوح کی لیاقت سے زیادہ ہی وہ ممدوح کی اصل لیاقت
کو کھوتی ہی اور قائل اپنی غلط بیانی کا اقرار کرتا ہی راستی کلام سے لیاقت اور ناراست
کلام سے نالیاقتی قائل کی ظاہر ہوتی ہی + **خاتمہ** بحمد اللہ وقوتہ
کتاب مرآت النسا تمام ہوئی اور خوش نیتی و نیک طینتی عمدۃ اناث جمیل الشیم
بی بی فاطمہ بنت مریم مصنف کے شائع عام ہوئی در حقیقت آئینہ نسا ہی
اور اسم بامسمّی ہی محصنات عاقلات اور مخدرات بالغہ اسکو ملاحظہ فرمائینگی اور

اپنی نبات صالحات کو پڑھائینگی تو اسکے فیضان مطالعے سے غالباً اونکو انیک
سکھلائینگی اس کتاب مین ابتدا سے انتہا تک تعلیم کا دستور مندرج ہی اور طریق
صلاحیت اور عفت اور عصمت اور پاکدامنی کا خرچ ہی چھوٹی لڑکیون کو پڑھائی
جائینگی تو تعلیم اسکی زمانہ خردسالی سے ایام پیرانہ سالی تک کے دستورات اور قرینے
سکھائینگی اور ظاہر ہی کہ اطفال خردسال کو چوب خام سے مناسبت ہی کہ تھوڑی سی
گرمی دکھانے سے نرم ہوجاتی ہی اور جب چوب خشک ہوجاتی ہی تو بہت گرمی
دکھانے سے بھی نرمی نہیں آتی ہی بلکہ اکثر سیدھی کرنے سے ٹوٹ جاتی ہی
اسیواسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ وصیت
پکڑو عورتون کے مقدمے مین کہ تحقیق عورت کی پیدایش پسلی سے ہی اور
پسلی مین بہت کجی ہی اگر اوسکی کجی نکالے گا تو ٹوٹ جائیگی اور راستی پر نہ آئیگی
پس میانہ روی کی چال چلنا چاہیے اور نرمی و گرمی سے اوسکے ساتھ بسر
کرنا چاہیے اس صورت مین اولی ہی کہ لڑکیون کی تعلیم خردسالی سے
کیجاوے تو غالب ہی کہ جب تک اپنے والدین کے گھر مین رہینگی وہ بھی راضی رہینگے
اور بیاہی جائینگی تو سسرال کے لوگ بھی مرحبا اور آفرین کہینگے اور والدین
طعن و تشنیع اور لعن نفرین سے بچینگے اور طریق تعلیم اور بیان حکایات
اس کتاب مرآت النساء مین بخوبی لکھا ہی فی الواقع یہ کتاب آئینہ جمال نما
ہی اور چونکہ بعض حکایات عبرت انگیز مناسب تھین وہ بھی مین شامل کی گئین اور
رسالہ تہذیب زبان جو جناب حکیم محمد حسین صاحب افسر الاطبار ریاست
بھوپال کا جو عمدۃ الاخبار مین تھوڑا تھوڑا چھپا تھا اوسکو یکجا بہ ارادہ چھپکے شامل

کر دیا اللہ تعالیٰ اب سکے دیکھنے والیکو توفیق عمل عنایت فرماوے آمین یا رب العالمین

چند قطعۂ تاریخ طبع سابق اس کتاب کے ذیل مین لکھے جاتے ہین

دو قطعۂ تاریخ یکی بمادۂ عربی و دیگری فارسی از استادی جناب منشی احمد علی صاحب دام افضالہم

گر دیا این کتاب آئینہ سان / در حقیقت نور را ینبوع شد

پای سہو این را نباشد در میان / نیک مرآۃ النسا مطبوع شد

۱۲۸۸ھ

ایضاً عربی

عکس این آئینہ چون مطبوع گشت / بے تأمل گفت تاریخش رسا

از سر دانست در تازی زبان / اسمہ قد صار مرآت النسا

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ از جناب مشفقی حافظ محمد عبد الغفار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

گشت مطبوع نسخۂ نادر / ہست آئینہ ریاضت خلق

بہر سالش چو فکر شد حافظ / گفت گنجینۂ ہدایت خلق

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ از عاجز محمد عبد الرحمن شاکر عفی عنہ

ختم جب طبع ہوئی مرآت نسا / چاہا تاریخ بھی ہو جائے شتاب

از سر علم یہ شاکر نے کہا / کیا چھپی طرفہ ہدایت کی کتاب

۱۲۸۸ھ

ایضاً

این نسخہ کہ ہست قابل دید / در حالِ زنان با لطافت

مضمونِ لطیف و قصہ ہا ست / الفاظ نفیس و خوش عبارت

مقبولِ طبائعِ جہان ست / از غرہ و صالح حسن سیرت

ناوک غمزهٔ تو [illegible]
[illegible] همه شب

اشک برق زچشم تر همه شب
کار من نیست تا سحر همه شب

کاتب الحروف بنده امجد بیگ کانپوری